بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 24

شرح چندہ
سالانہ 800 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

15؍ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری • 16؍احسان 1401 ہجری شمسی • 16؍جون 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَکَذَّبَ بِہٖ قَوۡمُکَ وَہُوَ الۡحَقُّ ؕ قُلۡ لَّسۡتُ عَلَیۡکُمۡ بِوَکِیۡلٍ

(الانعام:67)

ترجمہ: اور تیری قوم نے اس کو جھٹلا دیا ہے حالانکہ وہی حق ہے۔ تو کہہ دے کہ مَیں تم پر ہرگز نگران نہیں ہوں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10؍جون 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

متقی کی کوئی بھی دعا درحقیقت ضائع نہیں ہوتی، اگر اسکا عزیز بندہ اپنی کمزوری اور غلطی اور ناواقفی کی وجہ سے کسی ایسی چیز کیلئے دعا کر بیٹھے جو اس کے حق میں مضرت بخش ہے تو وہ اس کو رَدّ کر دیتا ہے اور اسکے بجائے اس سے بھی بہتر اُس کو عطا کرتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

دعاؤں کی قبولیت کا فیض ان لوگوں کو ملتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ اب میں بتاؤں گا کہ متقی کون ہوتے ہیں۔ مگر ابھی مَیں ایک اور شبہ کا ازالہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ بعض لوگ جو متقی ہوتے ہیں بظاہر اُن کی بعض دعائیں اُن کے حسب منشاء پوری نہیں ہوتی ہیں، یہ کیوں ہوتا ہے؟ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان لوگوں کی کوئی بھی دعا درحقیقت ضائع نہیں جاتی، لیکن چونکہ انسان عالم الغیب نہیں ہے اور وہ نہیں جانتا کہ اس دعا کے نتائج اس کے حق میں کیا اثر پیدا کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کمال شفقت اور مہربانی سے اس دعا کو اپنے بندہ کیلئے اس صورت میں منتقل کر دیتا ہے، جو اس کے واسطے مفید اور نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ جیسے ایک نادان بچہ سانپ کو ایک خوبصورت اور نرم شے سمجھ کر پکڑنے کی جرأت کرے یا آگ کو روشن دیکھ کر اپنی ماں سے مانگ بیٹھے، تو کیا یہ ممکن ہے کہ وہ ماں خواہ وہ کیسی ہی نادان سے نادان بھی کیوں نہ ہو۔ کبھی پسند کرے گی کہ اُس کا بچہ سانپ کو پکڑے یا اپنی خواہش کے موافق آگ کا ایک روشن کوئلہ اُسکے ہاتھ پر رکھ دے؟ ہرگز نہیں کیونکہ وہ جانتی ہے کہ یہ اُسکی زندگی کو گزند پہنچائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب اور عالم الکل ہے اور مہربان ماں سے بھی زیادہ رحیم کریم ہے اور ماں کے دل میں بھی یہ رأفت اور محبت اُسی نے ڈالی ہے وہ کیونکر گوارا کر سکتا ہے کہ اگر اس کا عزیز بندہ اپنی کمزوری اور غلطی اور ناواقفی کی وجہ سے کسی ایسی چیز کیلئے دعا کر بیٹھے جو اسکے حق میں مضرت بخش ہے تو وہ اس کو فی الفور منظور کر لے۔ نہیں بلکہ وہ اس کو رَدّ کر دیتا ہے اور اسکے بجائے اس سے بھی بہتر اُس کو عطا کرتا ہے اور وہ یقیناً سمجھ لیتا ہے کہ یہ میری فلاں دعا کا اثر اور نتیجہ ہے۔ اپنی غلطی پر بھی اس کو اطلاع ملتی ہے۔ غرض یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ متقیوں کی بھی بعض دُعا قبول نہیں ہوتی۔ نہیں اُن کی تو ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ ہاں اگر وہ اپنی کمزوری اور نادانی کی وجہ سے کوئی ایسی دعا کر بیٹھیں جو ان کیلئے عمدہ نتائج پیدا کرنے والی نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے بدلہ میں اُن کو وہ چیز عطا کرتا ہے، جو اُن کی شے مطلوبہ کا نعم البدل ہو۔ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 378، مطبوعہ 2018 قادیان)

جو انسان کہتا ہے کہ مَیں خود ہدایت کا کام کرلوں گا وہ غلطی پر ہے
کلام الٰہی کے بغیر کامیاب زندگی ناممکن ہے
حتیٰ کہ جانور بھی وحی کے محتاج ہیں اور ان پر ایک قسم کی وحی نازل ہوتی ہے جس کی نمایاں مثال شہد کی مکھی میں پائی جاتی ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ نحل آیت 70 ثُمَّ کُلِیۡ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُکِیۡ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا ؕ یَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِہَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ فِیۡہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس میں مکھی کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ مکھی کو ہم یہ وحی بھی کرتے ہیں کہ مختلف پھلوں پھولوں سے غذا لے اور پھر اسکو ان ذرائع سے کام لیکر جو ہم نے تیرے اندر پیدا کئے ہیں اور احکام الٰہی کے مطابق چل کر شہد تیار کر۔ پھر فرماتا ہے کہ جب وہ شہد نکلتا ہے تو وہ مختلف رنگوں اور مختلف قسموں کا ہوتا ہے۔ مگر سب قسموں کے اور سب رنگوں کے شہدوں میں یہ خاصیت مشترک ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کیلئے شفا کا موجب ہوتے ہیں۔

اس میں انسانی وحی کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ وحی بھی مختلف وقتوں اور مختلف رنگوں میں نازل ہوتی رہی ہے۔ ایک نبی کی تعلیم دوسرے نبی کی تعلیم سے بعض باتوں میں مختلف ہوتی تھی لیکن باوجود اس کے ہر نبی کی وحی اس قوم کیلئے جس کیلئے وہ نازل ہوتی تھی شفاء کا موجب ہوتی تھی۔

فَاسۡلُکِیۡ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ہر انسان صاحب وحی ہو سکتا ہے لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر فرمانبرداری سے چلے اور جہاں تک فطرت کا تعلق ہے اُسے خراب نہ ہونے دے۔ جب وہ اپنی فطرت کو پاک رکھے اور اس وحی پر عمل کرے جو وحی خفی کے رنگ میں ہر انسان بلکہ ہر مخلوق پر نازل ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس پر وہ وحی نازل کرتا ہے جو شہد کی مانند ہوتی ہے۔ یعنی خالص ہوتی ہے اور اس میں بنی نوع انسان کیلئے شفاء کی خاصیت ہوتی ہے یعنی انسانی کمزوریوں کو دُور کر کے انسان کو کامل بنا دیتی ہے۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ اس میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بغیر وحی الٰہی کے دنیا میں کوئی کام نہیں چلتا۔ جو انسان کہتا ہے کہ مَیں خود ہدایت کا کام کرلوں گا وہ غلطی پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون پر خاص زور دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ انسانی کوشش دنیوی امور میں منزلہ دعا کے ہے اور اس کے نتیجہ میں انسان کے ذہن میں جو تدبیر آتی ہے وہ بھی وحی ہے۔ غرض مکھی کی مثال سے یہ بتایا ہے کہ کلام الٰہی کے بغیر کامیاب زندگی ناممکن ہے۔ حتیٰ کہ جانور بھی وحی کے محتاج ہیں اور ان پر ایک قسم کی وحی نازل ہوتی ہے جس کی نمایاں مثال شہد کی مکھی میں پائی جاتی ہے۔ پس جبکہ موجودات کے ہر طبقہ کیلئے خدا نے وحی نازل کی ہے حالانکہ ان کی زندگی محدود اور عقل مختصر ہے۔ تو انسان جس کی زندگی کا اثر اگلے جہان پر بھی پڑتا ہے اس کا نظام بغیر وحی کے کس طرح چل سکتا ہے۔

قرآن کریم کے متعلق متعدد جگہ وہی الفاظ آئے ہیں جو شہد کے بارہ میں اس آیت میں آئے ہیں اور ان سے یہ بتایا ہے کہ کلام اپنے اندر وہی خاصیت رکھتا ہے جو وحی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے یعنی شفاء کی تاثیر۔ چنانچہ سورۃ بنی اسرائیل رکوع 9 میں فرماتا ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا ہُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔ سورۃ یونس رکوع 6 میں فرماتا ہے یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡکُمۡ مَّوۡعِظَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوۡرِ۔ پھر حم سجدہ رکوع 5 میں فرماتا ہے قُلۡ ہُوَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ہُدًی وَّ شِفَآءٌ۔

(تفسیر کبیر، جلد چہارم، صفحہ 195، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب اجازت نہ ملے تو واپس ہو جائے

(2062) عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلئے اجازت طلب کی تو انہیں اجازت نہ دی گئی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ (حضرت عمرؓ) مشغول تھے۔ حضرت ابوموسیٰؓ واپس چلے گئے۔ اتنے میں حضرت عمرؓ فارغ ہوئے اور فرمایا: کیا عبداللہ بن قیسؓ (ابوموسیٰ) کی آواز میں نے سنی تھی؟ انہیں (اندر آنے کی) اجازت دو۔ آپؓ سے کہا گیا کہ وہ تو واپس چلے گئے ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے ان کو بلایا (اور دریافت کیا) تو (حضرت ابو موسیٰؓ نے) کہا: ہمیں یہی حکم ہوتا تھا (کہ جب اجازت نہ ملے تو واپس چلے جایا کریں) تو حضرت عمرؓ نے کہا: آپؓ کو اس بات پر شہادت لانی ہوگی۔ چنانچہ وہ مجالس انصار کی طرف چلے گئے اور اُن سے پوچھا تو انہوں نے کہا: اس معاملہ میں آپؓ کیلئے کوئی شہادت نہیں دے گا، مگر وہ جو ہم سب میں سے کمسن ہے یعنی ابو سعید خدریؓ۔ تب وہ حضرت ابوسعید خدریؓ کو ساتھ لے گئے۔ (اُن کی بات سن کر) حضرت عمرؓ نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد مجھ سے پوشیدہ رہ گیا؟ منڈیوں میں لین دین نے مجھے غافل رکھا۔ اس سے اُن کی یہ مراد تھی کہ وہ تجارت کیلئے باہر جایا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب البیوع، مطبوعہ 2008ء قادیان)

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 27؍مئی 2022ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
پیغام حضور انور بر موقع The God Summit
خلاصہ خطبہ عید الاضحیٰ حضور انور فرمودہ 2021ء
نیشنل عاملہ انصار اللہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ ملاقات
مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
بعد دوپہر خطاب حضور انور جلسہ سالانہ یوکے 2013
خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال و جواب
اعلانات
نماز جنازہ حاضر و غائب
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرٌّ مَا فِي الْعَالَمِ ۞ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَةُ الصُّلَحَاءِ

اگر کوئی مخالف میری پیشگوئیوں کے مقابل پر اُس شخص کی پیشگوئیوں کو جسکا آسمان سے اُترنا خیال کرتے ہیں صفائی اور یقین اور بداہت کے مرتبہ پر زیادہ ثابت کر سکے تو میں اُس کو نقد ایک ہزار روپیہ دینے کو طیار ہوں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُرشوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب ”تذکرۃ الشہادتین“ رُوحانی خزائن جلد 20 سے پیش کر رہے ہیں۔ عیسائی حضرت عیسیٰ کو خدا کہتے ہیں۔ مسلمان انہیں خدا تو نہیں کہتے لیکن خدائی صفات سے نوازنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے اور ایسا کرنے میں یہ قریب قریب عیسائیوں کے ہو گئے جسکی بنا پر اسلام پر یہ آفت آئی کہ لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو مسیح و مہدی اور امتی نبی کے مقام پر فائز فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی تائید و نصرت اور آپؑ کی صداقت پر ہزاروں لاکھوں نشان ظاہر فرمائے لیکن بدقسمتی ہے مسلمانوں کی کہ ان نشانات سے فائدہ نہیں اُٹھایا اور یہی کہتے رہے کہ یہ دجال ہے اور کافر ہے۔ آپؑ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل کی حیثیت سے تمام عالم کیلئے آئے تھے اس لئے آپؑ نے ہر قوم و مذہب پر حجت تمام کی آپؑ نے یہ چیلنج جس کا ذکر ہم نے عنوان میں کیا ہے عیسائیوں کو بھی دیا اور مسلمانوں کو بھی دیا۔ آپؑ کے چیلنج کا خلاصہ اور مفہوم یہ ہے کہ عیسائی جسے خدا بنا رہے ہیں اور مسلمان جسے خدائی صفات دینے میں عیسائیوں سے پیچھے نہیں، اگر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو میری پیشگوئیوں سے زیادہ ارفع و اعلیٰ اور شان میں بڑھ کر ثابت کر دیں تو آپؑ انہیں نقد ایک ہزار روپیہ بطور انعام عنایت فرمائیں گے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ چیلنج اور اس سے متعلق آپؑ کے پُرشوکت و پُرمعارف ارشادات گزشتہ شمارہ میں ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس شمارہ میں ہم اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ مزید ارشادات پیش کریں گے تاکہ معلوم ہو سکے کہ مسیح موسویؑ اور مسیح محمدیؑ میں کس کی پیشگوئیاں شوکت اور شان کے لحاظ سے بڑھ کر تھیں اور اللہ تعالیٰ نے کس کی عظیم الشان تائید و نصرت فرمائی۔

مسیح ناصری علیہ السلام کی پیشگوئیاں کس نوعیت کی تھیں

ایک شخص فتح مسیح نے اعتراض کیا کہ آتھم کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ یہ وہی دیسی پادری فتح مسیح ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس واطہر میں گستاخی کی تھی تو اللہ کے شیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے کتاب نُور القرآن نمبر 2 رُوحانی خزائن جلد 9 میں چیلنج دیا تھا کہ اسوقت کے عظیم الشان بادشاہ قیصر رُوم نے آہ کھینچ کر کہا تھا کہ کاش میں اس نبی کی خدمت میں پہنچ سکتا تو اُس کے پیر دھوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فتح مسیح کو چیلنج دیا کہ :

”اگر حضرت مسیحؑ کی نسبت اُس وقت کے کسی چھوٹے سے جاگیردار نے بھی یہ کلمہ کہا ہو جو قیصر روم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہا جو آج تک نہایت صحیح تاریخ اور احادیث صحیحہ میں لکھا ہوا موجود ہے تو ہم آپ کو ابھی ہزار روپیہ نقد بطور انعام کے دیں گے اگر آپ ثابت کر سکیں۔“ آپؑ نے فرمایا :

”**اب اگر کچھ غیرت اور شرم ہے تو مسیح کیلئے یہ تعظیم کسی بادشاہ کی طرف سے جو اس کے زمانہ میں تھا پیش کرو اور نقد ہزار روپیہ ہم سے لو** اور کچھ ضرورت نہیں کہ انجیل سے ہی بلکہ پیش کرو اگرچہ کوئی نجاست میں پڑا ہوا ورق ہی پیش کر دو اور اگر کوئی بادشاہ یا امیر نہیں تو کوئی چھوٹا سا نواب ہی پیش کر دو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔“

اب ہم کیا کہیں کہ فتح مسیح نے ساری ذلت ہضم کر کے پھر آتھم کی پیشگوئی پر اعتراض کر دیا کہ پوری نہیں ہوئی۔ اس پر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ :

”یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیشگوئی بھی اس پیشگوئی کے ہم پلہ اور ہموزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو طیّار ہیں۔ اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئینگے قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا۔“ (رسالہ ضمیمہ انجام آتھم رُوحانی خزائن جلد 11 صفحہ 288، حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ :

یہودی کہتے ہیں کہ انکی کوئی بات جو پیشگوئی کے رنگ میں تھی سچی نہیں نکلی چنانچہ یہ اعتراض انکے ابتک لا ینحل چلے آتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے باراں حواریوں کو جو انکے سامنے موجود تھے بہشت کا وعدہ دیا تھا بلکہ ان کیلئے بارہ تخت تجویز کئے تھے لیکن آخرکار باراں میں سے گیارہ رہ گئے اور بارواں حواری جو یہودا اسکریوطی تھا وہ مُرتد ہو گیا اور تیس روپیہ لیکر حضرت عیسیٰ کو اسنے گرفتار کرا دیا...... ایسا ہی انکا یہ بھی اعتراض ہے کہ انکی یہ پیشگوئی کہ ابھی اس زمانہ کے لوگ زندہ ہونگے کہ میں واپس آجاؤنگا یہ پیشگوئی بھی بڑی صفائی سے خطا گئی کیونکہ انیس سو برس گزر گئے اور اس زمانہ کے لوگ مدت ہوئی کہ مر کھپ گئے لیکن وہ واپس نہیں آئے۔ (نسیم دعوت رُوحانی خزائن جلد 19 صفحہ 381)

ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں

اب اس کے مقابلہ میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا حال سنئے آپؑ فرماتے ہیں :

کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اُس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا۔ اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی مگر بے شرمی سے یا بے خبری سے جو چاہے کہے اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں ان کی نظیر اگر گذشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور جگہ انکی مثل نہیں ملے گی اگر میرے مخالف اسی طریق سے فیصلہ کرتے تو کبھی سے اُن کی آنکھیں کھل جاتیں اور میں ان کو ایک کثیر انعام دینے کو تیار تھا اگر وہ دنیا میں کوئی نظیر ان پیشگوئیوں کی پیش کر سکتے محض شرارت سے یا حماقت سے یہ کہنا کہ فلاں پیشگوئی پوری نہ ہوئی ہم بجز اس کے کیا کہیں کہ ایسے اقوال کو خباثت اور بدظنی کی طرف منسوب کریں اگر کسی مجمع میں اسی تحقیق کے لئے گفتگو کرتے تو ان کو اپنے قول سے رجوع کرنا پڑتا یا بے حیا کہلانا پڑتا۔ ہزارہا پیشگویوں کا ہو بہو پورا ہو جانا اور اُن کے پورا ہونے پر ہزارہا گواہ زندہ پائے جانا یہ کچھ تھوڑی بات نہیں ہے۔ (کشتی نوح رُوحانی خزائن جلد 19 صفحہ 6)

میری پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے گواہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں اور اگر ان پیشگوئیوں کے پورا ہونیکے تمام گواہ اکٹھے کئے جائیں تو مَیں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہونگے مگر افسوس کہ تعصّب اور دنیا پرستی ایک ایسا لعنتی روگ ہے جس سے انسان دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا اور سنتے ہوئے نہیں سنتا اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتا۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے، اگر اُن کے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اُس کی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔ تاہم اِس زمین پر کیسے کیسے گناہ ہو رہے ہیں کہ ان نشانوں کی بھی لوگ تکذیب کر رہے ہیں۔ (اعجاز احمدی رُوحانی خزائن جلد 19 صفحہ 107)

میری تائید میں خدا نے تین لاکھ سے بھی زیادہ نشان ظاہر فرمائے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

میری تائید میں اُس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو 16/جولائی 1906 ہے، اگر مَیں اُن کو فرداً فرداً شمار کروں تو مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور اگر کوئی میری قسم کا اعتبار نہ کرے تو مَیں اُس کو ثبوت دے سکتا ہوں۔ بعض نشان اِس قسم کے ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے ہر ایک محل پر اپنے وعدہ کے موافق مجھ کو دشمنوں کے شرّ سے محفوظ رکھا۔ اور بعض نشان اِس قسم کے ہیں جن میں ہر محل میں اپنے وعدہ کے موافق میری ضرورتیں اور حاجتیں اُس نے پوری کیں اور بعض نشان اِس قسم کے ہیں جن میں اُس نے بموجب اپنے وعدہ اِنِّیْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کے میرے پر حملہ کرنیوالوں کو ذلیل اور رُسوا کیا اور بعض نشان اِس قسم کے ہیں جو مجھ پر مقدمہ دائر کرنیوالوں پر اُس نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مجھ کو فتح دی اور بعض نشان اِس قسم کے ہیں جو میری مدّتِ بعث سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے یہ مُدّت دراز کسی کاذب کو نصیب نہیں ہوئی اور بعض نشان زمانہ کی حالت دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں یعنی یہ کہ زمانہ کسی امام کے پیدا ہونے کی ضرورت تسلیم کرتا ہے اور بعض نشان اِس قسم کے ہیں جن میں دوستوں کے حق میں میری دُعائیں منظور ہوئیں اور بعض نشان اِس قسم کے ہیں جو شریر دشمنوں پر میری بددعا کا اثر ہوا اور بعض نشان اِس قسم کے ہیں جو میری دعا سے بعض خطرناک بیماروں نے شفا پائی اور اُن کی شفا کی پہلے خبر دی گئی۔ (حقیقۃ الوحی رُوحانی خزائن جلد 22 صفحہ 70)

اگر نوح کی قوم کو یہ نشانات و معجزات دکھلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : یہ پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ ایک راستباز کے انکوسن کر آنسو جاری ہو جائینگے مگر پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی یہ خیال نہیں کرتے کہ آخر ہم نے بھی ایک دن مرنا ہے۔ وہ نشان جو ان کو دکھلائے گئے اگر نوح کی قوم کو دکھلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اور اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو اُن پر پتھر نہ برستے مگر یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رات ہے یہ تو یہود سے بھی بڑھ گئے۔ خدا کے نشانوں کی تکذیب سہل نہیں اور کسی زمانہ میں اسکا انجام اچھا نہیں ہوا۔ (اعجاز احمدی جلد 19 صفحہ 110)

اگر کوئی عیسائی یا ہندو یا آریہ مسلمان ہونے کے لئے کوئی نشان چاہے تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہوگا کہ وہ نشان کو دیکھ لے گا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ اگر کوئی سخت دل عیسائی یا ہندو یا آریہ میرے اُن گزشتہ نشانوں سے جو روز روشن کی طرح نمایاں ہیں انکار بھی کر دے اور مسلمان ہونے کے لئے کوئی نشان چاہے اور اس بارے میں بغیر کسی بیہودہ حجت بازی کے جس میں بدنیتی کی بو پائی جائے سادہ طور پر یہ اقرار بذریعہ کسی اخبار کے

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں
اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

یومِ خلافت کی مناسبت سے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی اہمیت و برکات نیز خلافت کے ساتھ الٰہی تائیدات کے نظاروں کا مختصر تذکرہ

یہ بھی واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنے کے بعد پھر خاموش ہونا کہ تم میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت آخری زمانے میں قائم ہوگی اس بات کا اظہار ہے کہ یہ ایک لمبا عرصہ چلنے والا نظام ہے

خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ لوگ جو خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ جڑے رہیں اور اپنی نسلوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں اور بدقسمت ہیں وہ جو خلافت احمدیہ کو کسی دور تک محدود کرنا چاہتے ہیں یا یہ سوچ رکھتے ہیں، ایسے لوگ ہمیشہ کی طرح ناکامی اور نامرادی دیکھیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جو پیشگوئیاں فرمائی ہیں، اللہ تعالیٰ کے جن وعدوں کا ذکر فرمایا ہے انہوں نے اپنے کمال تک پہنچنا ہے اور یہ آپؑ کے بعد جو جاری نظامِ خلافت ہے اس کے ذریعہ سے ہی پہنچنا ہے

ہر احمدی کا خلافت سے بھی اخلاص و وفا کا تعلق ہونا چاہیے اور وہی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے جو اس معیار کو حاصل کرنے والے ہوں گے اور جب یہ ہوگا تبھی ہم آج یوم خلافت منانے کے حق کو ادا کرنے والے ہوں گے

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 رمئی 2022ء بمطابق 27 رہجرت 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج 27 رمئی ہے۔ یہ دن جماعت احمدیہ میں یوم خلافت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ہم ہر سال یوم خلافت کے جلسے اس دن یا اس دن کے آگے پیچھے کرتے ہیں لیکن کیوں؟ اس سوال کا جواب ہمیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہیے اور اپنی نسلوں، اپنے بچوں کو بھی اس پر غور کرنے اور سوچنے کیلئے کہنا چاہیے۔ اس دن کا آغاز 27 رمئی 1908ء کو ہوا تھا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق ہم پر فضل فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی جماعت کی ترقی کیلئے جو وعدہ فرمایا تھا اسے اس دن پورا فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک عرصہ سے اپنی جماعت کو اس بات پر تیار فرما رہے تھے کہ کوئی شخص موت سے باہر نہیں۔ انبیاء بھی جب وہ اپنا کام پورا کر لیتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ انہیں بھی اٹھا لیتا ہے۔ آپؑ بار بار جماعت کو اس بات پر تیار فرما رہے تھے کہ آپ علیہ السلام کی واپسی کا وقت قریب ہے لیکن ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دیتے تھے کہ آپ علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت نے پھولنا ہے، پھلنا ہے اور پھیلنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے جو آپؑ سے وعدے ہیں وہ یقیناً پورے ہونے ہیں۔ جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے اور کوئی نہیں جو اس ترقی کو روک سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک ارشاد میں اپنے زمانے سے لے کر آخرین کے زمانے تک یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پھر بعد میں آپ کے جاری نظام خلافت کا نقشہ کھینچا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کی مجلس میں بیان فرماتے ہیں: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود صحابہ میں موجود رہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یعنی وہ خلافت راشدہ قائم ہوگی جو مکمل طور پر نبوت کے قدموں پر چلنے والی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ گذشتہ کچھ عرصہ سے مَیں بدری صحابہ کے سلسلہ میں خلفائے راشدین کا بھی ذکر کر رہا ہوں۔ آج کل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا ہے۔ تمام خلفاء کے ذکر میں یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ سب نے بڑے بے نفس ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے اور قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بناتے ہوئے اپنا عرصہ خلافت گزارا۔ گویا قدم قدم پر منہاج نبوت پر قائم رہنے کی کوشش کی۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ارشاد کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ اور تاریخ نے یہ بھی دیکھا بلکہ آج تک مسلمانوں کے دین سے ہٹے ہوئے جو حکمران ہیں اپنی رعایا سے یہی کچھ کر رہے ہیں چاہے سیاسی حکومتیں ہوں یا بادشاہت۔ ایک گروہ ہو یا دوسرا۔ جس کے ہاتھ میں بھی حکومت آئے اس پر دنیا غالب رہتی ہے۔

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب یہ سب کچھ امت کے ساتھ ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ پھر خلافت علیٰ منہاجِ نبوت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 285، حدیث النعمان بن بشیر، حدیث نمبر 18596، عالم الکتب بیروت 1998ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم و ستم کے دَور کو ختم کرنے کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ ان لوگوں کیلئے تھی جو خاتم الخلفاء مسیح موعود اور مہدی معہود کی بیعت میں آئیں گے اور اس کی تعلیم کے مطابق اس پر عمل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے تو انتظام فرما دیا ہے۔ اگر لوگ اس انتظام کے تحت نہ آئیں، اپنی ضد پر قائم رہیں تو پھر اس کا وہی نتیجہ نکلتا ہے اور نکلا ہے جو آج کل مسلمان دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی عقل اور سمجھ دے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی پہچان کرنے والے ہوں نہ کہ انکار کر کے مسیح موعود کی جماعت پر ظلم اور تعدی میں بڑھنے والے ہوں۔ بہرحال یہ بھی واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنے کے بعد پھر خاموش ہونا کہ تم میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت آخری زمانے میں قائم ہوگی اس بات کا اظہار ہے کہ یہ ایک لمبا عرصہ چلنے والا نظام ہے۔

یہ جو بعض لوگ بعض باتوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ باتیں کرتے ہیں کہ اس خاموشی کا مطلب یہ ہے کہ یہ نظام بھی جلد ختم ہو جائے گا یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جو نظام خلافت ہے۔ یہ سب لوگ غلطی خوردہ ہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کی وضاحت فرما دی ہے کہ یہ نظام جاری رہنے والا نظام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدے فرمائے ہیں وہ پورے ہونے والے ہیں اور زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدائی وعدوں کو پورا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ بہرحال اس بات کی وضاحت کہ یہ نظامِ خلافت جاری رہنے والا نظام ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اَب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو‘‘ یعنی اپنی وفات کی خبر جو دی۔ ’’اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا

اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305)

پس آپ کے یہ الفاظ کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اور وہ دوسری قدرت یعنی خلافت تم میں قیامت تک قائم رہے گی۔ ایسے لوگ ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے جو خلافتِ احمدیہ کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ لوگ جو خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ جڑے رہیں اور اپنی نسلوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں اور بد قسمت ہیں وہ جو خلافت احمدیہ کو کسی دَور تک محدود کرنا چاہتے ہیں یا یہ سوچ رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ کی طرح ناکامی اور نامرادی دیکھیں گے۔

جیسا کہ جماعت کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ جو مخالفین تھے انہوں نے خلافتِ اولیٰ یا خلافتِ ثانیہ کے انتخاب کے وقت ناکامیاں دیکھیں۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلافت کے قائم رہنے کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ ’’وہ وعدہ‘‘ (یعنی خلافت کے قائم رہنے کا وعدہ) ’’میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔‘‘ ابھی تو اللہ تعالیٰ کے آپ سے بے شمار وعدے ہیں جو پورے ہونے والے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: ’’مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306، 305)

پس اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور ترقی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدے کیے ہوئے ہیں، جن باتوں کے پورا ہونے کا اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بتایا ہوا ہے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور پوری ہوں گی، وہ وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ اسلام کے غلبہ کے دن جماعت ان شاء اللہ دیکھے گی۔ جماعت کی ترقی کے دن جماعت دیکھے گی۔ ان شاء اللہ۔ جو لوگ خلافت سے جڑے رہیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

جماعت احمدیہ نے دنیا میں پھیلنا ہے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ چنانچہ آپؑ اپنی جماعت کے غلبہ کے بارے میں فرماتے ہیں: ’’یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ (المجادلۃ: 22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ...... ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 304)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ پیشگوئیاں فرمائی ہیں، اللہ تعالیٰ کے جن وعدوں کا ذکر فرمایا ہے انہوں نے اپنے کمال تک پہنچنا ہے اور یہ آپؑ کے بعد جو جاری نظامِ خلافت ہے اس کے ذریعہ سے ہی پہنچنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقی دینی ہے اور دے رہا ہے۔ خود لوگوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔ خلافت کے ساتھ ان کو جوڑتا ہے اور جوڑ رہا ہے ورنہ یہ انسانی بس کی بات نہیں ہے۔ افرادِ جماعت اور خلیفۂ وقت کو ایک ایسے مضبوط بندھن میں باندھنا جس کی مثال ممکن نہ ہو، یہ انسان کے بس کی بات نہیں اور نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل خلافت کے ساتھ جوڑتا ہے جو پہلے احمدی ہیں بلکہ ان کے بھی دل خلافت کے ساتھ جوڑتا ہے کہ جو خود بعد میں شامل ہو رہے ہیں اور بالکل نئے آنے والے ہیں جن کی پوری طرح تربیت بھی نہیں ہے۔ یہ صرف خدا تعالیٰ کا ہی کام ہے۔ وہی اخلاص و وفا بیعت کے بعد لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دکھاتے ہیں۔ وہی اخلاص و وفا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کیلئے اور آپ علیہ السلام کے نام پر خلافتِ احمدیہ سے دکھاتے ہیں اور دکھا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت جس طرح لوگوں نے کی وہ اللہ تعالیٰ کی خالص تائید و نصرت نہیں تھی تو اَور کیا تھا۔ سوائے چند منافق طبع لوگوں کے جو ہر جماعت میں ہوتے ہیں خلافت کے فدائی اور شیدائی بڑھتے چلے گئے اور جو منافق تھے ان کی آپؓ نے اچھی طرح سرزنش کی اور ان کو ان کے مقام پر رکھا۔ ان کو سر اٹھانے کی ہمت نہیں ہوئی۔

پھر خلافتِ ثانیہ کے انتخاب کے وقت انہی مخالفوں کے شور مچانے کے باوجود جو خلافتِ اولیٰ میں منافقت کرتے ہوئے جماعت میں رہ رہے تھے۔ انہوں نے مخالفت کی۔ لیکن جماعت نے باوجود ان لوگوں کے ورغلانے کے، شور مچانے کے، فتنہ اور فساد پیدا کرنے کے حضرت میاں صاحبؓ، حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ کہہ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کر لی اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح تیزی سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ دنیا میں مشن ہاؤس کھلے، مساجد بنیں، لٹریچر کی اشاعت ہوئی۔ وہ کام جن کے کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے آگے بڑھتے رہے۔

پھر خلافتِ ثالثہ میں اللہ تعالیٰ نے باوجود حکومتِ وقت کے بہت سخت حملے کے جماعت کو ترقیات سے نوازا۔ کشکول جماعت کے ہاتھ میں پکڑانے والے خود بُری حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے۔

پھر خلافتِ رابعہ میں ترقیات کا ایک اَور باب کھلا۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کے نئے نظارے ہم نے دیکھے۔ اشاعتِ اسلام کے نئے نئے رستے کھلے۔ خلیفۂ وقت کے ہاتھ کاٹنے کا سوچنے والوں کے اپنے ہاتھ کٹ گئے اور فضا میں ان کے جسم بکھر گئے لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رکے۔ تبلیغ کے میدان میں وسعت پیدا ہوئی۔ ایم .ٹی .اے کا آغاز ہوا جس سے ہر گھر میں جماعت کا پیغام پہنچنا شروع ہوا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا تکمیل کی طرف بڑھنا ہے اور یہی چیز ہے اگر کوئی سمجھے تو۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا پورا ہونا نہیں تو اَور کیا تھا۔

پھر خلافتِ خامسہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات و نصرت کے نظارے دکھائے۔ ایم .ٹی .اے میں ہی اسلام کا پیغام پہنچانے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے کیلئے نئے نئے راستے کھلنے کا انتظام ہوا۔ ایک کے بجائے ایم .ٹی .اے کے سات آٹھ چینل مختلف زبانوں میں جاری ہوئے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں مختلف پروگراموں کے ترجمے ہونے شروع ہو گئے۔ دنیا کے ہر کونے تک جہاں پہلے ایم .ٹی .اے نہیں جا رہا تھا وہاں بھی ایم .ٹی .اے پہنچ گیا اور وہاں کی اپنی زبان میں ان لوگوں، ان ملکوں اور ان علاقوں کے رہنے والوں کو احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچنے لگ گیا جس سے لاکھوں سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایم .ٹی .اے اور ریڈیو پروگراموں کے علاوہ خود بھی لوگوں کی راہنمائی فرمائی اور لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ اور مختلف لٹریچر کے ذریعہ احمدیت کے پیغام کو قبول کرنے کی توفیق دی۔ ہم جب احمدیت کی تاریخ دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کی خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی طرف آپ کے زمانے میں بھی راہنمائی فرماتا تھا۔ پھر یہی سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے زمانے میں بھی جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ خود راہنمائی فرماتا رہا۔ پھر اَور سعید روحیں جو تھیں وہ جماعت میں شامل ہوتی رہیں۔ پھر خلافتِ ثانیہ میں بھی بہت سے ایسے واقعات ہیں۔ پرانے خاندانوں میں، ان کے گھروں میں یہ روایات چل رہی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے بڑوں کو حق قبول کرنے کی توفیق دی۔ پھر خلافتِ ثالثہ میں بھی یہ سلسلہ نظر آتا ہے۔ خلافتِ رابعہ میں بھی سعید روحوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے احمدیت کے قبول کرنے کی طرف راہنمائی ہوئی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدوں کا نتیجہ تھا۔ اس طرح ہر خلافت کے دور میں جماعت بڑھتی رہی۔ خلافت خامسہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے یہی سلوک ہیں۔ اللہ تعالیٰ تبلیغ کے نئے نئے راستے بھی کھولتا جا رہا ہے اور لوگوں کے دلوں کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو جو اسلام کا حقیقی پیغام ہے سننے اور قبول کرنے کی طرف مائل کرتا چلا جا رہا ہے۔ ایسے ایسے واقعات ہوتے ہیں جو خالص تائیدِ الٰہی کا پتہ دے رہے ہوتے ہیں ورنہ صرف انسانی کوششوں سے کبھی اس طرح لوگ قبول نہ کریں۔ مَیں چند واقعات بیان کر دیتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو اسلام اور احمدیت کی طرف پھیرنے کے سامان فرمائے اور خلافت احمدیہ کی بھی سچائی جو ہے ان پر کھولی اور کس طرح لوگوں کے دلوں میں خلافت سے محبت پیدا کی۔

گنی بساؤ افریقہ کا ایک دُور دراز کا ملک ہے وہاں عبداللہ صاحب پہلے ایک عیسائی دوست تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے انہوں نے خواب دیکھی کہ ایک شخص ہے جس کی سفید داڑھی ہے اور اس نے پگڑی پہنی ہوئی ہے اور لوگوں سے خطاب کر رہا ہے اور مکمل خاموشی کے ساتھ لوگ یہ خطاب سن رہے ہیں۔ کہتے ہیں اس شخص کا خطاب کرنے کا انداز بالکل سادہ اور ہمارے لوگوں سے مختلف تھا۔ جب ان کی آنکھ کھلی تو ان کو کچھ سمجھ نہیں آئی پھر وہ بھول گئے۔ کچھ دنوں کے بعد پھر ان کو دوبارہ اسی طرح سے ملتی جلتی خواب آئی اور اس سے ان کے ذہن میں وہ چہرہ بیٹھ گیا۔ پھر تیسری مرتبہ ان کو خواب آئی اور وہ کوشش کرتے رہے کہ پتہ چلے کہ یہ کون شخص ہے لیکن پتہ نہیں کر سکے۔ ایک دن اتفاق سے گاؤں کے قریبی شہر فرین (Farin) میں واقع ہماری مسجد میں گئے۔ اس دن جمعہ تھا۔ احباب جماعت ایم ٹی اے پر میرا خطبہ جمعہ سن رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں مجھے دیکھ کر انہوں نے فوراً معلم صاحب سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جو خطبہ دے رہا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ہمارے خلیفہ ہیں۔ بہرحال وہ اس پر خاموشی سے بیٹھے خطبہ سنتے رہے اور

ارشاد باری تعالیٰ

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ

(سورۃ الاعراف: 32)

ترجمہ: اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباسِ تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔

طالب دعا: بی. ایم. خلیل احمد ولد مکرم بی. ایم. بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ

(سورۃ القمر: 18)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

طالب دعا: شیخ دیدار احمد صاحب، فیملی و مرحومین (جماعت احمدیہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ)

خطبہ جمعہ کے بعد احباب کے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز ختم ہونے کے فوراً بعد کھڑے ہو گئے اور سب احباب کے سامنے کہنے لگے کہ مَیں آج اسلام قبول کرتا ہوں اور بتانے لگے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے تین بار خواب میں یہ شخص دکھایا ہے جس کا میری روح پر بڑا اثر تھا اور مَیں ایک عرصہ سے اس تلاش میں تھا مگر آج اتفاق سے آپ کی مسجد میں آیا ہوں تو آپ کے خلیفہ کو دیکھا ہے۔ وہی چہرہ ہے جو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا اور اسی طرح نظارہ تھا جو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ لوگ خاموشی سے بیٹھے خطاب سن رہے ہیں اور مَیں اسلام احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔

ایک دور دراز علاقے کے شخص کی اس طرح راہنمائی کہ پہلے خواب میں دیکھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسے سامان بھی کر دیتا ہے کہ اسی طرح کا نظارہ بھی نظر آجائے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہوتا؟ تو یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کی چاہے راہنمائی فرمائے لیکن اس کیلئے نیک فطرت ہونا بھی ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا بھی ضروری ہے۔ یقیناً انسان کی، اس شخص کی کوئی نیکی ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ان کی راہنمائی فرمائی۔

پھر گیمبیا کے امیر صاحب نے لکھا کہ وہاں ایک خاتون سسٹر فاٹو صاحبہ ہیں۔ ساٹھ سال کے قریب ان کی عمر ہے۔ وہ کہتی ہیں ہمارے علاقے میں ایک اسلامی گروپ کے افراد آئے اور جماعت کے خلاف باتیں کرنے لگے کہ احمدی کافر ہیں۔ وہ کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ان سے کسی قسم کا لین دین نہیں رکھنا چاہیے۔ گاؤں کے اکثر لوگوں نے ان کی باتوں کو مان لیا لیکن یہ خاتون کہتی ہیں کہ وہ پریشان ہو گئیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی کیلئے دعا کرنی شروع کر دی۔ کچھ دن کے بعد انہیں خواب آئی کہ اسی اسلامی گروپ کے افراد جنہوں نے اس گاؤں کا دورہ کیا تھا ان کی آنکھیں گو تاروں کی طرح چمک رہی ہیں اور انہوں نے ہاتھ میں قرآن مجید بھی پکڑا ہوا ہے لیکن وہ یہ شکایت کر رہے ہیں کہ قرآنِ مجید کی تحریر کو دیکھ نہیں سکتے۔ اس پر وہ شور مچانے لگ گئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا کر دیا ہے اور اس طرح وہ اپنی روزی بھی نہیں کما سکتے اور ذلیل و خوار اور تباہ ہو گئے۔ کہتی ہیں کہ مَیں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ اس گروپ کے ممبران جماعتِ احمدیہ کے خلیفہ کے ساتھ ہاتھ ملانا چاہتے ہیں پر اس میں وہ کامیاب نہیں ہو سکے اور وہ یہ اعتراف کر رہے ہیں کہ احمدیت تو بے شک سچ ہے مگر اگر ہم مان لیں تو پھر ہمارے مرید ہم سے پھِر جائیں گے۔ بہر حال ان خاتون نے اپنے گھر والوں کو صبح یہ خواب سنائی۔ لوگ کہتے ہیں کہ افریقنوں میں سوچ سمجھ کم ہے لیکن بہر حال انہوں نے اپنی تعبیر بھی یہ کی کہ جس طرح روشن آنکھیں تھیں اس کے باوجود قرآن کی تحریر نہیں پہچان رہے اس کا مطلب یہی تھا کہ وہ حق سے مکمل طور پر گمراہ ہو چکے ہیں۔ تو ایسے عجیب واقعات بعض لوگوں کے قبول احمدیت کے ہوتے ہیں کہ ظاہر ہو رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید ان لوگوں کو یہ نظارے دکھا رہی ہے۔

گوئٹے مالا ساؤتھ امریکہ کے ملکوں میں سے ہے۔ یہاں جو ہماری مسجد ہے وہاں سے اڑھائی سو کلومیٹر دور میکسیکو کے بارڈر پر ایک جگہ سان مارکوس (San Marcos) ہے، وہاں کی ایک خاتون ویرونیکا (Veronica) صاحبہ کہتی ہیں مَیں نے دس سال پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص خواب میں آئے ہیں اور انہوں نے کہا سچائی کا راستہ اسلام ہے۔

قرآنِ مجید پڑھنے کو کہا لیکن انہوں نے کہا کہ مَیں تو قرآن پڑھنا نہیں جانتی۔ مگر اس شخص نے کہا تم پڑھ سکتی ہو۔ صبح اٹھ کر انہوں نے اپنے خاوند اور باپ سے اس خواب کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اسلام کوئی سچائی کا راستہ نہیں ہے یہ تو دہشت گردی کا مذہب ہے۔ اب یہ سارے عیسائی لوگ ہیں۔ لیکن کہتی ہیں میرے دل کو سکون نہیں ہوا۔ مَیں نے انٹرنیٹ پر اسلام کے بارے میں تحقیق شروع کر دی اور خود ہی انٹرنیٹ سے اسلام کے بارے میں سیکھ رہی تھی۔ ایک دن بازار میں جا رہی تھیں کہ ایک پردہ دار خاتون ان کو مل گئیں۔ بہر حال ان کا پردہ دیکھ کے ان کو تجسس پیدا ہوا کہ اس کو جا کے ملیں اور اس سے پوچھا تمہارا یہ لباس کیسا ہے؟ اس نے کہا مَیں مسلمان ہوں۔ اس لیے مَیں نے پردہ کیا ہوا ہے۔ چنانچہ ان سے ان کا رابطہ ہو گیا اور اس نے اسلام کے بارے میں تفصیل بتائی۔ وہ خاتون احمدی تھیں۔ کہتی ہیں مَیں نے تو ان کی یہ باتیں سن کے، اسلام کی تعلیم کو سن کے بیعت کر لی لیکن گھر والے راضی نہیں ہوتے تھے، کوئی نہ کوئی اعتراض کر دیتے تھے۔ ان کا جواب کہتی ہیں مَیں نہیں دے سکتی تھی تو پھر انہوں نے ان کو کہا کہ آپ ہمارے گھر آئیں۔ رشتہ داروں کو اکٹھا کروں گی۔ اعتراضات کا جواب دیں۔ چنانچہ ہماری بے شمار تبلیغی نشستیں ہوئیں، تبلیغ بھی کرنے لگ گئیں۔ صرف بیعت نہیں کی بلکہ پیغام بھی آگے پہنچانے لگ گئیں۔ دوستوں کو اکٹھا کیا اور پھر ان کیلئے ریفریشمنٹ کا انتظام بھی کیا۔ ان کا ایک بیٹا ہے جو وکالت کی تعلیم حاصل کر رہا ہے، یونیورسٹی کے آخری سال میں ہے۔ اس نے بھی بیعت کر لی اور ان کو اتنا جوش اور شوق ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ انہوں نے ناظرہ قرآن کریم خود سیکھا۔ بہت ساری سورتیں زبانی یاد کیں اور پھر آڈیو سن کے اپنی زبان میں، عربی تو نہیں لکھ سکتی تھیں، رومن میں قرآن کریم پورے کا پورا لکھا۔ امیر صاحب کہتے ہیں کہ جب مَیں دورے پر گیا ہوں تو ان کی نوٹ بک دیکھی۔ سارا قرآن کریم انہوں نے ہاتھ سے لکھا ہوا تھا اور اب عربی بھی سیکھ رہی ہیں اور اسے عربی میں لکھ رہی ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نہ صرف سعید روحوں کو جماعت میں لا رہا ہے بلکہ آپ کے بعد جو آپ سے وعدے تھے ان کو بھی پورا فرما رہا ہے۔

انڈونیشیا، ایک اَور دُور دراز کا علاقہ، وہاں ایک نوجوان کو تبلیغ کی گئی تو اس نے فوراً بیعت کر لی۔ اس جماعت کے صدر جماعت نور صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے اس کو واپس جانے سے پہلے کچھ کتابیں دیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصاویر والے بروشر بھی دیے۔ جب وہ نوجوان گھر پہنچا تو اس کے والد نے ایک بروشر دیکھ کے پوچھا کہ یہ تصویر کس کی ہے؟ اس لڑکے نے جواب دیا کہ یہ امام مہدی کی تصویر ہے۔ کل رات مَیں نے ایک خواب دیکھی تھی کہ امام مہدی تشریف لے آئے ہیں۔ اس لیے کچھ جماعتِ احمدیہ کا تعارف پہلے تھا تو مَیں نے فوراً بیعت کر لی ہے۔ اس پر اس کے والد کہنے لگے پھر تو مَیں بھی اب بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ شامل کر رہا ہے۔

برکینا فاسو کے معلم زیلا کریم صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے علاقے کے ایک رہائشی حمید صاحب ہیں۔ باقاعدہ ریڈیو سنتے تھے۔ جماعت سے ہمدردی بھی رکھتے تھے۔ چندہ بھی کبھی آ کے دے دیتے تھے بلکہ بعض دفعہ باقاعدگی سے دینے لگ گئے تھے لیکن بیعت کرنے کو کہا جاتا تو کسی نہ کسی طرح ٹال دیتے۔ عام چندہ تو نہیں دیتے ہوں گے تحریکِ جدید، وقف جدید میں دے دیتے ہوں گے یا کسی اَور مد میں، صدقات میں، بہر حال یہ چندہ دیتے تھے۔ جو مالی قربانی ہے وہ دے دیا کرتے تھے۔ گھانا میں بھی مَیں نے دیکھا ہے، جب مَیں وہاں تھا تو بہت سارے لوگ جو زمیندار تھے آ کے اپنی زکوٰۃ دے جایا کرتے تھے کہ اپنے مولویوں کو دیں تو وہ کھا جائیں گے۔ جماعتِ احمدیہ اس کا صحیح استعمال کرے گی۔ بہر حال اس طرح لوگ وہاں دیتے ہیں۔ ایک دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ اجتماع ہو رہا ہے جس میں لوگ ایک چار دیواری کے اندر ہیں اور کچھ چار دیواری سے باہر ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا اس چار دیواری کے اندر تمام احمدی احباب ہیں۔ اس پر مَیں کہتا ہوں مَیں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ مجھے بھی اندر داخل کیا جائے۔ تو یہ آواز آتی ہے کہ اس چار دیواری میں وہی داخل ہو سکتے ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے اور آپ نے چونکہ بیعت نہیں کی اس لیے آپ اسکے اندر نہیں جا سکتے۔ چنانچہ اس خواب کے بعد اگلے دن ہی انہوں نے آ کے بیعت کر لی۔ انسانی کوششیں تو انہیں جماعت میں شامل نہیں کر سکیں لیکن نیک فطرت تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں ضائع نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے اس طرح ان کی راہنمائی فرمائی۔ یہ بھی ان لوگوں کے اعتراض کا جواب ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو خواب نہیں آتی۔

پہلے پاک فطرت بنیں، ذہن کو خالی کریں، دعا کریں تو پھر ہی اللہ تعالیٰ راہنمائی بھی کرتا ہے۔

مالی کے ایک دوست محمد کونے صاحب ہیں۔ انہوں نے جماعت کے ریڈیو کو سنا اور لوگ جو جماعت کے خلاف بولتے ہیں ان کی باتیں بھی سنیں۔ اس کے بعد انہوں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ اللہ تعالیٰ انہیں سیدھی راہ دکھائے۔ اسکے بعد کہتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو کہہ رہا تھا، بزرگ تھے جو یہ کہہ رہے تھے کہ ہر بندہ احمدیت میں آئے گا خواہ ابھی آئے یا بعد میں۔ تو یہ تو اب اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خلافتِ احمدیہ کی جاری نعمت جو ہے اس کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل ہوگی۔ بہر حال اس بات پر انہوں نے بیعت کی۔

پھر گنی بساؤ کے مبلغ نے لکھا کہ عثمان صاحب ہمارے نومبائع ہیں۔ انہیں علم ہوا کہ ان کے رشتے دار کثرت سے احمدیت قبول کر رہے ہیں تو بعض مولویوں کو اکٹھا کر کے اس علاقے میں لے کر آ گئے تا کہ جماعت کی مخالفت کر سکیں۔ تو ہمارے معلم نے انہیں کہا کہ آپ ضرور مخالفت کریں آپ کو روکا نہیں جاتا مگر ہمارا پیغام ایک مرتبہ سن لیں، بات سن لیں۔ پھر جو مخالفت کرنی ہے دلیل کے ساتھ کریں۔ مولوی صاحبان نے تو پیغام سننے کیلئے آنے سے انکار کیا مگر عثمان صاحب نے دعوت قبول کی اور جماعت کا پیغام سننے آ گئے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق بتایا گیا۔ جس دن وہ آئے جمعہ کا دن تھا اور وہاں اس دن ایم ٹی اے پر میرا خطبہ آ رہا تھا تو ہم نے انہیں کہا کہ اگر آپ کے پاس وقت ہے تو کچھ دیر خطبہ سن لیں تو انہوں نے کہا تھوڑا سا وقت ہے مَیں تھوڑی دیر کیلئے خطبہ سن لیتا ہوں لیکن جب خطبہ سننا شروع کیا تو بھول گئے کہ کتنا وقت لگ گیا ہے اور مکمل خطبہ سنا۔ بعد میں کہنے لگے کہ احمدیہ جماعت کافر نہیں ہو سکتی جیسا کہ مَیں نے سنا ہے کیونکہ آپ کے خلیفہ تو صحابی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پیش کر رہے ہیں اور کوئی کافر جماعت یہ کام نہیں کر سکتی۔ اسکے بعد جماعت کی مخالفت انہوں نے ختم کر دی اور کچھ عرصہ بعد اپنی فیملی کے ساتھ جماعت میں شامل بھی ہو گئے اور نہ صرف شامل ہوئے بلکہ اب تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔ اپنے چندے بھی یہ باقاعدگی سے دیتے ہیں۔ اب یہ بھی خطبات کا اثر ہو رہا ہے جو اللہ تعالیٰ خلیفہ وقت کے خطبات میں ڈالتا ہے۔

کونگو کنشاسا کے لوکل مشنری کہتے ہیں کہ وہاں ایک علاقے میں تبلیغی مہم شروع کی۔ غیر از جماعت نے منظّم طور پر مخالفت کا آغاز کر دیا۔ تین ماہ کے بعد ایک دن انہی مخالفین میں سے ایک دوست عثمان صاحب نے مشن میں رابطہ کیا اور کہا کہ اپنی ساری فیملی کے ساتھ جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ جب ان سے وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگے کہ ایک دن میری بیوی سیٹلائٹ چینل دیکھ رہی تھی تو آپ کا چینل ایم ٹی اے لگ گیا کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ مَیں احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش تھا اس نے مجھے بھی بلا لیا اور جب مَیں جماعت کے بارے میں کچھ غلط بولنے لگا تو میری بیوی نے کہا کہ پہلے پورا پروگرام سنو پھر بولنا۔ اس وقت بھی وہاں ایم ٹی اے پر میرا خطبہ نشر ہو رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ خطبہ سننے

ارشادنبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا
اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیر معمولی توفیق اور ہمت بخشی۔ (بخاری)

طالبِ دُعا : نعیم الحق صاحب اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ پنکال، صوبہ اڈیشہ)

ارشادنبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ’’باب الصدقۃ‘‘ ہے
جہاں سے صدقہ وخیرات کرنے والے داخل ہوں گے۔ (مسلم)

طالبِ دُعا : خورشید احمد گنائی صاحب واہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

کے بعد مجھے یقین ہو گیا جو آواز آج میرے کانوں میں پڑی ہے یہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے اور خلیفہ کو سننے کے بعد جماعت کی سچائی میں مجھے کوئی شک نہیں رہ گیا۔

اب یہ میری ذات کا کوئی کمال نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کا جو وعدہ فرمایا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں اور ان کا اظہار ہے۔

گنی بساؤ کے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ ایک گاؤں میں تبلیغ کی۔ اکثر احباب نے احمدیت قبول کر لی۔ چار خاندانوں نے احمدیت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب ہماری ٹیم وہاں ایم ٹی اے انسٹال کرنے گئی تو معلم صاحب نے ان تمام خاندانوں کو بھی جو انکاری تھے مسجد میں مدعو کیا اور کہا کہ ہمارا مسلم چینل ہے اسے دیکھیں جہاں آپ تصویر بھی دیکھ لیں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی اور خلیفۂ وقت کی بھی۔ تو بہرحال کہتے ہیں جب انسٹالیشن مکمل ہو گئی۔ نماز کی ادائیگی کرنے کے بعد جب دوبارہ ٹی وی آن کیا گیا تو اس وقت میرا خطبہ ایم ٹی اے پہ چل رہا تھا۔ جو غیر از جماعت تھے انہوں نے بڑے غور سے خطبہ سنا، مجھے دیکھتے رہے اور انگلش زبان میں کیونکہ آ رہا تھا تو معلم نے کہا میں آپ کیلئے ترجمہ کر دیتا ہوں تو کہنے لگے کہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی مگر میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ یہ شخص جو بول رہا ہے یہ جھوٹ نہیں بول سکتا اور اگر یہ جماعتِ احمدیہ کا خلیفہ ہے تو جماعت کبھی جھوٹی نہیں ہو سکتی اور انہوں نے اسی وقت پھر احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔

مالی سے وہاں کے معلم لکھتے ہیں کہ ایک شخص ہمارے مشن آیا اور بتایا کہ میں باقاعدگی کے ساتھ آپ کا ریڈیو سنتا ہوں اور بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ موصوف نے بیعت فارم پُر کر لیا۔ چونکہ یہ پڑھے لکھے تھے اس لیے کہنے لگے کہ اگر کوئی لٹریچر فرنچ زبان میں ہے تو مجھے دیں تا کہ میں اس سے بھی استفادہ کروں اور اپنے ساتھیوں کو بھی دوں۔ معلم نے انہیں وہ کتاب دی جو مختلف لیکچر ہیں۔ امن کے اوپر میرے ایڈریس ہیں۔ ورلڈ کرائسز اینڈ پاتھ وے ٹو پیس (World Crisis and the Pathway to Peace)۔ اس کا فرنچ ترجمہ ان کو دیا۔ انہوں نے وہیں کتاب کھولی۔ جب انہوں نے تصویر دیکھی تو رونے لگ گئے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ پہلے میں گابون میں تھا اور خدا سے ہمیشہ سیدھے رستے کی ہدایت مانگتا تھا۔ اس وقت میں نے بے شمار دفعہ خلیفۃ المسیح کو خواب میں دیکھا ہے اور مجھے پتہ تو نہیں چلتا تھا کہ یہ کون شخص ہے۔ آج مجھے سمجھ آئی ہے کہ میری دعا قبول ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے میری راہنمائی فرمائی۔

نَسَمہ صاحبہ ہیں عرب عورت ہیں۔ کہتی ہیں کہ بیعت سے دو سال قبل میں نے پہلی دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو مخاطب کر کے عرض کیا، عرب ہیں ناں تو کہتی ہیں کہ تصویر کو مخاطب کر کے کہا۔ اس سے پہلے وہ ذکر کر رہی ہیں کہ آپ نے بچے کا ذکر کیا تھا جس نے ٹیڑھی میڑھی لکیریں کھینچی ہوئی تھیں اور یہ لکھا تھا کہ حضور مجھے آپ سے پیار ہے۔ بہرحال کہتی ہیں بچے جھوٹ نہیں بولتے اور میرے دل پہ اس کا بڑا اثر تھا۔ انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ کہتی ہیں کہ لیکن میں نے کچھ عرصہ کے بعد تصویر دیکھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ کے خدوخال تو بتاتے ہیں کہ آپ نیک آدمی ہیں اور جھوٹ نہیں بولتے لیکن اس کے باوجود میں آپ کی اس بات پہ تصدیق نہیں کر سکتی کہ آپ آسمانی مبعوث ہیں۔ کہتی ہیں میں نے مطالعہ کیا اور اس کے دو سال کے بعد 2016ء کے شروع میں بیعت کر لی۔ اسکے باوجود خلافت کے بارے میں دل میں شک تھا۔ میرے نفس کا شیطان کہتا تھا کہ خلافت کے دعوے دار کو میں کیسے اپنی زندگی کا کنٹرول دے دوں۔ کیوں میں ایسے شخص کو خط لکھوں اور اپنے حالات بتاؤں۔ خلافت کا کیا فائدہ ہے؟ کہتی ہیں لیکن یہ شک حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ’’خلافتِ راشدہ‘‘ اور آپ کی کتاب ’’نظامِ خلافت اور اطاعت‘‘ کے مطالعہ سے زائل ہو گیا۔ مجھے ساری باتوں کی وضاحت ہو گئی۔ پھر میں نے خط لکھا اور جو آپ کا جواب آیا اس سے وہ شک کلیۃً ختم ہو گیا اور یقین ہو گیا کہ خلافت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں پر چلنے والی ہے۔ پھر لکھتی ہیں کہ جو محبت خدا تعالیٰ خود دلوں میں ڈالتا ہے وہ خوب مضبوطی سے ڈالتا ہے اور ہمیں اس کا سبب معلوم نہیں ہوتا۔ پھر کہتی ہیں اسی لیے اکثر احمدیوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور آپ کے خلفاء سے عموماً اور آپ سے خصوصاً بچوں کی سی محبت ہے۔ بیعت سے قبل ہمیں اس قسم کی محبت کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔

نائیجیریا سے سرکٹ مشنری کہتے ہیں کہ ایک مجلس سوال و جواب کے دوران لوگوں کی اس بات پہ بحث چلی کہ بچوں کو باپ کے نام کی مناسبت کے ساتھ پکارنے کی بجائے ان کے فیملی نام جو ان کے آباؤ اجداد کے چلے آ رہے ہیں اس کے ساتھ پکارا جائے۔ اس پر انہیں بتایا گیا قرآنِ کریم کی تعلیم ہے کہ بچوں کو ان کے اپنے باپوں کے نام کے ساتھ پکارو جس پر بعض بالخصوص غیر احمدی اور نو مبائع حضرات ابھی پوری طرح مطمئن نہیں تھے مگر دو دن کے بعد کہتے ہیں جب آپ صحابہ پر خطبہ دے رہے تھے تو حضرت زید بن ثابتؓ کے واقعات بیان کیے اور یہ بتایا کہ عرب زید کو زید بن محمد کہنے لگے تھے تو اللہ تعالیٰ کا حکم آیا کہ انہیں ان کے باپ کے نام سے یاد کیا جائے۔ یہ خطبہ سن کر ساری جماعت اور وہ احباب بھی بہت خوش ہوئے جو دو دن پہلے یہ بحث کر رہے تھے کہ اب خلیفۂ وقت نے ہماری راہنمائی کر دی ہے۔ بعض لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ ان دو دنوں میں مبلغ نے شاید وہاں خلیفۂ وقت کو خبر پہنچائی ہو تب انہوں نے ذکر کر دیا ہے لیکن اس نے کہا میں نے تو کچھ نہیں بتایا۔ تو پھر یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بڑی خوشی ہوئی کہ ہمارے اللہ تعالیٰ نے خود ہی ہمارے سوال کا جواب دلوا دیا اور اس خوشی میں جماعت کے ایک فرد نے، امیر آدمی نے ایک اَور بڑا ٹی وی ایم ٹی اے دیکھنے کیلئے خریدا کہ مسجد کے اس حصہ میں لگوایا جائے جہاں لجنہ ہیں اور عورتیں بیٹھی ہیں تا کہ وہ بھی خلافت کی برکات سے محروم نہ ہوں۔ کہنے لگے خلافت تو دلوں میں بولتی ہے۔

اب ان دُور دراز علاقوں میں مختلف ممالک میں رہنے والے جو احمدی ہیں مختلف قوموں کے ہیں، نسلوں کے ہیں ان میں خلافت سے یہ تعلق کون پیدا کر رہا ہے! یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہے ورنہ انسانی سوچ اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

پھر ناروے سے ایک خاتون بریفان صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ ہر سچا احمدی کہتا ہے کہ ہمارے پیارے حضور ہمارے دلوں اور آنکھوں میں بستے ہیں اور ہم ان کیلئے دعا کرتے ہیں۔ اس دنیا میں ہمارا کوئی ہم و غم نہیں سوائے اس کے کہ آپ کو خوش کرنے اور آپ کا بوجھ بانٹنے کے طریقے سوچیں۔

آپ نے خطبات میں بیان فرمایا کہ کیسے صحابہ کرامؓ نے اپنے جسموں پر تیر لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی اور حملوں کے سامنے ڈٹے رہے۔ اس نظارے کو سوچ کر میری آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں اور سوچتی ہوں کہ اگر میں ایسے موقع پر ہوتی تو کیا کرتی۔ یہ عرب عورت ہیں۔ کیا ڈٹی رہتی؟ پھر دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ان صحابہؓ کی طرح خلیفۂ وقت اور خلافت کی اپنے دل و جان اور مال اور اولاد کو قربان کر کے بھی حفاظت کریں۔ کئی سال سے میں نماز میں دعا کرتی ہوں کہ جتنے آپ کے ہمّ و غم اور جتنی ذمہ داریاں ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر ان سب کی تعداد کے برابر فرشتے نازل فرمائے جو آپ کو اپنے گھیرے میں رکھیں۔

پس یہ ہے وہ اخلاص و وفا کا تعلق جو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں پیدا کر رہا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک اللہ تعالیٰ یہ وفا و اخلاص میں بڑھنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو عطا فرماتا رہے گا۔ خلافت احمدیہ کو عطا فرماتا رہے گا۔ دنیا دار اس کو نہیں سمجھ سکتے۔

جرمنی میں ایک عرب نے بیعت کی تو اس کے واقف کار نے اسے کہا کہ کیا تم قادیانی ہو گئے ہو؟ اس نومبائع نے جواب دیا، یہ عرب تھا، کہ تم لوگ یہاں سو عرب ہو۔ تم لوگ کسی بات پر اکٹھے نہیں ہو سکتے ہو۔ جماعتِ احمدیہ میں ایک امام ہے اور اسکے کہنے پر جماعت اٹھتی ہے اور بیٹھتی ہے اور اسی لیے اس کے کاموں میں برکت ہے۔ تو اب بتاؤ تمہارے میں کیا خوبی ہے جو میں تمہارے ساتھ مل جاؤں اور ان کو چھوڑ دوں؟

پس جب تک خلافت سے ہر احمدی چمٹا رہے گا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا رہے گا۔ اس کیلئے ہمیں اپنے عملوں کو بھی خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہو گا تبھی یہ نعمت فائدہ دے گی۔ یہی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو لوگ ایمان لانے کے ساتھ اپنے عمل اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق رکھیں گے وہ خلافت کی برکات سے فیض پاتے رہیں گے۔

یعنی ہم اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان لاتے ہوئے اس کی عبادت کا حق بجا لانے والے بھی ہوں اور ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش کرنے والا ہو تبھی ہم یہ فیض پائیں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔‘‘ آپؑ فرماتے ہیں ’’......اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عملِ صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو۔ صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔‘‘ (ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 274-275)

پس ہمیں اپنے جائزے لیتے رہنا چاہیے کہ کسی وقت بھی شیطان ہم پر حملہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے باپ دادا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے کی توفیق دی یا ہمیں آپ کو ماننے کی توفیق دی یہ اس کا احسان ہے اور اس احسان کے فیض کو جاری رکھنے کیلئے ہمیں مستقل اپنے ایمان کو بڑھانے اور ایمان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم میں سے ہر ایک اس فیض سے بھی حصہ پاتا رہے جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی فرمایا یعنی خلافت کا نظام۔

پس اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے کہ کس قدر ہم خلافت سے اپنے آپ کو جوڑنے والے ہیں تا کہ ہم خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو ایک ہو کر دنیا میں قائم کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: ’’تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ اس کی طرف بڑھنے کا میدان خالی ہے۔ ’’ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔‘‘ خدا کی طرف آنے کی طرف دنیا کی توجہ نہیں۔ ’’وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والے دروازے کی طرف سے داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ’’ان کیلئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر رُوحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے۔‘‘

(ایام صلح، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 332)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں
مَیں اُن کو دوست رکھتا ہوں، ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی مد اور معاون ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 164، ایڈیشن 1988ء)

طالبِ دُعا: نور جہاں بیگم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ کولکاتہ، صوبہ مغربی بنگال)

یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 308-309)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 309)

یہ سب باتیں آپؑ نے رسالہ الوصیت میں فرمائی ہیں جس میں خلافت کے جاری ہونے کی بھی آپ نے خوشخبری فرمائی تھی۔ پس آپؑ کا یہ فرمان اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہر احمدی کا خلافت سے بھی اخلاص و وفا کا تعلق ہونا چاہیے اور وہی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے جو اس معیار کو حاصل کرنے والے ہوں گے اور جب یہ ہوگا تبھی ہم آج یوم خلافت منانے کے حق کو ادا کرنے والے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ وہ خلافت سے بیعت کے حق کو بھی ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں۔

آج یہ تھوڑا سا مختلف اعلان بھی ہے کہ آج گھانا جماعت اپنا جلسہ کر رہی ہے دو روزہ جلسہ ہے۔ 27، 28 کو اور بستان احمد میں جلسہ ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ملک بھر میں 119 سینٹرز بنائے ہیں ان میں بھی پانچ بڑے اجتماعی سینٹر ہیں اور ان کا رابطہ آپس میں آڈیو ویڈیو کے ذریعہ سے ہے۔ گھانا جماعت کی ابتدا فروری 1921ء میں ہوئی تھی۔ مولانا عبدالرحیم نیر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں لندن سے روانہ ہو کر گھانا پہنچے تھے گذشتہ سال گھانا جماعت اپنی سو سالہ تقریبات منعقد کرنا چاہتی تھی لیکن کووڈ کی وجہ سے کوئی پروگرام منعقد نہیں ہو سکا۔ اس لیے اب انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ 22ء اور 23ء دو سال یہ پروگرام جاری رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ان کو، سب احمدیوں کو اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔

اسی طرح گیمبیا کا بھی جلسہ سالانہ آج ہو رہا ہے یہ بھی تین دن کا جلسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

......☆......☆......☆......

صدر انجمن احمدیہ کے ادارہ جات میں خدمت کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

(اعلان برائے اسامی درجہ دوم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

شرائط: (1) امیدوار کی عمر 25 سال سے زائد نہ ہو (2) امیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم 10+2 45% نمبرات کے ساتھ ہونی چاہئے (3) امیدوار اردو/ انگریزی کمپوزنگ جانتا ہو اور رفتار 25 الفاظ فی منٹ ہو (4) اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا (5) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم درج ذیل ہے۔ پرچہ کے ہر جزء میں کامیاب ہونا لازمی ہے۔

جزاوّل: قرآن کریم ناظرہ مکمل، پہلا پارہ باترجمہ، چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ **(30 نمبرات)**، **جزدوم:** کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات، مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ، نظم از درّثمین (شان اسلام) **(20 نمبرات)**، **جزسوم:** انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (10+2) **(20 نمبرات)**، **جزچہارم:** حساب بمطابق معیار میٹرک (دفتری امپرسٹ سے متعلق سوالات) **(20 نمبرات)**، **جزپنجم:** معلومات عامہ (G.K) **(10 نمبرات)**

(6) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے امیدوار کا ہی انٹرویو ہوگا (7) تحریری امتحان، کمپیوٹر ٹیسٹ و انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے (8) سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا (9) سفرخرچ قادیان آمدو رفت امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

نوٹ: تحریری امتحان وانٹرویو کی تاریخ سے امیدوار کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔ (ناظر دیوان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ-143516

موبائل: 09682627592, 09682587713 **دفتر:** 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

صبر ایک ایسا خلق ہے، اگر کسی میں پیدا ہو جائے
یعنی اس طرح پیدا ہو جائے جو اس کا حق ہے تو انسان کی
ذاتی زندگی بھی اور جماعتی زندگی میں بھی ایک انقلاب آ جاتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13/فروری 2004ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دارالرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

حالات حاضرہ

عالمی جنگ کے ہیں خدشات خدا خیر کرے

(نصر الحق، نصر نیپالی) معلم سلسلہ قادیان

عصر حاضر کے یہ حالات خدا خیر کرے
عالمی جنگ کے ہیں خدشات خدا خیر کرے

مسئلہ فتح و شکست کا نہیں وجود کا ہے
ایٹمی سبکے ہیں آلات خدا خیر کرے

جنگ حل تو نہیں مسئلے کا خود ایک مسئلہ ہے
ساتھ اسکے ہیں کئی خطرات خدا خیر کرے

جنگ نسلوں کی بھی بیخ کنی کر دیتی ہے
آتی رہتی ہے دیر تک آفات خدا خیر کرے

سرحدوں پر روس ویوکرین کے ٹینک
ایسے پھیلے ہیں جس طرح حشرات خدا خیر کرے

اڑتے پھرتے ہیں آسماں میں گرجتے طیارے
شعلے گرتے ہیں مثل برسات خدا خیر کرے

کون پونچھے ہے کسی گرتے ہوؤں کے آنسو
کون سمجھے ہے کسی کے جذبات خدا خیر کرے

بھول بیٹھا ہے زمانہ کہ خدا بھی ہے کوئی
سبکے اپنے ہیں خیالات خدا خیر کرے

دجل کے زور سے دنیا کو جھکانے کے لئے
اسلحہ دیتے ہیں خیرات خدا خیر کرے

آنے والے کا انکار جو ایک صدی سے ہے
سب اسی کے ہیں اثرات خدا خیر کرے

یہ نوشتہ نہیں ٹلنے کا کسی حال نصرؔ
چند دن اور ہیں پانچ یا سات خدا خیر کرے

......☆......☆......☆......

درخواست دعا

۞ مکرم عبدالرشید میر صاحب امیر جماعت احمدیہ یاری پورہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ تمام قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین۔

۞ مکرم راجہ جمیل صاحب انسپکٹر اخبار بدر تحریر کرتے ہیں کہ مکرم الیاس احمد بٹ صاحب دارالبرکات جماعت احمدیہ ریشی نگر نمائندہ اخبار بدر کے بازو میں چوٹ لگی ہے۔ کامل و عاجل شفایابی کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست ہے۔

۞ مکرم راجہ طفیل احمد خانپورہ چک ایمرج جموں کشمیر کے پیر میں چوٹ لگی ہوئی ہے، پلاسٹر کروایا گیا ہے۔ مکمل شفایابی کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست ہے۔

۞ مکرم پرویز احمد ڈار صاحب ولد مکرم رمضان ڈار صاحب کی شادی کو 5 سال کا عرصہ گزر چکا ہے ابھی تک اولاد نہیں ہوئی۔ نیک صالح اولاد کیلئے قارئین کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست ہے۔

۞ مکرم ارسلان احمد صاحب چک ایمرج کا گزشتہ دنوں موٹر سائیکل سے ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ کافی گہرے زخم آئے ہیں۔ قارئین بدر سے موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم عبد الباری صاحب ولد مکرم عبد الخالق صاحب ریشی نگر کشمیر کے بیٹے بعمر 4 سال کا Liver Transplant ہونا ہے۔ قارئین بدر سے آپریشن کے کامیاب ہونے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دعا بھی تب ہی قبولیت کا درجہ پاتی ہے
جب کسی قسم کا بھی شکوہ یا شکایت زبان پر نہ ہو
اور لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کبھی نہ ہو بلکہ ہمیشہ صبر کا مظاہرہ ہو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13/فروری 2004ء)

طالب دعا: محمد پرویز حسین اینڈ فیملی (گوروپالی-ساؤتھ) شانتی نکیتن (جماعت احمدیہ بیربھوم، بنگال)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم. اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت عائشہؓ اور سودہؓ کی شادی

نکاح کرنا اسلام میں ضروری قرار دیا گیا ہے اور سوائے معذوری کی صورت کے تجرّد سے روکا گیا ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ لَمْ یَعْمَلْ بِسُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ”یعنی شادی کرنا میری سُنّت میں داخل ہے اور جو میری سُنّت پر عمل نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں ہے۔“

اور خصوصاً ایک نبی اور شارع نبی کے واسطے تو شادی کرنا ازبس ضروری ہے نہ صرف اس لیے کہ تا اس ذریعہ سے وہ حُسنِ معاشرت کا نمونہ اپنی اُمّت کے واسطے قائم کرسکے بلکہ اس لیے بھی کہ تبلیغ احکام کے کام میں اس کی بیوی اس کی مددگار ہو کیونکہ عورتوں کے متعلق جو مسائل ہوتے ہیں اُن کی تبلیغ و تعلیم جس خُوبی کے ساتھ ایک عورت کر سکتی ہے مرد نہیں کر سکتا بلکہ درحقیقت انبیاء کے واسطے تو مناسب یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو وہ حتیٰ الوسع ایک سے زیادہ بیویاں کریں تا ان کیلئے تبلیغ و تعلیم کا کام اور بھی زیادہ آسان ہو جاوے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر گذشتہ انبیاء علیہم السلام تعدّد ازدواج کے مسئلہ پر کاربند تھے۔ انبیائے بنی اسرائیل میں سے بھی کثرت ایسے ہی نبیوں کی تھی جن کی ایک سے زائد بیویاں تھیں۔ اور تعجب ہے کہ عیسائی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں پر اس مسئلہ کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں مگر اپنے ان بزرگوں کی طرف نہیں دیکھتے جن کو وُہ خدا کے مقرب اور برگزیدہ رسُول یقین کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسری قوموں کے بھی اکثر نبی تعدّد ازدواج پر عامل تھے۔ غرضیکہ شادی کرنا بلکہ حتّی الوسع ایک سے زیادہ شادیاں کرنا انبیاء علیہم السلام کی سُنّت ہے۔ لہٰذا حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جلد ہی دُوسری شادی کا خیال آنا آپؐ کے منصبِ نبوت کے لحاظ سے ایک طبعی امر تھا، مگر ایسے حالات میں ایک نبی کے واسطے بیوی کا انتخاب بھی کوئی آسان کام نہیں ہوتا کیونکہ کئی باتوں کو دیکھنا اور کئی امور کا لحاظ رکھنا ہوتا ہے لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کیں کہ وہ اس معاملہ میں آپ کا ہادی اور رہنما ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعا کو سُنا اور آپؐ کو ایک رؤیا کے ذریعہ اپنے انتخاب سے اطلاع دی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ انہی ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور آپؐ کے سامنے ایک سبز رنگ کا ریشمی رومال پیش کر کے عرض کیا کہ ”یہ آپؐ کی بیوی ہے دُنیا اور آخرت میں۔“ آپؐ نے رومال لے کر دیکھا تو اس پر حضرت عائشہؓ بنت ابوبکرؓ کی تصویر تھی۔

اسکے کچھ عرصہ بعد خولہ بنت حکیم زوجہ عثمانؓ بن مظعون آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپؐ سے عرض کیا کہ ”یا رسول اللہ آپؐ شادی کیوں نہیں کر لیتے؟“ آپؐ نے فرمایا ”کس سے کروں؟“ اس نے عرض کیا کہ ”آپؐ چاہیں تو کنواری لڑکی بھی موجود ہے اور بیوہ عورت بھی۔“ آپؐ نے فرمایا ”کون“ خولہ نے عرض کیا۔ ”کنواری تو آپؐ کے عزیز دوست ابوبکرؓ صدیق کی لڑکی عائشہ ہے اور بیوہ سودہ بنت زمعہ ہے جو آپؐ کے خادم سکران بن عمرو مرحوم کی بیوہ ہے۔“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اچھا تو پھر تم ان دونوں کے متعلق بات کرو، چنانچہ خولہ نے پہلے حضرت ابوبکرؓ اور اُن کی اہلیہ اُمّ رومان سے ذکر کیا۔ وہ پہلے بہت حیران ہوئے اور کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمارے بھائی ہیں۔ مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہلا بھیجا کہ دین کی اخوت سے رشتہ پر اثر نہیں پڑتا تو پھر انہیں کیا عذر ہو سکتا تھا بلکہ ان کیلئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی تھی کہ اُن کی بیٹی رسولِ خدا کی بیوی بنے۔ اسکے بعد خولہؓ حضرت سودہؓ بنت زمعہ کے پاس گئیں۔ وہ اور ان کے عزیز بھی راضی تھے۔ لہٰذا شوال 10 نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان ہردو کے ساتھ چار چار سو درہم مہر پر نکاح پڑھا گیا اور حضرت سودہؓ کا تو نکاح کے ساتھ ہی رُخصتانہ بھی ہو گیا۔ لیکن چونکہ عائشہؓ کی عمر اس وقت صرف سات سال کی تھی اس لیے ان کا رخصتانہ ہجرت کے بعد تک ملتوی رہا۔

اس موقع پر یاد رکھنا چاہیئے کہ جو جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں خدیجۃ الکبریٰؓ کی وفات سے خالی ہوئی تھی وہ دراصل حضرت عائشہؓ سے ہی پُر ہوئی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل تجویز حضرت عائشہؓ ہی کے متعلق تھی اور وہی آپؐ کو خواب میں بھی دکھائی گئی تھیں لیکن حضرت سودہؓ کا نکاح ایک خاص مصلحت اور خاص ضرورت کے ماتحت تھا اور وہ یہ کہ چونکہ یہ زمانہ مسلمانوں کے واسطے ایک سخت تکلیف اور مصیبت کا زمانہ تھا اور ظالم قریش کی طرف سے سب مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر جور و جفا کے تبر چل رہے تھے اور خصوصاً بے یار و مددگار غرباء کیلئے تو یہ انتہائی مصائب کے دن تھے اس لیے ایسی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ صدمہ خوردہ اور غم رسیدہ بیوہ بغیر کسی انتظام کے چھوڑ دی جاوے اور اسلام کی وجہ سے مصیبت کے دن کاٹے اس لیے اور نیز اس لیے بھی کہ آپؐ نے مسلمانوں کو آپس میں محبت رکھنے اور ایک دُوسرے کی ہمدردی اور مدد کرنے کا عملی سبق بھی دینا تھا۔ جب آپؐ کے سامنے سودہؓ کا ذکر آ گیا تو آپؐ نے بلا تأمل یہی فیصلہ کیا کہ آپؐ انہیں خود اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیں اور یہ آپؐ کی طرف سے ایک قربانی تھی جو حالات پیش آمدہ کے ماتحت کی گئی کیونکہ اوّل تو سودہؓ ایک بیوہ تھیں۔ دُوسرے وہ اچھی عمر رسیدہ تھیں۔ حتی کہ شادی سے تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ مباشرت کے بالکل ناقابل ہو گئیں۔ تیسرے اُن میں آپؐ کی زوجیت کے واسطے کوئی امتیازی قابلیت بھی نہ تھی اور نہ کوئی خاص وجہ کشش تھی۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اُن کا آپؐ کے حرم میں آنا یہ معنے رکھتا تھا کہ آپؐ اپنی اس بیوی پر ایک سوت لا رہے ہیں جو خدائی اِنتخاب کے ماتحت آپؐ کی زوجہ بنی تھی اور اس وجہ سے آپؐ کو بہت محبوب تھی اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اپنی محبوب بیوی پر کوئی شخص یونہی بلا خاص وجہ کے سوت نہیں لایا کرتا۔ پس حضرت عائشہؓ کے ہوتے ہوئے آپؐ کا حضرت سودہؓ جیسی عمر رسیدہ خاتون کے ساتھ نکاح کرنا صاف بتا رہا ہے کہ نعوذ باللہ یہ کوئی عیش و عشرت کا سامان نہ تھا جو آپؐ اپنے گھر لا رہے تھے بلکہ یہ ایک قربانی تھی جو آپؐ کو حالاتِ پیش آمدہ کے ماتحت کرنی پڑی تھی۔

پس آپؐ کی اصل اور مستقل تجویز حضرت عائشہؓ ہی کیلئے تھی جن کے متعلق خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ ہوا تھا اور وہی دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے مناسب بھی تھیں کیونکہ:

اوّل: وہ بالکل نوعمر لڑکی تھیں اور اس لیے پوری طرح اس قابل تھیں کہ اسلامی تعلیمات کو جلد بآسانی اور بخوبی سیکھ کر ایک دینی معلمہ بن سکیں جو ایک شارع نبی کی بیوی کے واسطے ضروری ہے۔

دوسرے: وہ نہایت درجہ ذہین اور ذکی تھیں جس کی وجہ سے دینی مسائل کے سیکھنے اور تفقّہ فی الدین کیلئے نہایت مناسب تھیں۔

تیسرے: بوجہ کم عمر ہونے کے ان کے متعلق بظاہر توقع تھی جو پوری بھی ہوئی کہ وہ ابھی بہت لمبی عمر پائیں گی اور اس طرح انہیں مُسلمان عورتوں میں تعلیم و تربیت اور تبلیغ کا زیادہ موقع مِل سکے گا۔

چوتھے: اسلام ہی میں اُن کی پیدائش ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسلامی تعلیم گویا اُن کی گھٹی میں پڑی تھی اور بچپن سے ہی اُنہوں نے اسلامی عادات و اطوار اچھی طرح سیکھ لیے تھے اور تعلیم اسلامی کا ایک بہت عمدہ نمونہ تھیں۔

پانچویں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ اوّل المومنین اور افضل المسلمین کی صاحبزادی تھیں جس کی وجہ سے ان کی تربیت نہایت اعلیٰ اور کامل اور شعارِ اسلامی کے عین مطابق ہوئی تھی اور اس لیے وہ عورتوں میں نمونہ بننے کے خاص طور پر قابل تھیں۔

ان وجوہات سے حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ بننے کے واسطے سب سے بڑھ کر مناسب تھیں اور انہی وجوہ کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے واسطے ان کو پسند فرمایا، چنانچہ یہ باتیں اپنا پھل لائیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے وجود سے امّتِ محمدیہ کو بڑے بڑے فائدے پہنچے ہیں۔ احادیث کا وہ حصہ جو عورتوں کے مسائل سے تعلق رکھتا ہے زیادہ تر حضرت عائشہؓ ہی کے اقوال و روایات پر مبنی ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ عام دینی مسائل میں بھی ان کو ایک خاص مرتبہ حاصل ہے؛ چنانچہ روایت آتی ہے کہ:

کَانَ الْاَکَابِرُ مِنْ صَحَابَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْجِعُوْنَ اِلٰی قَوْلِھَا یَسْتَفْتُوْنَھَا ”یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابہ بھی حضرت عائشہؓ کے قول کی طرف رجوع کرتے اور ان سے فتویٰ پوچھتے تھے۔“

غرض اصل اور مستقل تجویز آپؐ کی حضرت عائشہؓ سے تھی اور وہی اس منصب عالی کے لائق تھیں۔ باقی رہی حضرت سودہؓ بنت زمعہ کی شادی۔ سو جیسا کہ ہم اُوپر بیان کر چکے ہیں وہ ایک قربانی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی کیونکہ یہ شادی ایک خاص مربیانہ اصول کے ماتحت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دلی محبت اور قلبی توجہ اور حقیقی مہربانی کا ایک بیّن ثبوت ہے جو آپؐ ان مصائب کے زمانہ میں اپنے خدّام اور ان کے پسماندگان کے حال پر فرماتے تھے اور یہ بات حضرت سودہؓ کی ہی شادی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جیسا کہ آگے چل کر اپنے اپنے موقع پر ظاہر ہو جائے گا حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد حضرت عائشہؓ کے نکاح کے سوا جو کہ خود بالذات مقصود تھا باقی جتنے بھی نکاح آپؐ نے کیے وہ سب خاص حالات، خاص ضروریات اور خاص مصالح کے ماتحت کئے گئے، چنانچہ آپؐ کا خواب بھی یہی ظاہر کرتا ہے جس میں آپؐ کو صرف حضرت عائشہؓ کی تصویر دکھائی گئی تھی اور یہ الفاظ کہے گئے تھے کہ ”اب تیری یہ بیوی ہے دنیا اور آخرت میں۔“ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ سے خاص محبت تھی۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے آپؐ سے دریافت کیا ”اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ“ یعنی ”یا رسُول اللہ! لوگوں میں سے آپؐ کو کس سے زیادہ محبت ہے؟“ آپؐ نے فرمایا: ”عائشہ سے“ اس نے پوچھا ”یا رسول اللہ مردوں میں سے کس سے زیادہ ہے؟“ فرمایا: اَبُوْھَا ”عائشہؓ کے باپ سے۔“

حضرت عائشہؓ اور حضرت سودہؓ کا نکاح شوال 10 نبوی میں ہوا تھا اور عام روایات کے مطابق حضرت سودہؓ کے نکاح کی رسم حضرت عائشہؓ کے نکاح سے چند روز پہلے وقوع میں آئی تھی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچاس سال سے اُوپر تھی۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ، صفحہ 175 تا 178، مطبوعہ 2006 قادیان)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(626) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر سیّد غلام غوث صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ 8/اکتوبر 1904ء بعد تین بجے شام جبکہ مقدمہ کرم دین کا فیصلہ سُنایا جانا تھا اوّل کرم دین کو عدالت میں بلایا گیا اور اس کو پچاس روپیہ جرمانہ ہوا اور اسکے بعد ایڈیٹر سراج الاخبار کو بلایا گیا اور اُسے چالیس روپیہ جرمانہ ہوا۔ اس وقت حضرت اقدس قبل اسکے کہ آپ بُلائے جائیں مجھ سے مخاطب ہوکر فرمارہے تھے۔ کہ درمیانی ابتلاء ہیں مگر عدالت عالیہ سے بریت ہے۔ اتنے میں حضور کو بلایا گیا تو مجسٹریٹ نے حضرت اقدس کو پانچ سو روپیہ اور حکیم فضل دین صاحب کو دوصد روپیہ جرمانہ کیا۔ اسی وقت مبلغ ایک ہزار روپیہ کا نوٹ پیش کیا گیا اور باقی تین صد روپیہ واپس لیا گیا۔ اتنے میں چار بج گئے اور خواجہ کمال الدین صاحب نے مجسٹریٹ سے پوچھا کہ اب عدالت برخاست ہوچکی ہے۔ کیا مَیں فیصلہ کے متعلق کچھ بات کرسکتا ہوں (یعنی آزادی کے ساتھ غیر عدالتی رنگ میں اظہارِ خیال کرسکتا ہوں۔ خاکسار مؤلف) مجسٹریٹ نے کہا۔ ہاں۔ تب خواجہ صاحب نے کہا کہ یہ خاک فیصلہ ہے کہ مَیں نے کرم دین کو کذاب ثابت کردیا اور باوجود اس کے حضرت اقدس کو اس بات پر جرمانہ بھی کردیا گیا کہ اس کو کذاب کیوں کہا ہے حالانکہ کذاب کو کذاب کہنا کوئی جُرم نہیں۔ مجسٹریٹ خاموش رہا۔ تب خواجہ صاحب نے کہا کہ سات صد روپیہ ہمارا امانت ہے۔ ابھی تھوڑے عرصہ میں واپس لے لیں گے۔ چنانچہ اپیل میں حضرت صاحب بری قرار دیئے گئے اور وہ روپیہ واپس مل گیا۔ مگر کرم دین کا نام ہمیشہ کیلئے کذّاب درج رجسٹر رہا۔ اور اس کا جرمانہ بھی قائم رہا۔

(627) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی شخص نے جہاد کے بارہ میں عرض کیا کہ مسلمان بادشاہوں نے ہمیشہ دفاعی جنگ تو نہیں کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمانے لگے کہ ہم تو صرف آنحضرتؐ اور خلفائے راشدین کی طرف سے جواب دینے کے ذمہ دار ہیں اَور کسی کے نہیں۔ ان کے جہاد ہمیشہ دفاعی تھے۔ باقی بعد کے مسلمان بادشاہوں کی طرف سے جواب دہی کی ذمہ واری ہم نہیں لے سکتے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ بالکل درست ہے اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی جملہ لڑائیاں دفاعی تھیں۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دفاعی کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہر انفرادی لڑائی آپ نے اس وقت کی جبکہ غنیم فوج لے کر چڑھ آیا۔ اس قسم کا دفاع احمقانہ دفاع ہوتا ہے بلکہ اس کا نام دفاع رکھنا ہی غلط ہے۔ پس دفاع سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی غرض و غایت دشمن کے خلاف اپنے آپ کو محفوظ کرنا تھی۔ یعنی دشمن اسلام کو مٹانا چاہتا تھا اور آپؐ اسلام کو محفوظ کرنے کیلئے میدان میں نکلے تھے اور ہر عقل مند سمجھ سکتا ہے کہ بسا اوقات جنگی تدبیر کے طور پر خود پیش دستی کرکے دشمن کو حملہ سے روکنا بھی دفاع کا حصہ ہوتا ہے۔

(628) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ شکل کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے دو ٹائپ ہیں۔ ایک سلطانی اور دُوسرا فضلی۔ یعنی ایک وہ جو مرزا سلطان احمد صاحب سے مشابہ ہیں اور دوسرے وہ جو مرزا فضل احمد صاحب سے مشابہت رکھتے ہیں۔ سلطانی ٹائپ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب، مبارک احمد مرحوم، امۃ النصیر مرحومہ اور امۃ الحفیظ بیگم شامل ہیں اور فضلی جماعت میں عصمت مرحومہ، شوکت مرحومہ، صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب (یعنی خاکسار مؤلف) اور مبارکہ بیگم شامل ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میر صاحب مکرم کی خود ساختہ اصطلاح کی رُو سے سلطانی ٹائپ سے لمبا کتابی چہرہ مراد ہے۔ اور فضلی ٹائپ سے گول چہرہ مراد ہے۔ نیز ایک الہام جو خاکسار کی پیدائش کے متعلق حضرت صاحب کو ہوا تھا کہ یُدْنِی مِنْکَ الْفَضْلُ (یعنی فضل تیرے قریب کیا جائے گا) اس کے ایک معنی حضرت صاحب نے یہ بھی لکھے ہیں کہ فضل احمد کی شکل سے مشابہت رکھنے والا بچہ پیدا ہوگا نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ مبارک احمد مرحوم کے متعلق مجھے شُبہ ہے کہ وہ بقول میر صاحب سلطانی ٹائپ میں شامل نہیں تھا بلکہ فضلی ٹائپ میں شامل تھا یا شاید بین بین ہوگا۔ **واللہ اعلم**

(629) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ غلیل سے جو پرندے مارے جاتے ہیں ان کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ تکبیر پڑھ کر مارلیا کرو اور فرماتے تھے کہ غلیل اور بندوق کا حکم بھی تیر کی طرح ہے۔ یعنی اگر جانور ذبح سے پہلے ہی مرجائے تو وہ حلال ہے۔ یہ ذکر اس بات پر چلا تھا کہ بھائی عبدالرحیم صاحب اکثر پرندے غلیل سے مار کرلایا کرتے تھے۔ مَیں نے عرض کیا کہ کئی پرندے وہیں ذبح سے پہلے مرجاتے ہیں تو بھائی جی ان کو حرام سمجھ کر چھوڑ آتے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ تکبیر پڑھ کر مارلیا کریں۔ پھر اگر ذبح سے پہلے مر بھی جائیں تو جائز ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی جانور ذبح کرنے سے پہلے مرجاوے یعنی اسکے ذبح کرنے کا موقعہ نہ ملے تو تکبیر پڑھنے کی صورت میں وہ جائز ہے یہ مراد نہیں کہ ذبح کا موقعہ ہو مگر پھر بھی ذبح نہ کیا جائے۔

(630) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے علم میں بذریعہ ریل حسب ذیل جگہوں کا سفر کیا ہے۔

گورداسپور، پٹھانکوٹ، امرتسر، لاہور، سیالکوٹ، جموں، جہلم، دہلی، لدھیانہ، جالندھر، انبالہ چھاؤنی، فیروز پور چھاؤنی، پٹیالہ، ملتان اور علی گڑھ اور حضرت صاحب نے ہوشیار پور کا مشہور سفر بذریعہ سڑک کیا تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب یکّہ پر ڈلہوزی بھی تشریف لے گئے تھے۔ نیز سنّور بھی گئے تھے مگر وہ پٹیالہ کے سفر کا حصہ ہی تھا۔

(631) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ حکیم عبید اللہ صاحب بسمل مرحوم نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ خاکسار (یعنی بسمل صاحب) کا عقیدہ معتزلہ کے قریب قریب تھا۔ گو والدین حنفی مذہب اور نقشبندی مشرب تھے لیکن بعض اساتذہ کی تلقین سے میرا عقیدہ رفض اور اعتزال کی طرف مائل ہوگیا تھا اور ’’ارجح المطالب‘‘ کے چھاپنے پر مجھ کو ناز تھا کہ یکایک میرے مہربان دوست مفتی محمد صادق صاحب سے مجھ کو حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف کتاب ’’سرّ الخلافہ‘‘ عاریتاً ہاتھ آئی۔ اس کتاب کے مطالعہ نے ایک ہی دن میں میرے عقیدے میں انقلابِ عظیم پیدا کردیا۔ رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ کتاب دیکھ رہا تھا۔ نیند کا غلبہ ہو گیا اور سوگیا۔ خواب میں جناب امام حسینؓ کی زیارت ہوئی کہ ایک بلند مقام پر استادہ ہیں اور ایک صاحب سے فرمارہے ہیں کہ مرزا صاحب کو جاکر خبر کردو کہ مَیں آگیا ہوں۔ صبح اُٹھ کر مَیں نے قادیان کا تہیہ کرلیا اور لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسٰے کے ساتھ قادیان آیا۔ رات بٹالہ میں گزاری۔ صبح جب دارالامان پہنچا تو مولوی سیّد عبداللطیف صاحب شہید سے مہمان خانہ میں ملاقات ہوئی۔ ان کا چہرہ دیکھتے ہی وہ رات کے خواب کی شبیہ آنکھوں میں آگئی۔ مگر اللہ رے غفلت! ایک خیال تھا کہ فوراً دل سے اُتر گیا۔ حضرت اقدس علیہ السلام ہنوز برآمد نہ ہوئے تھے کہ مسجد مبارک میں جاکر حضور کی تشریف آوری کا انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں حضرت حکیم الامت (یعنی حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ خاکسار مؤلف) تشریف لے آئے۔ ابھی کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ دروازہ کُھلا اور آفتابِ رسالت بیت الشرف سے برآمد ہوا۔ خاکسار درود پڑھتا ہوا آگے ہوا۔ اور دست بوس حاصل کیا۔ دسترخوان بچھا اور حقائق و معارف کا دریا بہنے لگا۔ عصمت انبیاء کا مسئلہ حضور نے اس وضاحت سے حل فرمایا کہ میرا دل وجد کرنے لگ گیا۔ یہ عجالہ اس کی تفصیل کا متحمل نہیں ہوسکتا کیونکہ بعض علماء کا مذہب ہے کہ انبیاء محفوظ ہوتے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ قبل از بعثت محفوظ ہوتے ہیں اور بعد از بعثت معصوم اور بعض کے نزدیک صغائر سے محفوظ اور کبائر سے معصوم ہوتے ہیں اور بعض کے نزدیک محض تبلیغ وحی میں معصوم اور دیگر کبائر و صغائر میں محفوظ ہوتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کی تقریر اس شرح و بسط کے ساتھ تھی کہ جس کے اعادہ کیلئے وقت کی ضرورت ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اُسکی پوری تفصیل خاکسار شاید ادا بھی نہ کرسکے۔ تناولِ طعام کے بعد حضرت حرم سرائے میں تشریف لے گئے۔ مسجد سے اکثر اصحاب چلے گئے اور ایک گھنٹہ کے بعد حضرت پھر برآمد ہوئے اور مولوی عبدالکریم صاحب کو یاد فرمایا مولوی صاحب کے حاضر ہونے کے بعد ارشاد فرمایا۔ اس وقت یہ شعر الہام ہوا ہے۔

چو دَورِ خسروی آغاز کردند
مُسلماں را مُسلماں باز کردند

خاکسار نے عرض کیا: دَورِ خُسروی ایک صدی کے بعد شروع ہوگا۔ جیسا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے بعد قسطنطین اعظم کے عہد سے شروع ہوا تھا۔ حضرت نے فرمایا: نہیں جلد شروع ہوگا۔ پھر مَیں نے عرض کیا: مسلماں را مسلماں باز کردند کے معنے شاید یہ ہیں کہ غیر احمدیوں کو احمدی بنایا جائے گا۔ فرمایا اس کے معنے اَور ہیں، وقت پر دیکھ لوگے۔

پھر جب ملکانہ میں مسلمانوں کے مرتد گروہ خلیفۂ ثانی کے عہد میں دوبارہ مسلمان ہوئے تو یاد آگیا کہ مصرع الہامی کے معنے درحقیقت مسلمانوں کو جو ارتداد کی بلا میں مبتلاء ہوچکے ہیں، پھر مسلمان کرنے کے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ مَیں نے اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ لیا۔

دوسرے روز مہمانخانہ میں خاکسار ایک نووارد مہمان سے ملا۔ اسکے پاس فارسی دُرّثمین کا مطالعہ کرنے کو بیٹھ گیا۔ کتاب کو کھولتے ہی اس شعر پر نگاہ جا اٹکی۔

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

یہ شعر پڑھ کر سوچ رہا تھا کہ مہمانخانہ کے دروازہ پر نظر پڑی۔ دیکھا کہ مولانا سیّد عبداللطیف صاحب تشریف لارہے ہیں۔ مَیں اُٹھ کر ان سے ملاقات کرنے کو گیا۔ پھر جب سیّد صاحب مذکور کابل میں پہنچ کر شہید ہو گئے تو اس شعر کے معنے خاکسار پر ظاہر ہوئے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی عبید اللہ بسمل جو ابھی چند دن ہوئے قریباً نوے سال کی عمر میں فوت ہوئے ہیں فارسی اور تاریخ کے نہایت کامل استاد تھے۔ حتّٰی کہ مَیں نے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل سے سُنا ہے کہ ان کے متعلق ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ فرماتے تھے کہ مولوی صاحب فارسی کے اتنے بڑے عالم ہیں کہ مجھے رشک ہوتا کہ کاش مجھے یہ علم عربی میں حاصل ہوتا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی صاحب مرحوم شاعر بھی تھے اور بہت زندہ دل تھے۔ شروع شروع میں مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں مدرس بھی رہ چکے ہیں۔ چنانچہ مَیں بھی ان سے پڑھا ہوں۔ اُردو میں بھی نہایت ماہر تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے آمین۔ محررہ 9/اکتوبر 1938ء۔

نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی صاحب کی خواب میں جو یہ ذکر ہے کہ خواب میں امام حسینؓ نے یہ کہا کہ مرزا صاحب سے کہدو کہ مَیں آگیا ہوں اس میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے جو قریب کے زمانہ میں ہونے والی تھی۔ **واللہ اعلم**

(632) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر غلام احمد صاحب۔ آئی.ایم.ایس نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میرے والد شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس سندھ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز کے بعد اندر تشریف لے جارہے تھے تو مَیں نے ایک کپڑا حضرت صاحب کو دیا جو کہ حضرت ام المومنین کیلئے تھا۔ حضور نے میری طرف چنداں توجہ نہ کی اور نہ ہی نظر اُٹھا کر دیکھا کہ کس نے دیا ہے۔ اسکے بعد ایک دن میری والدہ صاحبہ نے مجھ سے ذکر کیا کہ ایک دفعہ حضرت اُمّ المومنین نے ان سے فرمایا کہ ایک دن حضرت صاحب ہنستے ہوئے اندر تشریف لائے اور ایک کپڑا مجھے دے کر فرمایا کہ معلوم ہے یہ کپڑا تمہیں کس نے دیا ہے؟ پھر فرمایا یہ اسی کے بیٹے نے دیا ہے جس نے تمہارے ٹرنک لیکھرام کی تلاشی کے وقت توڑے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ شیخ نیاز محمد صاحب میاں محمد بخش کے لڑکے ہیں۔ جو حضرت صاحب کے زمانہ میں کئی سال تک بٹالہ میں تھانہ دار رہے تھے اور سخت مخالف تھے۔ حضرت صاحب کو اس خیال سے کس قدر رُوحانی سرور حاصل ہوا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح مخالفین کی اولاد کو پکڑ پکڑ کر حضور کے قدموں میں گرارہا ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

خواب میں مَیں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھا، حضور نے خواب میں مجھ سے فرمایا کہ
اٹھو اور جا کے دروازہ کھولو، نیند سے اُٹھ کر مَیں نے دروازہ کھولا تو سامنے میرا بڑا بھائی تھا، اُس نے کہا پولیس نے آج مجھے رہا کر دیا ہے

گیمبیا کے عمر صاحب کی اہلیہ کو رحم کا کینسر تھا، ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ
بیماری لاعلاج ہے اور اولاد کا پیدا ہونا بھی ممکن نہیں بعد میں ڈاکٹر حیران تھے کہ یہ بیماری کیسے ختم ہوگئی جیسے کہ کبھی تھی ہی نہیں

مالدا صوبہ بنگال کے ایک معلم کے گردے خراب ہوگئے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ اب کچھ نہیں ہوسکتا
2005ء میں معلم صاحب نے قادیان اپنی فیملی کے ساتھ آکر مجھ سے دعا کی درخواست کی بعد میں ڈاکٹر حیران تھے کہ ان کے گردے غیر معمولی طور پر ٹھیک ہوگئے ہیں

جیل میں جب آپ لوگ آئے، آپ نے دعا کرائی، دعا کی حکمت بتائی تو مَیں نے دعا کی کہ
اَے اللہ اگر تُو دعائیں سنتا ہے اور اگر یہ لوگ سچے ہیں تو میری مدد کر اور مجھے یہاں سے رہائی دلوا دے

ادارہ ریویو آف ریلیجنز کی طرف سے منعقدہ The God Summit کیلئے دعا کی ضرورت وحکمت اور قبولیت دعا کے نہایت ایمان افروز واقعات پر مشتمل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

ادارہ ریویو آف ریلیجنز نے مورخہ 14 اور 15 رمئی 2022ء بروز ہفتہ واتوار دوسرے کامیاب TheGod Summit کا آن لائن انعقاد کیا۔ اس پروگرام کیلئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ایک خصوصی پیغام ریکارڈ کروایا جسے احبابِ جماعت کے استفادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

تسمیہ پڑھنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ریویو آف ریلیجنز اس سال خدا تعالیٰ کے وجود پہ جو Summit منعقد کر رہے ہیں انہوں نے مجھے بھی کہا کہ میں بھی اس بارے میں کچھ ان سے شیئر کروں، کچھ کہوں۔ اس وقت مَیں دعاؤں کی قبولیت کے بارے میں چند واقعات پیش کر دیتا ہوں لیکن اس سے پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعا کے متعلق پُرحکمت اور معرفت سے پُر باتیں کی ہوئی ہیں ان میں سے چند ایک بیان کرنا چاہتا ہوں جن سے پتہ لگے کہ دعا کیا چیز ہے اور کس طرح کی دعائیں اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے کس حالت میں قبول کرتا ہے مختصراً پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے۔ اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔“ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 198، ایڈیشن 1984ء) یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے حضور دل سے آواز نکلی ہو، چلاہٹ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے اور دعاؤں کو قبولیت بخشتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ”ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب وغریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔“ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 201، ایڈیشن 1984ء)

پھر آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ دعا سے عجیب عجیب کارنامے سرانجام پاتے ہیں لیکن دعا کرنے والے آدابِ دعا سے واقف نہیں جو قبولیت دعا کیلئے ضروری ہیں اور اگر لوگ ان سے واقف ہو جائیں اور دعا صحیح طریقے سے کریں اور اللہ تعالیٰ کے آگے چلائیں اور گڑگڑائیں ضرورت بیان کریں اور حقیقی رنگ میں دعا کے جو لوازمات ہیں ان کو پورا کرنے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا بھی ہے اور اسی سے اپنے وجود کا ثبوت بھی دیتا ہے۔

پھر ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا کہ ”جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔“ اس شرط کے ساتھ کہ دعا کو کمال تک پہنچائے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے فرمایا کہ ”اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے“ جس چیز کیلئے دعا کر رہا ہے اگر وہ مقصد حاصل نہیں بھی ہوتا ”تب بھی کسی اَور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے“ ضروری نہیں ہے کہ جس مقصد کیلئے دعا کر رہا ہے وہ ضرور مقصد پورا ہو جائے اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نہیں بھی مل رہا اور حقیقی دعا ہے جو رنگ دعا کا ہونا چاہیے وہ اس شخص میں پیدا ہو گیا ہے جو دعا کر رہا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس دعا کو اگر اس طرح من وعن پورا نہ بھی کرے لیکن کم از کم سکینت دل کو دے دیتا ہے۔ انسان کی تسلی ہو جاتی ہے اور اس کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے ”اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا۔“ اس کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ میں نامراد ہو گیا، میری دعا قبول نہیں ہوئی یا اللہ تعالیٰ کا مجھے پتہ نہیں لگا اور فرمایا کہ ہرگز نامراد نہیں رہتا“ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے۔“ ایمان میں بھی ترقی کرتا ہے ”اور یقین بڑھتا ہے لیکن“ جو دعا نہیں کرتے ان کے بارے میں فرمایا کہ ”جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا اور اندھا مرتا ہے۔“

فرماتے ہیں کہ ”......جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔“ اگر دعائیں ہوں تو یہ سب چیزیں مل جاتی ہیں جو انسان چاہ رہا ہوتا ہے جو تسلی اور سکون نہ تمہیں کوئی دولت دے سکتی ہے، نہ حکومت کے اختیارات تمہیں وہ سکون اور تسلی دے سکتے ہیں، نہ صحت سے اپنی ذات کیلئے تم وہ سکون پا سکتے ہو لیکن جب دعا کر رہے ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے انتظام کر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ساری چیزیں تمہاری خواہشات میں پوری ہو جاتی ہیں جن کو دنیاوی وسائل پورا نہیں کر سکتے۔ فرمایا کہ ”اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔“ (ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 237)

پھر آپؑ نے ایک جگہ فرمایا کہ یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا اور صرف یہ کہنا کہ مَیں نے دعا کر لی اور جو اسباب ہیں ان کو استعمال نہیں کیا، اپنے عملوں کو ٹھیک نہیں کیا، ان کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق نہیں ڈھالا تو پھر وہ شخص جو ہے ناں اس کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ دعا کرتا ہے۔

اعمال کی بہتری بھی ضروری ہے۔ اسباب کا استعمال بھی ضروری ہے۔

پھر دعا کرو اور اللہ تعالیٰ پھر قبول بھی کرتا ہے جہاں جہاں وسائل ہیں اور جہاں بالکل ہاتھ پیر بندھ جاتے ہیں اور انسان مجبور ہو جاتا ہے وہاں کوئی اسباب استعمال نہیں ہو سکتے لیکن اللہ تعالیٰ انسان کی نیت کو جانتا ہے یہ دیکھ لیتا ہے کہ یہ انسان مخلص ہے، اس کے عمل نیک ہیں اور یہ خالص ہو کر میری طرف آیا ہے تو تب بھی اللہ تعالیٰ دعا قبول کر لیتا ہے۔ فرمایا کہ اگر اعمال تمہارے اچھے نہیں ہیں اور پھر تم دعا کرتے ہو تو پھر تم خدا تعالیٰ کی آزمائش کر رہے ہوتے ہو اور یہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی آزمائش نہ کرو اس لئے فرمایا کہ دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد و اعمال پر نظر کرے۔ یہ دیکھنا چاہیے کہ ہمارے اعمال کیا ہیں ہمارا اعتقاد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ہمیں پورا بھروسہ ہے اور یقین رکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جو ہماری ضرورتوں کو پورا کرے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1 صفحہ 124، ایڈیشن 1984ء)

اب ان باتوں کے ساتھ میں چند واقعات جیسا کہ مَیں نے کہا تھا پیش کرتا ہوں۔

آئیوری کوسٹ کا ایک واقعہ ہمارے معلم نے لکھا۔ ایک مخلص احمدی ہیں وہاں عبداللہ صاحب ان کے بارے میں لکھا کہ میرے بھائی کو اس طرح پولیس پکڑ کر لے گئی ہے اور عدالت نے اس کو نشہ بیچنے کے جرم میں بیس سال قید کی سزا سنا دی۔ کہتے ہیں میں بڑا پریشان تھا کہ میرے بھائی کو اس طرح پولیس پکڑ کے لے گئی ہے۔ مجرم نہیں ہے۔ کہتے ہیں اس پریشانی کی حالت میں انہوں نے مجھے یہاں لندن میں خط لکھا۔ کہتے ہیں خلیفۃ المسیح کو میں نے خط لکھا دعا کیلئے اور خود بھی اپنے بھائی کی رہائی کیلئے دعا شروع کر دی۔ کہتے ہیں لیکن اسکے باوجود رہائی کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی۔ کہتے ہیں ایک دن خواب میں مَیں نے دیکھا، مجھے لکھ رہے ہیں وہ کہ خلیفۃ المسیح کو دیکھا، آپ کو دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ پریشان نہ ہو اور صبر کرو تمہارا بھائی جلدی رہا ہو جائے گا۔ صبح جب میں اٹھا تو مجھے بڑی تسلی تھی اور یقین تھا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ کوئی معجزہ دکھائے گا اور میرا بھائی رہا ہو کے آجائے گا لیکن بھائی نے کیا رہا ہونا تھا الٹا کچھ دن کے بعد ان کی والدہ کی طبیعت خراب ہوگئی۔ ان کو شہر کے بڑے ہسپتال میں لے جانا پڑا اور وہاں انہوں نے داخل کر لیا۔ کہتے ہیں میں بڑا پریشان کہ پہلے ایک مصیبت تھی اب دوسری مشکل بھی آگئی۔ والدہ بیمار ہوگئی ہیں، بڑی کرب کی حالت تھی، بڑی بے بسی کی حالت تھی، بہت پریشان تھا کہ مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔ پھر مَیں نے دعا کی تو کہتے ہیں رات کو سویا تو پھر انہوں نے مجھے خواب میں دیکھا اور میں نے ان کو کہا کہ اٹھو اور جا کے دروازہ کھولو۔ کہتے ہیں میں بیدار ہو گیا۔ ایک دم میں جاگا، آنکھ کھلی میری تو دیکھا

دروازے پر کوئی knock کر رہا تھا۔ جا کے میں نے دروازہ کھولا تو کہتے ہیں وہاں میرا بڑا بھائی موجود تھا۔ اس نے کہا کہ پولیس نے مجھے آج رہا کر دیا ہے اور کہتے ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں کی برکت کا معجزہ ہے اور خلیفہ وقت سے تعلق کا معجزہ ہے۔

اب بینن کا ایک واقعہ ہے۔ تین چار ملکوں کا بیچ میں فاصلہ ہے۔ وہاں اس طرح وسائل اور آپس کے اس طرح لوگوں کے رابطے کوئی نہیں ہیں اور کوئی نہیں ایک دوسرے کو جانتے لیکن اللہ تعالیٰ دعاؤں کے نظارے ہر جگہ دکھاتا ہے۔ ایک نومبائع ہیں وہ کہتے ہیں کہ گاؤں میں سیکنڈری سکول کے امتحان کیلئے صرف تین بچے کوالیفائی ہوئے اور وہ تینوں احمدی تھے اور وہاں گاؤں میں ایسی کوئی پڑھائی بھی نہیں ہوتی کہ جسے کہا جائے کہ آگے جو بورڈ کا امتحان ہوگا اس میں اچھے نمبروں میں پاس ہو جائیں گے بلکہ پاس بھی ہوں گے کہ نہیں۔ تو کہتے ہیں مجھے خط لکھا انہوں نے کہ دعا کریں کہ اس طرح گاؤں کی پڑھائی کا ایسا انتظام نہیں ہے اور ہم نومبائع بھی ہیں اور سارے گاؤں کے سکول میں سے صرف تین بچے سلیکٹ (select) ہوئے ہیں باقی سب کو رجیکٹ (reject) کر دیا گیا ہے، ہم اچھے نمبروں میں پاس ہو جائیں۔ اچھے نمبروں میں کیا صرف پاس ہی ہو جائیں تو بڑی غنیمت ہے۔ تو اس پہ میں نے ان کو بچوں کی کامیابی کیلئے دعا کا جواب دیا تو کہتے ہیں جب یہ خط ہمیں ملا تو ہمیں یقین ہو گیا کہ اب ہمارے بچے اور میرے بچوں کو بھی یقین ہو گیا کہ ضرور اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور ہم تینوں بچے پاس ہو جائیں گے۔ چنانچہ جب بورڈ کا رزلٹ آیا تو نہ صرف پاس ہوئے ہوئے تھے بلکہ بڑے اچھے نمبروں میں پاس ہوئے ہوئے تھے۔ تو کہتے ہیں اس کے بعد سے اللہ تعالیٰ پہ ہمارا یقین اور ایمان اور بڑھ گیا۔

پھر اسی طرح ایک اَور واقعہ گیمبیا کا لکھا ہے۔ یہاں بھی کہتے ہیں ایک دوست ہیں عمر صاحب انہوں نے 2017ء میں فیملی کے ساتھ بیعت کی تھی۔ ان کی بیوی کو یوٹرس (uterus) کا کینسر، رحم کا کینسر تھا۔ سات سال قبل بچے کی پیدائش ہوئی تھی اور اس کے بعد کینسر ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ اس کا کوئی علاج نہیں اور تمہارے اولاد پیدا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ ان کی بیوی اس وجہ سے بڑی پریشان رہتی تھی۔ ایک بیماری بھی ہے اولاد بھی نہیں اور ہو سکتی۔ زندگی موت کا سوال ہے۔ پتہ نہیں کتنی زندگی رہتی ہے کہ نہیں۔ چھوٹا بچہ ہے اس کی بھی خوشیاں دیکھیں گی کہ نہیں۔ بہرحال بیعت کرنے کے بعد کہتے ہیں ان کی بیوی نے ایک لیف لیٹ لیا اس پر تصویر میری تھی۔ کہتی ہیں وہ تصویر دیکھ کر پتہ نہیں میرے دل میں خیال پیدا ہوا اور سکون پیدا ہوا تو میں دعا بھی کرتی رہی اور اللہ تعالیٰ سے مزید تسکین کی دعا مانگتی رہی۔ پھر انہوں نے مجھے خط لکھا اور اپنی دعا کی درخواست کے ساتھ بیماری اور اولاد کی خواہش کا بھی ذکر کیا۔ اللہ کا فضل ایسا ہوا کہ کچھ دیر کے بعد وہ حاملہ ہو گئیں اور جب ڈاکٹروں اور نرسوں نے چیک کیا تو حیران تھے۔ وہ ان کو کہہ رہے تھے کہ ہم نے تو جواب دے دیا تھا اور یہ میڈیکلی ممکن نہیں تھا کہ اب اس عورت کا بچہ پیدا ہو۔ پھر جب انہوں نے pregnancy ٹیسٹ کے بعد دوبارہ کینسر کا ٹیسٹ کیا اور دیکھا تو وہ بھی بالکل نیگیٹو (negative) آیا۔ اس پر ڈاکٹر بڑے حیران تھے۔ ڈاکٹر نے اس نومبائع خاتون سے پوچھا تم نے کون سی دوائی استعمال کی ہے کہ جس سے یہ کینسر بھی ختم ہو گیا اور تمہاری یہ مشکل اور اس طرح کی تکلیف دور ہو گئی جس پر میڈیکلی تو ہمیں یقین تھا کہ نہیں ہو سکتی۔ کہنے لگی میں نے کوئی دوا نہیں استعمال کی۔ مَیں نے تو خلیفہ وقت کو دعا کیلئے لکھا تھا اور خود بھی دعا کر رہی تھی اور یہ دعا کی برکتیں ہیں اور یہی میرا علاج ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے فضل فرمایا ہے۔

ایک اَور کبابیر کی خاتون ہیں۔ کہتی ہیں چھ دفعہ میرے حمل ضائع ہوا اور ڈاکٹروں نے میری حالت کو غیر معمولی قرار دے دیا۔ بچے کی کوئی امید نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس دوران میں ان کے خاوند یہاں لندن آئے۔ یہاں میرے سے ان کی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ساری حالت بتائی۔ دعا کی درخواست کی۔ اس وقت مَیں نے انہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ آپ کے ان شاء اللہ تعالیٰ حمل ٹھہر جائے گا، بچہ بھی پیدا ہو جائے گا۔ چنانچہ اسکے کچھ عرصہ بعد حمل ٹھہر گیا اور ایک بچی اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کی اور پھر یہیں اللہ تعالیٰ کے فضل ختم نہیں ہوئے بلکہ بیٹی کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک بیٹے سے بھی نوازا ہے۔

پھر مالدا صوبہ بنگال انڈیا کے ایک معلم صاحب ہیں ان کے گردے خراب ہو گئے۔ یہ 2005ء کی بات ہے اور ڈاکٹروں نے علاج کرنے کی کوشش کی۔ کوئی صورت پیدا نہیں ہو رہی تھی۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ 2005ء میں جب مَیں قادیان گیا ہوں تو وہاں ان کی فیملی نے ملاقات تھی انہوں نے اپنی بیماری کا ذکر کیا۔ معلم صاحب نے دعا کی درخواست کی اور اس کے کچھ عرصہ کے بعد وہ دوبارہ چیک اپ کرانے ہسپتال گئے تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کہ گردے غیر معمولی طور پر ٹھیک ہو گئے ہیں اور اللہ کے فضل سے اس کے بعد وہ بالکل صحت یاب ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے دعا کے بارے میں کہ

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے (کلامِ محمود)

پھر فرانس کے رہنے والے ایک صاحب ہیں۔ کہتے ہیں میں جس علاقے میں رہتا ہوں وہاں کوئی احمدی نہیں تھا۔ 2016ء میں انہوں نے بیعت کی تو کہتے ہیں بچپن میں آٹھ یا نو سال کی عمر میں ایک کتاب پڑھی تھی جس کا نام ''مسیح الدجال'' تھا۔ اس کتاب میں تین گروہوں کا ذکر تھا، ایک فلاح پانے والے دوسرے بزدل اور تیسرے شہداء۔ اس وقت مَیں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے فلاح پانے والے گروہ میں شامل کرنا۔ کچھ عرصہ بعد یہ ہجرت کر کے کسی عرب ملک سے فرانس آ گئے۔ کہتے ہیں یہاں ایک ٹی وی چینل نظر آیا، اس کی وجہ سے جماعت سے متعارف ہوا۔ ایم.ٹی.اے کو دیکھا انہوں نے اور پھر اس کو دیکھتے رہے اور جماعت کی صداقت کے قائل ہو گئے لیکن بیعت نہیں کی۔ تو کہتے ہیں کسی وجہ سے میرے ہاں اولاد نہیں تھی تو ایم.ٹی.اے پہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو دعائیں آتی تھیں وہ مَیں نے سننی شروع کیں اور ساتھ پڑھتا بھی تھا۔ اپنے لیے دعا بھی کرتا تھا تو ان دعاؤں کی برکت سے خدا تعالیٰ نے کچھ ہی عرصہ بعد مجھے اولاد سے نوازا۔ حالانکہ اس سے قبل ڈاکٹر کہہ چکے تھے کہ میرے ہاں کوئی اولاد نہیں ہو سکتی۔ یہ بھی کہتے ہیں میرے لیے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان اللہ تعالیٰ نے مجھے اس طرح دعا قبول کر کے دکھایا۔

پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک خادم تھے کام کے نہ ملنے کی وجہ سے بڑے پریشان تھے اور ایک دن بہت پریشانی کے عالم میں آئے اور بہت رونے لگ گئے اور رونا اس بات پہ تھا کہ میں چندہ نہیں ادا کر سکتا۔ خیر مبلغ کہتے ہیں میں نے ان کو کہا کہ آپ خلیفۃ المسیح کو باقاعدگی سے خط لکھا کریں، دعا کیلئے کہیں تو کچھ عرصہ کے بعد یہ آئے اور کہاں تو یہ حالت تھی کہ چندہ نہیں ادا کر سکتے تھے کہاں آتے ہی کہنے لگے کہ مجھے وصیت فارم دیں میں نے وصیت کرنی ہے۔ مَیں نے کہا تم وصیت کس طرح کرو گے تمہاری تو آمد کوئی نہیں۔ انہوں نے کہا نہیں اب اللہ نے دعاؤں کو قبول کیا ہے اور مجھے مستقل ایک نوکری چالیس ہزار فرانک سیفا کی مل گئی ہے اور اس پر میں اب وصیت کروں گا اور یہ دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اس لیے میرے لیے ضروری ہے کہ وصیت کروں اور بڑی باقاعدگی سے بڑے اخلاص سے اب باقاعدہ چندہ دینے والے ہیں۔ ایمان اور یقین میں بڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ پر ان کو پہلے سے بڑھ کر ایمان ہو گیا ہے۔

پھر ایک کونگو کنشاسا کے آدمی ہیں۔ وہاں کے مبلغ نے لکھا کہ ہم نے وہاں پروگرام کے تحت قیدیوں میں کھانا تقسیم کیا۔ قیدیوں کو اسلام کی تعلیمات کے بارے میں بتایا۔ کہتے ہیں چند دن کے بعد اس پروگرام کے ایک دوست مشن ہاؤس میں آئے اور کہنے لگے میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب ان سے پوچھا گیا کیوں بیعت کیوں کرنا چاہتے ہیں، کیا ہوا ہے، کہاں سے آئے ہیں، آپ کا کیا تعارف ہے؟ وہ کہنے لگے کہ جس جیل میں آپ آئے تھے میں بھی اس جیل میں قید تھا۔ میں بے قصور تھا اور بے قصور جیل میں ڈالا گیا تھا۔ جرم میرے ایک ساتھی نے کیا تھا اور وہ دوڑ گیا اور مجھے انہوں نے پکڑ کر جیل میں ڈال دیا۔ کہتے ہیں جیل میں جب آپ لوگ آئے اور پروگرام کے بعد آپ نے دعا کرائی۔ دعا کے بارے میں حکمت بتائی اور پھر دعا بھی کرائی۔ کہتے ہیں میں بھی شامل تھا تو میں نے وہاں دعا کی کہ اے اللہ! اگر تُو دعائیں سنتا ہے اور اگر یہ لوگ سچے ہیں تو میری مدد کر اور مجھے یہاں سے رہائی دلوا دے۔ تجھے پتہ ہے کہ مَیں بے قصور ہوں۔ تو کہتے ہیں مَیں نے دل میں سوچا ہوا تھا کہ اگر یہ جماعت سچی ہے تو اللہ تعالیٰ میری دعا ضرور قبول کر لے گا۔ اس دعا کو کرتے کرتے یہ بات میرے دل میں گڑ گئی کہ اگر جماعت سچی ہے تو میری دعا بھی آج قبول ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ غیب سے رہائی کے سامان بھی پیدا کر دے گا۔ کہتے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہو گیا۔ وہ میرا ساتھی جو جرم کر کے فرار ہو گیا تھا وہ اچانک خود بخود نہ صرف واپس آ گیا بلکہ جیل میں آ کے سب کے سامنے میری بے گناہی کا اعلان کر دیا اور خود کو گرفتاری کے لیے پیش کر دیا۔ انہوں نے کہا یہ گناہ گار نہیں مَیں اصل مجرم ہوں۔ تو اس وجہ سے مَیں آج رہا ہو کے سیدھا مشن ہاؤس آ گیا ہوں اور جماعت کا جب اسے مزید تعارف کروایا گیا تو کہنے لگا میرے لیے اللہ تعالیٰ نے خود اس جماعت کی سچائی کا ثبوت دے دیا ہے اور اپنے وجود کا بھی ثبوت دے دیا ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کا بھی ثبوت دے دیا ہے اور اسی وقت بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

(درثمین اردو، صفحہ 158)

اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے نشانات دکھاتا ہے اور یہ سینکڑوں ہزاروں واقعات ہر سال آتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک مَیں نے بیان کیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان اور ایقان میں بھی مضبوط کرے اور دعائیں کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول بھی فرمائے اور اللہ تعالیٰ یہ Summit جس نیت سے منعقد کیا جا رہا ہے اس کو اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے اور لوگوں کیلئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30 مئی 2022)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

محمدؐ عربی کی ہو آل میں برکت ۞ ہو اسکے حسن میں برکت جمال میں برکت
ہو اسکی قدر میں برکت کمال میں برکت ۞ ہو اسکی شان میں برکت جلال میں برکت

طالب دعا: رحیمت بی بی صاحب (مکرم شجاعت علی کان صاحب مرحوم اینڈ فیملی) دار الفضل، کیرنگ صوبہ اڈیشہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یار و مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار ۞ رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مر گئے
آئے بھی اور آ کے چلے بھی گئے وہ آہ! ۞ ایامِ سعد اُن کے بسرعت گذر گئے

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَلَا دِمَآؤُہَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ

ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے

خلاصہ خطبہ عید الاضحیہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 / جولائی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورۃ الحج آیت 38 کی تلاوت فرمائی۔

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَلَا دِمَآؤُہَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ ؕ کَذٰلِکَ سَخَّرَہَا لَکُمۡ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ہَدٰىکُمۡ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُحۡسِنِیۡنَ

ترجمہ: ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اسی طرح اس نے تمہارے لئے انہیں مسخر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

حضور انور نے فرمایا: آج عید قربان ہے جسے ہم عید الاضحیٰ بھی کہتے ہیں۔ اس عید پر مسلمان بڑے ذوق شوق سے قربانیاں کرتے ہیں۔ بکروں بھیڑوں گائے اونٹ کی قربانیاں کی جاتی ہیں۔ ہزاروں لاکھوں جانور اس عید کے موقع پر مسلمان دنیا میں ذبح ہوتے ہیں۔

فرمایا: یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ صرف تمہارے بڑے اور مہنگے جانوروں کی قربانیاں خدا تعالیٰ قبول نہیں کرتا اگر تقویٰ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے گوشت اور خون کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تو ان حاجتوں سے پاک ہے۔ پس ہمیں ان باتوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمیں قربانی سے روکا گیا یا مولوی یا حکومتی کارندے ہمارے جانور اٹھا کر لے گئے۔ بعض جگہ تو ذبح کئے ہوئے جانوروں کا گوشت اٹھا کر لے گئے اور کہتے ہیں یہ تمہارے لئے حرام ہے اور ان کے ہاں جا کر یہ گوشت حلال ہو جاتا ہے۔ بہرحال اگر ہم نے تقویٰ پر چلتے ہوئے اس قربانی کا ارادہ کیا اور قربانی کی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ہاں مقبول ہے اور اگر یہ تقویٰ سے خالی قربانی ہے تو پھر بے فائدہ ایک جانور کا ذبح کرنا ہے۔

پس ہمارا کام ہے کہ ہم اپنے ہر عمل میں تقویٰ کو سامنے رکھیں۔ ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مہدی معہود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے قرآن وسنت کی روشنی میں ہمیں تقویٰ کی حقیقت سمجھائی۔ ہمیں اس بات پر پریشان یا افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمیں قربانی کا موقع نہیں ملا۔ اگر ہم زمانے کے امام کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرتے رہیں گے اور تقویٰ پر قائم رہیں گے تو ہماری قربانیوں کے ارادے جو نیک نیتی سے کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں گے انشاء اللہ۔

ظاہری اعمال تقویٰ کے بغیر کچھ چیز نہیں۔ حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ماننے والوں میں کس قسم کا تقویٰ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم یہ پیدا کر لیں تو ہم خوش قسمت ہیں ورنہ اگر ہماری قربانی ہو بھی جاتی ہے اور وہ تقویٰ کے بغیر ہے اور اس سوچ کے ساتھ نہیں کہ ہم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانی کر رہے ہیں تو پھر یہ قربانی بے فائدہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کیلئے نمونے قائم کئے ہیں۔ چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جائے۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کیلئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَلَا دِمَآؤُہَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے مگر تمہارا تقویٰ اس کو پہنچتا ہے۔ یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسا تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جبکہ تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو وہ ابھی ناقص ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا۔ جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنے ہاتھ تک سکھا دیتے ہیں۔ لیکن یہ تکالیف ان کو کوئی نور نہیں بخشتیں۔ کوئی روحانیت میں ترقی نہیں ہوتی اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان ان کو ملتا ہے بلکہ اندرونی حالت ان کی خراب ہوتی ہے۔ وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جس کو اندر سے کم تعلق ہوتا ہے اور کوئی اثر ان کی روحانیت پر نہیں پڑتا۔ اسی لئے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَلَا دِمَآؤُہَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ حقیقت میں خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ مغز چاہتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہماری جماعت کیلئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسا ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کیے گئے۔ جیسے چنگیز خان اور ہلاکو خان نے مسلمانوں کو تباہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے۔ اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ زبان لا الٰہ الا اللہ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رو بہ دنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ ہم نے جب مسیح موعود کو ماننے کا اعلان کیا ہے اور یہ عہد کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے تو پھر ہمیں ہر وقت اپنے دل کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ ہر موقع پر ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں اور پھر ہمارے عمل اس کی پیروی کر رہے ہیں؟ پھر اس بات کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ متقی کی علامات کیا ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ وطہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کیلئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کیلئے ایسی روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اسکے علم وگمان میں نہ ہوں یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکان دار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغ گوئی کے سوا اس کا کام نہیں چل سکتا۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو پھر خدا تعالیٰ نے بھی اسے چھوڑ دیا۔ تم اللہ کو چھوڑو گے اللہ تمہیں چھوڑ دے گا اور جب رحمان چھوڑ دے تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔ حضور انور نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ متقی کو کبھی بے سہارا نہیں چھوڑتا۔ اگر اس بات کو ہم سمجھ جائیں تو ہم بھی اپنی دنیا وعاقبت سنوارنے والے بن جائیں گے۔

متقی کون ہیں؟ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جس میں تقویٰ ہوگا اللہ تعالیٰ اس کا ہو جائے گا۔

اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی شکر گزاری کیلئے تقویٰ شرط ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کا پاس بھی رکھتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

تمہارا اصل شکر تقویٰ وطہارت ہی ہے۔ مسلمان پوچھنے پر الحمد للہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: چاہئے کہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت سے ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: پس آج اس عید پر ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم نے اس معیار کے مطابق اپنے آپ کو لانا ہے اور اسکے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہمارا ہر قول وفعل اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو۔ اگر ہم اس پر عمل کرنے کا عہد کرتے ہیں اور اس کیلئے کوشش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ضرور ہمیں وہ کچھ عطا فرمائے جس کا اس نے تقویٰ پر چلنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے اور مخالفین کی مخالفتیں ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اور ہمارے لئے کوئی افسوس کی بات نہیں ہوگی کہ ہمیں جانوروں کی قربانی سے روکا گیا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں تو پھر قربانی کر کے بھی ہمارے لئے کوئی حقیقی خوشی کا مقام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اسکے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب ہم دعا بھی کریں گے۔ دعا میں اسیران راہ مولیٰ کو خاص طور پر یاد رکھیں جو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں اور قربانیاں بھی دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ پھر ان لوگوں کو بھی یاد رکھیں جو مختلف تکلیفوں سے اپنے دین اور ایمان کی وجہ سے گزر رہے ہیں۔ احمدی ہونے کی وجہ سے ان کے کاروباروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پاکستان میں عموماً افراد جماعت پر تنگی اور ظلم وارد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان کے حق دار ہونے کے باوجود انہیں ملازمتوں سے نکالا جاتا ہے اسی طرح تمام مظلوموں اور محروموں کیلئے بھی دعا کریں۔ بنی نوع انسان کیلئے دعا کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ سکیں۔ دنیا جس تباہی کی طرف جا رہی ہے اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے کہ اس تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچ سکیں اور اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں اور اپنی حالتوں کو بدلنے والے ہوں ورنہ ایک بہت بڑی تباہی منہ پھاڑے کھڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کیلئے یہ عید ہر لحاظ سے بہت بابرکت اور مبارک فرمائے۔

......☆......☆......☆......

✿ کم ازکم پانچ وقت کی نماز تو ضرور پڑھیں اور جن کو موقع ملتا ہے وہ باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کریں

✿ قرآن کریم پڑھنے کی، تلاوت کی عادت ڈالیں، جائزہ لیں کہ نمازوں اور قرآن کی طرف توجہ دے رہے ہیں کہ نہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس پر مشتمل درس وغیرہ کا انتظام ہو ✿ پورے ملک میں وسیع پیمانے پر درخت لگانے کی مہم شروع کریں ✿ سائیکل استعمال کرکے اپنے ماحول کو صاف بنانے میں بھی کردار ادا کریں ✿ دین کو ترجیح دیتے ہوئے جو رشتے ہوں گے وہ پھر کامیاب بھی ہوں گے، جو دنیاداری کو سامنے رکھتے ہوئے ہونگے ان میں پھر دراڑیں بھی پڑتی ہیں ✿ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاؤ اور ان کو اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے سکھاؤ

اراکین نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ آسٹریلیا کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح و ہدایات

6؍مارچ 2021ء کو نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ آسٹریلیا اور ریجنل قائدین کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائن ملاقات کا شرف نصیب ہوا۔ حضور انور اس ملاقات میں اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے رونق افروز ہوئے جبکہ ممبران مجلس عاملہ نے خلافت ہال، مسجد بیت الہدیٰ سڈنی، آسٹریلیا سے شرکت کی۔ 65 منٹ دورانیہ کی اس ملاقات میں جملہ ممبران عاملہ نے اپنے شعبہ جات کے حوالہ سے مساعی کی رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں حضور انور سے سوالات کرکے راہنمائی اور ہدایات حاصل کیں۔

ملاقات کے آغاز میں حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کووِڈ کی کیا صورت حال ہے اور حاضرین نے ماسک کیوں نہیں پہنے ہوئے۔ اس پر ایک دوست نے بتایا کہ حضور آسٹریلیا میں کووِڈ کافی حد تک قابو میں آچکا ہے اور کافی نرمیاں ہو چکی ہیں۔ اگلے دو دن میں مزید پابندیاں ختم کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ اس لیے ماسک نہیں پہنے ہوئے۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

دورانِ ملاقات حضور انور نے مجلس انصار اللہ کے ممبران کی پنجوقتہ نماز کی ادائیگی پر زور دیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ انصار کو تو اپنی عاقبت کی فکر ہونی چاہیے یہاں تو hundred percent نماز پڑھنے والے ہونے چاہئیں۔ انصار کیا کہتے ہیں، انصار کی عمر بڑھ رہی ہے تو ان کو تو اور زیادہ فکرمند ہونا چاہیے۔ کسی شاعر نے کہا تھا

وقت کا پنچھی اڑتا جائے، عمر کا سایہ گھٹتا جائے

اس لیے اگر اس کو سوچیں تو فکر ہونی چاہیے۔ اس لیے اپنے انصار کو کہیں کہ کم ازکم پانچ وقت کی نماز تو ضرور پڑھیں اور جن کو موقع ملتا ہے وہ باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ان کا نماز سنٹر یا مسجد دور ہے تو پھر اپنے گھروں میں نماز باجماعت کا اہتمام کریں۔ کم ازکم ان کے بیوی بچے نماز پڑھیں گے تو نئی نسل کو بھی آگے عادت پڑے گی پانچ وقت اور باجماعت نماز پڑھنے کی اور نماز کی اہمیت پیدا ہوگی۔ اس بارے میں خاص پروگرام بنائیں۔ اسی طرح قرآن کریم کی پڑھنے کی، تلاوت کی عادت ڈالیں اور انصار کی یہ بھی ڈیوٹی لگائیں کہ وہ اپنے گھروں میں بھی جائزہ لیں کہ ان کے بچے بھی نمازوں اور قرآن کی طرف توجہ دے رہے ہیں کہ نہیں۔ یہ بھی انصار کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح کوئی نہ کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس پر مشتمل درس وغیرہ کا انتظام اگر گھروں میں ہوجائے تو تربیت کا پہلو ہو جائے گا۔ جس طرح ہم دور جارہے ہیں، زمانہ دور جارہا ہے انصار کی ذمہ داریاں اَور زیادہ بڑھ رہی ہیں کہ اپنے بچوں کی تربیت کریں تاکہ نئی نسلوں کو سنبھال سکیں۔ اگر انصار اللہ نے اب نئی نسلوں کو نہ سنبھالا تو پھر کچھ سالوں کے بعد بڑی مشکل پیش آئے گی۔ ان ملکوں میں رہ کے تو پھر سارے بالکل ہی دنیادار ہوجائیں گے۔

دورانِ ملاقات حضور انور نے قرآن کریم کی تلاوت کے حوالہ سے پھر زور دیا اور دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے سو فیصد انصار قرآن کریم پڑھنا جانتے ہیں۔ جس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ تین فیصد نہیں جانتے۔ حضور انور نے فرمایا:

ان کیلئے انتظام کریں، کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کئی بوڑھے بوڑھے انصار بھی شوق سے پڑھتے ہیں۔ ابھی کل ہی میں نے ذکر کیا تھا، ایک حافظ صاحب گھانین (Ghanian) جو فوت ہوئے تھے Boateng صاحب، 48 سال کی عمر میں انہوں نے دوبارہ قاعدہ اور قرآن پڑھا تاکہ ان کا تلفظ درست ہوجائے۔ تو اس میں شرم کی کوئی بات نہیں۔ اللہ کا کلام ہے، سیکھنے میں کیا حرج ہے۔ کوشش اگر صحیح طرح کی جائے تو کامیابی بھی ہوجاتی ہے۔ صرف 'کوشش کریں گے' نہ کہیں۔

حضور انور نے سیکرٹری وقار عمل کو ہدایات دیں کہ وہ پورے ملک میں وسیع پیمانے پر درخت لگانے کی مہم شروع کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حالیہ حالات کے پیش نظر جب جنگلوں میں لگنے والی آگ نے بہت سے جنگل ختم کردیے ہیں، درخت لگانے کی اہمیت اَور بھی بڑھ گئی ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے صفِ دوم کے انصار اللہ کی ورزشی رپورٹ کے حوالہ سے استفسار فرمایا کہ کتنے انصار سائیکل استعمال کرتے ہیں۔ اس پر ایک دوست نے بتایا کہ حضور 97 انصار سائیکل چلاتے ہیں، جن میں سے 32 انصار صف دوم کے ہیں جبکہ 65 صف اول کے انصار ہیں۔ اور وہ باقاعدہ سائیکل چلاتے ہیں، صرف رکھے ہوئے نہیں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ دوسرے انصار کو بھی سائیکل چلانے کی طرف توجہ دلائیں۔ کم ازکم قریبی فاصلوں کیلئے سائیکل چلایا کریں۔ یوں سائیکل استعمال کرکے اپنے ماحول کو صاف بنانے میں بھی کردار ادا کریں۔

ایک دوست نے عائلی مسائل کے حوالہ سے استفسار کیا کہ طلاق کی شرح میں اضافہ ہورہا ہے۔ اس سلسلہ میں انصار اللہ کو کیا کردار ادا کرنا چاہیے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ دنیا داری زیادہ آگئی ہے، صبر اور حوصلہ کم ہوگیا ہے، دونوں طرف کی غلطیاں ہوتی ہیں۔ لڑکی کی بھی، لڑکے کی بھی۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد تو کرتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس بات کو یاد نہیں رکھتے کہ جب تم رشتے کرو تو یہ جائزہ لو کہ دین کو ہم نے ترجیح دینی ہے بجائے دنیاوی دوسری چیزوں کے، دنیا کے یا حسن کے یا دولت کے۔ تو اگر ان چیزوں کو مدنظر رکھیں تو مسائل کم پیدا ہوں گے۔ یہ مادیت کا اثر ہمارے احمدی معاشرے پر بھی ہورہا ہے۔ اس لیے اصلاحی کمیٹی کو اور سیکرٹریان تربیت کو جماعتی طور پر، سیکرٹری تربیت لجنہ کو، مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ کو، قائد تربیت انصار اللہ کو، ان سب کو مل کر اپنے اپنے ماحول میں تربیت کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ اس طرف توجہ دلانی چاہیے کہ ہم ایک عہد کرتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اسکے باوجود ہم اس عہد پر عمل نہیں کرتے اور توڑ دیتے ہیں اور پھر یہی دنیاوی خواہشات ہی بڑھتی ہیں، صبر اور حوصلہ لڑکیوں میں بھی کم ہوگیا ہے اور لڑکوں میں بھی۔ یہ بھی میں نے دیکھا ہے۔ اس لیے یہ الزام جو دیا جاتا ہے اسلام کو کہ arrange marriage کی وجہ سے ہمارے رشتے صحیح طرح match نہیں ملائے گئے، اس لیے ہمارے رشتے ٹوٹ گئے، یہ بھی غلط ہے۔ دنیا میں مجموعی طور پر یہی رجحان پیدا ہورہا ہے اور دنیاداری کا (رجحان) کیونکہ ہمارے معاشرے میں (بھی) آرہا ہے اس لیے ہمیں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔

ایک بات یہ ہے کہ رشتے ہوئے اور ٹوٹ گئے، دوسری بات یہ ہے کہ لڑکیوں کو اچھے رشتے نہیں ملتے، عائلی مسائل ہیں۔ اگر لڑکوں کی تربیت صحیح کریں، انصار بھی اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں، خدام اپنے بھائیوں کی صحیح تربیت کریں اور ان کو بتائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو اور (دین) کو دیکھو اور لجنہ صحیح تربیت کرے اور لڑکی دین پر قائم رہنے والی ہو تو جو دین کو ترجیح دیتے ہوئے ہونے والے رشتے ہوں گے وہ پھر کامیاب بھی ہوں گے۔ اور ہوتے ہیں۔ جو دنیاداری کو سامنے رکھتے ہوئے کرتے ہیں ان میں پھر دراڑیں بھی پڑتی ہیں۔ یہ ایک لمبا اور مستقل process ہے، تمام تربیتی اور اصلاحی شعبوں کا۔ اس پر کوشش کرتے رہیں۔ اور اسی طرح انصار اپنے گھروں میں کوشش کرتے رہیں۔ صرف جماعتی نظام پر ہی نہ چھوڑیں کہ جماعتی نظام ہی یہ کرے بلکہ انصار کی تربیت کیا کریں کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کیا کریں۔ دعا کرکے رشتے کرنے چاہئیں، ہاں اسکے بعد بعض اوقات مسائل پیدا ہوتے ہیں لیکن وہ اکا دکا ہوتے ہیں۔ عمومی طور پر اگر ہم صحیح کوشش کریں تو یہ مسائل کم ہوسکتے ہیں۔

پھر ایک دوست نے سوال کیا کہ پیارے حضور کیا وجہ ہے کہ عذاب آنے کے باوجود دنیا کی توجہ امام الزمان کی طرف مبذول نہیں ہورہی جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔

اسکے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ تم اس طرف توجہ نہیں کرو گے تو عذاب بڑھتے رہیں گے اور تباہ ہوجاؤ گے اور آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ تم ضرور اسلام کو اور احمدیت کو مانو۔ ٹالنے کیلئے اگر اللہ تعالیٰ کا حق اور بندوں کے حق ادا کرنے شروع کردو اور جو لغویات اور فضولیات اور گناہ ہیں ان سے بچنا شروع کردو تو تب بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت حرکت میں آئے گی اور تم لوگ عذابوں سے بچ جاؤ گے۔ تو دنیا اس وقت مادیت میں ڈوبی ہوئی ہے وہ realise ہی نہیں کرتی کہ یہ سب کچھ کس وجہ سے ہورہا ہے۔ باوجود اس کے ہم تنبیہ بھی کرتے رہتے ہیں اور پچھلے دنوں میں مَیں نے سربراہان کو بھی خط لکھے تھے ان کو بھی یہی بتایا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے کہ اگر توجہ نہیں کرتے تو پھر اللہ تعالیٰ کی آفات بھی آتی ہیں۔ اب بھی دیکھ لیں جب یہ کووِڈ آیا یا کوئی بھی سونامی یا طوفان یا زلزلہ آتا ہے تو توجہ پیدا ہوتی ہے۔ تھوڑے عرصہ کیلئے اللہ اللہ کرتے ہیں۔ جو اپنے مذہب کے مطابق کوئی اللہ اللہ کرتا ہے، کوئی رام رام کرتے ہے کوئی اپنا دوسرا طریقہ اختیار کرتا ہے لیکن اصلاح کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ حقوق ادا کرسکیں ایک دوسرے کے بھی اور اللہ کا بھی۔ لیکن جب وہ ٹل جاتی ہے تو بات پھر واپس وہیں چلی جاتی ہے۔ آخر، ultimately یہی ہوگا اگر نہیں مانیں گے اور نہیں سمجھیں گے تو پھر تباہ و برباد ہوجائیں گے۔ پہلی قومیں بھی تباہ ہوتی رہی ہیں اب بھی تباہ ہورہی ہیں۔ آہستہ آہستہ اسی طرح مٹتی جائیں گی اور جو نیک لوگ ہوں گے وہ اپنی اصلاح کرتے چلے جائیں گے۔ تو بہرحال ہمارا کام یہ ہے کہ تنبیہ کرنا، پیغام کو پہنچانا، تبلیغ کرنا، ہر ایک تک پہنچنا، باقی ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہم اپنا کام سنجیدگی سے کرتے رہیں تو یہی ہمارے فرض پورے ہوجاتے ہیں اور پھر دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دے اور قومیں جو ہیں بربادی اور تباہی سے بچ جائیں۔ یہ ہمارا کام ہے اور یہی ہم نے کرتے چلے جانا ہے جب تک کہ دنیا قائم ہے۔ ہم نے ٹھیکہ نہیں لیا ہوا دنیا کی اصلاح کا۔ ہاں ہمیں جو ٹھیکہ ملا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاؤ اور ان کو اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے سکھاؤ اور ان کی طرف توجہ دلاؤ اور پھر ساتھ دعا بھی کرو۔ اس فرض کو اگر ہم پورا کررہے ہیں حقیقت میں پورا کررہے ہیں اور سنجیدگی سے پورا کررہے ہیں تو ٹھیک ہے ہم بری الذمہ ہوجاتے ہیں باقی اللہ تعالیٰ کا معاملہ اور ان کے بندوں کا معاملہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 27؍اگست 2021)

2012ء اور 2013ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

اس وقت تک دنیا کے 204 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے، اس سال دو نئے ممالک Costa Rica اور Montenegro میں جماعت کا نفوذ ہوا

اس سال مساجد کی تعداد میں 394 کا اضافہ ہوا ہے، ان میں سے 136 مساجد نئی تعمیر ہوئیں جبکہ 258 بنی بنائی عطا ہوئیں، مساجد کے تعلق میں ایمان افروز واقعات

دوران سال 211 مشن ہاؤسز / تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا، اس طرح 108 ممالک میں ہمارے مشن ہاؤسز/تبلیغی مراکز کی تعداد 2563 ہو چکی ہے

امسال Yao زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کے ساتھ تراجم قرآن کریم کی تعداد 71 ہو چکی ہے

اس سال شائع ہونے والی بعض کتب کا تذکرہ، دوران سال 625 مختلف کتب / پمفلٹس / فولڈرز 57 لاکھ 70 ہزار کی تعداد میں شائع ہوئے

نمائشوں / بک سٹالز کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر اور ان کے نیک اثرات کا تذکرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں 31 اگست 2013ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

(قسط اوّل)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (النحل: 19) اور اگر تم اللہ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اُسے احاطہ میں نہ لاسکو گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

عموماً جیسا کہ روایت ہے اس وقت آج کی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے جو جماعت احمدیہ پر گزشتہ سال میں یا دورانِ سال میں افضال ہوئے ہیں، اُن کا ذکر ہوتا ہے۔ اُس کی کچھ رپورٹ پیش ہوتی ہے، تو وہ میں پیش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس وقت تک دنیا کے 204 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ دو زائد ممالک ملے ہیں۔ دورانِ سال دو نئے ممالک Costa Rica اور Montenegro ہیں جہاں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔

Costa Rica، یہ ملک سینٹرل امریکہ میں واقع ہے اور سپینش زبان یہاں بولی جاتی ہے۔ یہاں کی آبادی چار اعشاریہ چھ ملین ہے۔ ہمارے مبلغ انچارج (گوئٹے مالا) ایک مقامی دوست داؤد گونزالیس صاحب (David Gonzalez) جو ہمارے جنرل سیکرٹری ہیں، اُن کے ساتھ اپریل میں گئے تھے اور وہاں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا اور بعض نومسلم افراد جو عیسائیت ترک کر کے اسلام قبول کر چکے تھے اُن سے رابطہ ہوا۔ مجالسِ سوال و جواب ہوئیں اور اس سفر کے دوران ایک خاتون نے بیعت کر لی۔ پھر جولائی میں دوبارہ سفر اختیار کیا اور مزید تین افراد کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔

اسی طرح Montenegro۔ یہ ملک البانیا کے شمال اور بوسنیا کے جنوب میں واقع ہے۔ یورپ کا ملک ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ چھ لاکھ پچیس ہزار اس کی آبادی ہے اور مسلمانوں کی تعداد یہاں بائیس ہزار کے قریب ہے اور جماعت کی مخالفت یہاں مولویوں کے ہونے کی وجہ سے کافی زیادہ ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ معلمین نے وہاں دورہ کیا اور یہاں سے ایک دوست جرمنی کے جلسے (2010ء) میں بھی آئے تھے، مجھ سے ملے بھی تھے۔ واپس جب گئے ہیں تو مولویوں نے ان کی کافی مخالفت کی۔ بہر حال ایک نوجوان کو یہاں احمدیت قبول کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 45 ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے، اُن کے تربیتی اور تعلیمی پروگرام بنائے گئے، وہاں نظام قائم کرنے کیلئے ضروریات پوری کی گئیں۔ لائبریریوں میں لٹریچر رکھوایا گیا، اخبارات میں انٹرویو شائع ہوئے۔ اس طرح بیعتیں بھی ملیں۔

دورانِ سال یونان میں باقاعدہ مرکزی مبلغ کا تقرر ہوا۔ یہاں مشن ہاؤس کرائے پر لے لیا گیا ہے۔ باقاعدہ نظامِ جماعت تو پہلے تھا لیکن مشنری کے جانے سے اُس میں مزید بہتری پیدا ہوئی ہے۔

ملک وار جماعتوں کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ، وہ شامل نہیں ہے اس میں، جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 565 ہے۔ ان جماعتوں کے علاوہ ممالک کے مختلف شہروں میں 1052 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں غانا سرِفہرست ہے۔ یہاں اس سال 68 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ دوسرے نمبر پر سیرالیون ہے۔ یہاں 56 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ تیسرے نمبر پر سینیگال ہے۔ یہاں 47 جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ بورکینا فاسو 41، آئیوری کوسٹ 39۔ مالی میں 34، یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے، ٹوگو میں 32، انڈیا میں 29، نائیجیریا اور کانگو کنشاسا میں 25،25، گیمبیا میں 22، لائبیریا 18، نائیجر 12، نیپال میں 9، تنزانیہ 8، یوگنڈا، تیونس اور یوکے میں 7،7، اسی طرح انڈونیشیا اور جرمنی وغیرہ میں 6،6۔

نئی جماعتوں کے قیام کے واقعات

جماعتوں کے قیام کے بارے میں جو واقعات بعض سامنے آتے ہیں اُن میں سے چند ایک کا میں ذکر کرتا ہوں۔

مالی میں ججنی (Didjni) کے علاقے میں، ایک گاؤں سے وہاں ہمارے مبلغ کو فون آیا کہ ہم لوگ بت پرست ہیں مگر ایک لمبے عرصے سے آپ کا ریڈیو سننے کی وجہ سے اب اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ہمارے گاؤں میں آ کر ہماری بیعت لیں۔ مبلغ صاحب کہتے ہیں کہ میں معلم کے ساتھ وہاں چلا گیا۔ کہتے ہیں ان کا گاؤں ہمارے ریڈیو سٹیشن سے تقریباً ستر اسّی کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ راستہ جنگل سے گزرتا تھا، اس لئے ہم رستہ بھول گئے۔ جنگل میں کسی اور سمت نکل گئے جہاں آبادی کا نام و نشان نہیں تھا۔ مغرب کی نماز کا وقت ہوا تو گاڑی روک کر ہم نے اذان دی اور نماز ادا کی اور نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ دو نوجوان ہماری طرف آ رہے ہیں۔ ہم نے ان سے راستہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ غلط سمت میں آئے ہیں۔ بہر حال وہ پھر ہمارے ساتھ چلے گئے، وہاں ہم گئے، وہاں جا کے تبلیغ کی تو 617 افراد نے بیعت کر لی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے اور نظام میں شامل ہے۔

اسی طرح بورکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ تبلیغی دوروں کے دوران اکثر جگہ لوگوں نے تبلیغ سننے اور بیعت کرنے سے انکار کر دیا تو بڑی بے چینی شروع ہوئی اور مجھے بھی انہوں نے دعا کیلئے خط لکھا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں نے ایک خواب دیکھی کہ ایک جگہ ہے، پہاڑی علاقہ ہے کثرت سے پانی بہہ رہا ہے تو اس سے مجھے خیال آیا کہ تبلیغ کیلئے ایسے علاقے میں نکلنا چاہئے اللہ تعالیٰ کامیابی دے گا۔ ایک گاؤں کوسوکا (Kossouka) ہے وہاں کا دورہ کیا۔ جب وہاں پہنچے تو کہتے ہیں مَیں نے گاؤں بالکل ویسا دیکھا جیسا خواب میں دیکھا تھا اور دل کو تسلی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کامیابی دے گا۔ چیف نے ہمارا بڑا اچھا استقبال کیا۔ رات کو تبلیغ کیلئے مسجد میں بلب وغیرہ لگوا دیئے اور کہتے ہیں کہ خاکسار اور لوکل مشنری نے رات کو تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی اور سترّ (70) احباب نے بیعت کر لی۔

اس علاقے میں ایک اور گاؤں ہے، وہاں بھی کہتے ہیں ہم نے دورہ کیا وہ لوگ مسلمان تھے اور وہاں رات کو تراویح کے بعد تبلیغ شروع ہوئی۔ تین سو کے قریب لوگ موجود تھے۔ تبلیغ سننے کے بعد فوراً گاؤں کے سرکردہ نے اُسی وقت اعلان کر دیا کہ آج ہم پر حقیقت کھل گئی ہے اور امام مہدی کا پیغام ہم تک پہنچ گیا ہے اور ہم امام مہدی کو سچا مان کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم اس گاؤں میں 500 کے قریب لوگ سب کے سب احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی مضبوط نظام قائم ہو چکا ہے۔

وقت کی وجہ سے میں بہت سارے واقعات نکال رہا ہوں۔

پھر تنزانیہ سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ اَمبیا شہر تنزانیہ کا چوتھا بڑا شہر ہے جس کی پچانوے فیصد آبادی عیسائی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ جماعت بھی چھوٹی ہے۔ گزشتہ چند ماہ سے اَمبیا شہر سے پچاس کلو میٹر کے فاصلے پر واقع گاؤں ایلونگو میں جہاں پہلے کوئی احمدی نہیں تھا، وہاں مختلف تبلیغی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا لیکن مسلسل چار مہینوں کی کوشش کے باوجود کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں ہوا۔ لیکن کہتے ہیں مَیں پُر امید تھا، اپنے ساتھیوں سمیت گھر گھر جاتا اور جماعت کا لٹریچر تقسیم کرتا، جماعت کا تعارف کرواتا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور پانچ مہینے کی کوشش کے بعد تیرہ افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ پھر کہتے ہیں کہ جب یہ پروگرام وسیع ہوتا گیا۔ تبلیغ اور تربیت کیلئے پروگرام بنے تو مزید تیس افراد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ چھوٹا سا گاؤں ہے۔ یہ خبر پورے گاؤں میں پھیل گئی اور احبابِ جماعت نے لٹریچر لے کر وہاں کے مولوی صاحب کو دیا اور کہا کہ ہمیں آپ اسکی حقیقت بتائیں کہ یہ کون ہیں اور کیسے لوگ ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں کیونکہ جو افواہیں پھیلائی گئی ہیں کہ یہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ احمد رسول اللہ پڑھتے ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ ساتھ ہی مولوی نے مجھے فون کیا اور کہا کہ آپ لوگ ہمارے گاؤں میں تبلیغ کر رہے ہیں، لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں جبکہ میں نے سنا ہے کہ آپ نہیں ہیں۔ خیر اُن سے بات چیت ہوئی۔ مولوی صاحب کو بتایا گیا کہ جو آپ نے سنا ہے وہ درست نہیں ہے۔ ہمارا کلمہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' ہے اور ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اس پر مولوی نے دوبارہ ہم کو گاؤں میں بلایا۔ سوال جواب ہوئے، مجلس ہوئی، مولوی صاحب کا جوش ٹھنڈا ہو گیا اور بہر حال ہمیں وہاں تبلیغ کے مواقع پیدا ہو گئے اور پھر اُس مولوی نے بھی بیعت کر لی اور پھر اُس نے کہا کہ ملحقہ گاؤں میں بھی

اب جائیں وہاں بھی تبلیغ کریں۔ چنانچہ اس طرح احمدیت کے پھیلانے کے مزید موقعے میسر آ گئے۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

اس سال میں نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد جو ہیں، اُن کی مجموعی تعداد 394 ہے۔ 136 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں۔ 258 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

اور اس میں کینیڈا میں دورانِ سال مسجد بیت الرحمان وینکوور کا افتتاح ہوا۔ جرمنی میں چار مساجد تعمیر ہوئیں۔ سپین میں دوسری مسجد Valencia کی مسجد تعمیر ہوئی اور ہندوستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آٹھ مساجد کا اضافہ ہوا۔ انڈونیشیا میں اس وقت 29 مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں باوجود مخالفت کے کام جاری ہے۔ غانا میں چودہ نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔ اسی طرح دنیا میں مختلف ممالک میں ہیں۔ سیرالیون میں بارہ تعمیر کی گئیں، 41 بنی بنائی ملیں۔ بورکینا فاسو میں 28 مساجد کا اضافہ ہوا۔ مالی میں احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے 45 مساجد بنی بنائی مل گئیں اور 6 مساجد جماعت نے تعمیر کیں۔ گنی کناکری میں ایک دومنزلہ مسجد تعمیر ہوئی ہے اور ایک مسجد بنی بنائی عطا ہوگئی ہے۔ یہاں بھی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے۔

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مساجد کی تعمیر

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر۔ ان میں نیوزی لینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جماعت کی پہلی مسجد، اب تعمیر ہوگئی ہے پہلے یہاں سینٹر تھا، ہال تھا، باقاعدہ مسجد نہیں تھی۔ اور آئرلینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مسجد تعمیر ہوگئی ہے، تقریباً آخری مراحل میں ہے، finishing ہورہی ہے۔ جاپان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مسجد تعمیر ہو جائے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ اُس کیلئے زمین لے لی گئی ہے۔ اسی طرح اور بعض ممالک ہیں۔

مساجد کے تعلق میں واقعات

مساجد کی تعمیر کے ضمن میں واقعات۔ مالی کے معلم ہیں ادریس صاحب، وہ کہتے ہیں ان کے مشن ہاؤس میں ایک بزرگ عبداللہ جارا (Abdullah Diarra) صاحب آئے۔ انہوں نے مالی کے ایک گاؤں بابلے بوگو (Bable Bougou) میں احمدیہ مسجد کو دیکھا اور حیران ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ بالکل وہی مسجد ہے جو خدا تعالیٰ نے اُنہیں خواب میں دکھائی ہے۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا جس میں وہ دیکھتے ہیں کہ تمام دنیا خوبصورت مساجد سے بھری ہوئی ہے۔ خواب میں اُنہیں بتایا گیا کہ یہ تمام مساجد احمدیوں کی ہیں اور احمدی سچے مسلمان ہیں۔ پھر خواب میں اُنہیں ایک پُر زور آواز آئی کہ وہ وقت دور نہیں جب یہ تمام دنیا پر غالب آ جائیں گے۔ یہ خواب بتا کر انہوں نے بیعت کر لی۔

مالی کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مسجد جو یہاں ملی تھی، ہم نے دیکھی وہ finish نہیں ہوئی تھی۔ میں نے اُن کو کہا کہ اس کو مکمل کریں، finishing کروائیں۔ کہتے ہیں اسکا واقعہ یوں ہے کہ سکاسو (Sikasso) میں جب ریڈیو احمدیہ لگا تو امام امین گینڈو صاحب (Ameen Gendou) نے بیعت کی۔ امام امین گینڈو صاحب نے بتایا کہ کافی عرصہ پہلے وہ ایک مسجد کے منتظم تھے۔ وہاں کے امام کے غلط عقائد اور خلافِ اسلام باتوں کی وجہ سے دلبرداشتہ ہو کر انہوں نے اپنے خرچ سے یہ مسجد بنوائی تھی۔ جب یہ مسجد بنی تو سابقہ مسجد کے امام اور دیگر لوگوں نے مجھے فتنہ پرداز اور فسادی کہا۔ یہ مسجد بنائی تو تھی لیکن finish نہیں ہوئی تھی۔ کہتے ہیں میری مسجد کو برے القابات دیئے گئے، بہت سخت مخالفت کی اور مجھے بہت بدنام کیا جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوا۔ میں نے بڑی دعا کی کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میرا مقصد نمازوں کا قیام اور صحیح اسلامی تعلیمات کا فروغ ہے۔ اسکے بعد ایک دن اپنے اس دکھ کا اظہار اپنے ایک دوست امام سے کیا تو انہوں نے کہا کہ تم اس مسجد کے متعلق فکر نہ کرو میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ اس مسجد میں کچھ سفید فام لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب انہوں نے بیعت کی اور مسجد جماعت کو دی تو تب اُن کو اس خواب کی سمجھ آئی اور ان کی یہ خواب پوری ہوئی۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ہمارے مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں 121 کا اضافہ ہوا ہے اور 108 ممالک میں مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کی کل تعداد اب 2563 ہو چکی ہے۔

تبلیغی مراکز کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرِ فہرست ہے جہاں دورانِ سال 25 مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔ انڈونیشیا دوسرے نمبر پر ہے۔ یہاں 17 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔ اور پھر اسکے علاوہ دوسرے ممالک ہیں جہاں تھوڑا تھوڑا اضافہ ہوتا رہا۔

جماعت کا خصوصی امتیاز وقارِ عمل

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ یورپ میں بھی اور باقی جگہوں پر بھی جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز ہے کہ بہت سا کام یہ وقارِ عمل سے کرتے ہیں۔ چنانچہ 68 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق جو اٹھارہ ہزار سے اوپر وقارِ عمل کئے گئے اور اسکے ذریعہ سے تقریباً 35 لاکھ 32 ہزار سے اوپر U.S. Dollar کی بچت ہوئی ہے جو جماعت نے وقارِ عمل کر کے بچائے۔

قرآن کریم کے تراجم

قرآن کریم کے تراجم۔ گزشتہ سال تک قرآن کریم کے ستر زبانوں میں تراجم شائع کئے جا چکے تھے۔ اس سال ایک زبان Yao میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہوا ہے اور اس طرح 71 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

اسکے علاوہ میانمر زبان میں پارہ نمبر 11 تا 20 کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ پہلے دس پاروں کا اس سے پہلے ترجمہ کیا گیا تھا۔ جاوانیز (Javanese) زبان میں بھی پہلے دس پاروں کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ مورے زبان میں پہلا پندرہ پاروں کا ترجمہ شائع کیا جا چکا ہے۔ فرانسیسی زبان کے ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کافی عرصہ سے out of stock تھا امسال دوبارہ نظرِ ثانی کر کے اور کچھ نوٹس وغیرہ دے کر، سورتوں کے تعارف دے کر دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔

نیامینا (Niamina) ڈسٹرکٹ گیمبیا کے ایک عالم کو تبلیغ کی گئی اور اسکے ساتھ ملاقاتوں کا سلسلہ لمبا چلتا رہا لیکن اُس نے احمدیت قبول نہ کی۔ ایک دن اُسے قرآن کریم کا فُولا زبان میں، جو وہاں کی مقامی زبان تھی، ترجمہ دیا گیا۔ جب اُس نے فُولا زبان کے ساتھ قرآن کریم وصول کیا تو کہا کہ ہاں اب میں یقین کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سچی ہے کیونکہ ایک جھوٹا قرآنِ کریم کی خدمت اس طرح نہیں کر سکتا جیسا کہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور پھر اُس نے بیعت کر لی۔

اس سال شائع ہونے والی بعض کتب

اس سال شائع ہونے والی کتب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ''ستارہ قیصریہ'' کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ مختلف جگہوں پر دنیا میں پُرامن کے بارے میں میرے جو مختلف لیکچر تھے، اُن کو اکٹھا کر کے کتاب World Crisis and Pathway to Peace تیار کی گئی ہے۔ اس کا عربی میں، مالٹی میں، چینی میں، جرمن میں، فرانسیسی میں ترجمہ ہے یہ شائع ہو چکی ہے اور لوگ کافی اس کو پسند کر رہے ہیں اور سپینش اور سویڈش اور نارویجین میں ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر جو حضرت بشیر احمد صاحبؓ کی کتاب ''سیرت خاتم النبیین'' ہے اُس کا دوسری جلد کا بھی انگریزی میں ترجمہ اس سال شائع ہو گیا ہے۔ Life of Muhammad جو ''دیباچہ تفسیر القرآن'' کا حصہ ہے جو میں نے کہا تھا شائع کی جائے۔ وسیع پیمانے پر اُس کی اشاعت اور اُس کی تقسیم کی گئی ہے۔

اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب ''اسلام میں اختلافات کا آغاز'' کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔

پھر ''اسلام کا اقتصادی نظام'' جو حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ہے اُس کا ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ پہلے بھی یہ ترجمہ شائع ہوا تھا لیکن اس کو دوبارہ revise کیا گیا ہے اور بعض اکانومسٹ جو ہیں اُن کو بھی دکھایا گیا ہے تا کہ جو کمیاں ہیں اُس کو پورا کیا جائے۔

''برکاتِ خلافت'' جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ہے اُس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ایک قصیدے پر اپنی کمنٹری لکھی تھی اُس کو بھی انگریزی میں شائع کیا گیا ہے۔ اسماعیل صاحب پانی پتی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر بچوں کیلئے کتاب ہے ''ہمارا آقا'' اُس کو انگریزی میں شائع کیا گیا ہے۔

''تحریک جدید ایک الٰہی تحریک'' کے نام سے مجلس تحریکِ جدید کتب شائع کر رہی ہے، اُس میں اب اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے 1982ء سے 1987ء تحریکِ جدید کے متعلق ارشادات شامل کئے گئے ہیں۔

اسی طرح ریسرچ سیل کی طرف سے جو میر محمود احمد ناصر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں تحریرات پر مشتمل کتاب ''کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن'' ہے، اُس کی دوسری جلد شائع ہوگئی ہے۔

پھر خطبات محمود کی جلد 24 اور 25 فضل عمر فاؤنڈیشن نے شائع کی ہے جس میں 1943ء سے 1944ء تک کے خطبات شامل ہیں۔

مصالح العرب جلد اول و دوم شائع ہوئی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک سے لے کر 2011ء تک عربوں میں جماعت احمدیہ کی تاریخ، خلفائے احمدیت کے پیغامات، تبلیغ و ترقیات اور ایمان افروز واقعات کا تذکرہ ہوا ہے۔

صلحاء العرب و ابدال الشام جلد اول۔ اس میں بھی عرب صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالاتِ زندگی اور قبولِ احمدیت کے واقعات کے علاوہ مختلف عرب ممالک سے احمدیت قبول کرنے والے صلحاء العرب اور ابدال الشام کی سیرت اور قبولِ احمدیت اور خلافت سے عشق اور قربانی کے واقعات درج کئے گئے ہیں۔

عربی کتب جو اس سال شائع ہوئی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ''تذکرہ'' عربی ترجمہ میں شائع کیا گیا ہے اور اسکے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف ''براہین احمدیہ'' پہلے چار حصے جو روحانی خزائن کی جلد اوّل ہے، ''ایک غلطی کا ازالہ'' اور ''ضرورۃ الامام''، ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' اور ''کشتی نوح'' یہ عربی میں شائع کی گئی ہیں۔

چینی کتب میں بھی ایک تو جیسا کہ میں نے بتایا World Crisis and Pathway to Peace کو شائع کیا گیا ہے۔ میرے بعض خطبات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ہیں وہ شائع کئے گئے ہیں۔

فرانسیسی میں بھی یہ کتاب شائع کی گئی ہے۔ اسی طرح حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب "Women in Islam" کو فرانسیسی میں ترجمہ کر کے شائع کیا گیا ہے۔

رشین میں ''ایک غلطی کا ازالہ'' جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ہے، وہ شائع کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف لٹریچر ہے۔

پرتگیزی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب "Chiristianity, A journey from facts to fiction" شائع کی گئی ہے۔ اسی طرح فارسی میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' revise کیا گیا ہے۔

سواحیلی میں جو اس سال کتب شائع ہوئی ہیں: ''اسلامی اصول کی فلاسفی''۔ ''ضرورۃ الامام''۔ ''تحفہ قیصریہ'' اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب ''دعوت الامیر'' شائع کی گئی ہے۔

اسی طرح مختلف ملکوں میں مختلف لٹریچر ہیں۔

''رسالہ الوصیت'' کے ترجمہ کے متعلق میں نے کہا تھا وسیع پیمانے پر شائع کریں۔ گزشتہ سال تک ستائیس زبانوں میں یہ رسالہ شائع ہو چکا تھا اور دورانِ سال تین مزید زبانوں میں جو وولف اور فولا اور مینڈینکا ہیں، شائع کیا گیا ہے۔

اسکے علاوہ دورانِ سال مختلف زبانوں میں 213 کتب اور فولڈرز تیار کروائے گئے۔ 48 زبانوں میں 741 کتب اور فولڈرز زیر تیاری ہیں۔

ایک رسالہ موازنہ مذاہب ریسرچ سیل کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ مواد وہاں سے آتا ہے، شائع یہاں سے ہوتا ہے اور اب انشاء اللہ وہ قادیان سے بھی شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ یہ کافی علمی رسالہ ہے، اس کو بھی لوگوں کو لینا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دیباچہ قرآن میں ہے۔ جب یہ کتاب ایک جرمن کو دی گئی جو پیشے کے لحاظ سے انجینئر

ہیں تو انہوں نے کہا کہ اتنی زبردست کتاب میری زندگی میں پہلی دفعہ میری نظر سے گزری ہے۔ میں اس کو بہت مزے لے کر پڑھ رہا ہوں اور حیران ہوں کہ میں اب تک اس طرح کی کتاب سے کیونکر محروم رہا۔

پھر ایک انڈیا سے رپورٹ ہے کہ وہاں کے ایک منسٹر کو کتاب دی گئی تو انہوں نے کہا کہ اس زمانے میں اس طرح کی نادر کتاب لوگوں میں تقسیم کرنا یقینا بہت بڑی خدمت ہے جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ جو کچھ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اگر یہی ان کا عقیدہ ہے تو یہ ضرور دنیا والوں کو اچھی راہ پر لے آئیں گے۔

جرمنی سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے جرمنی کے بچوں کے مشہور ڈاکٹر کو یہ کتاب "Life of Muhammad" دی تو کہتے ہیں یہ کتاب پڑھنے کے بعد ڈاکٹر صاحب ایک دن کہنے لگے کہ میں نے ان خوبیوں اور اعلیٰ صفات کے لوگ کبھی نہ سنے اور نہ ہی دیکھے تھے۔ کہتے ہیں میں نے پوچھا آپ کو یہ کس نے بتایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں نے آپ کا دیا ہوا لٹریچر پڑھنے کے بعد آپ لوگوں کے بارے میں سب معلومات انٹرنیٹ سے بھی اکٹھی کی ہیں۔

اس سال شائع ہونے والی کتب کی تعداد

وکالتِ اشاعت کی رپورٹ کے مطابق 64 ممالک سے موصولہ رپورٹ میں 625 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز شائع ہوئے ہیں جن کی تعداد ستاون لاکھ ستر ہزار ہے۔

نمائشیں، بک سٹالز

نمائشوں اور کے ذریعہ سے چار لاکھ چوہتر ہزار تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ سے چوبیس لاکھ سے اوپر لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

بینن سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ قرآنِ کریم کی نمائش کے دوران ایک عیسائی پادری جو اس نمائش کو دیکھنے آئے تھے انہوں نے نمائش دیکھ کر جماعت کی اس کاوش کو بہت سراہا اور فرنچ ترجمہ والا قرآن مجید یہ کہتے ہوئے خریدا کہ یہ بات میرے لئے حیران کن ہے کہ جماعت احمدیہ ہر ایک کو بغیر مذہب و ملّت کے فرق کے قرآن مہیا کر رہی ہے کیونکہ غیر احمدی مسلمان تو عیسائیوں کو قرآنِ کریم کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتے۔ انہوں نے کہا کہ میں عیسائی ہوں اور یہ کہتے ہوئے ذرا بھی عار محسوس نہیں کر رہا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی اصلی تصویر اپنے عملی نمونے سے پیش کر رہی ہے اور کوشش کر کے قرآن کو عام کر رہی ہے تاکہ ہر طبقۂ فکر تک قرآن پہنچے اور وہ اس کو خود پڑھ کر اور سمجھ کر اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ ہوں۔

مورو گورو سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ تنزانیہ کے صنعتی میلے میں جماعتی کتب کی نمائش کی توفیق ملی۔ آٹھ ہزار سے زائد افراد نے ہماری کتب کی نمائش کو وزٹ کیا۔ ایک دن ایک غیر احمدی مولوی ہماری نمائش پر آئے اور ایک کتاب کے بارے میں پوچھا جس میں مختلف موضوعات پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خود اپنے الفاظ میں پیش کردہ دلائل کو جمع کر کے سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ کہتے ہیں خاکسار نے مولوی سے پوچھا کہ آپ تو ہمیں کافر کہتے ہیں اور ہماری کتب بھی خرید رہے ہیں۔ انہوں نے کہا جو بھی ہو، آپ کے دلائل میں بہت جان ہے۔ اس کتاب میں درج دلائل کو استعمال کر کے میں اب تک 19 عیسائیوں کو مسلمان کر چکا ہوں۔

جرمنی کی نمائشوں کے بارے میں تاثرات میں ایک تاثر ہے، لکھتے ہیں کہ ایک جرمن دوست نے کہا ہماری خواہش ہے کہ آپ کی جماعت قرآن کی جس رنگ میں تفسیر کرتی ہے وہ تعلیم پھیل جائے۔ میں نے یہاں پر بعض ایسی چیزیں پڑھی ہیں جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھیں۔

پھر ایک صاحب اپنے تاثر میں لکھتے ہیں مجھے اب تک مذہبِ اسلام میں کوئی زندگی نظر نہیں آ رہی تھی، لیکن آپ کے اسلامی نظریے کو دیکھتے ہوئے مجھے اب امید کی کرن دکھائی دیتی ہے۔ پھر جرمنی میں ایک اخباری نمائندہ نمائش دیکھنے کے لئے آیا وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ پیغام ساری دنیا اپنا لے تبھی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

قرآنِ کریم کی اور دیگر کتب کی نمائش پر نائیجیریا سے ایک خاتون کہتی ہیں، یہ صاحبہ نائیجیریا کی مسلم خواتین کی لیڈر ہیں انہوں نے نمائش دیکھنے کے بعد پیغام دیا کہ ''احمدیو! آپ کے بارے میں جو آپ کے خلاف ساری دنیا میں لکھا جا رہا ہے، میری نظروں سے گزرتا ہے۔ بڑے ہی بدقسمت وہ لوگ ہیں کہ آپ کی قدر و منزلت اور اللہ کے جو آپ پر فضل اور رحم کا تعلق ہے اُسے نہیں پہنچانتے۔ ہمارے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں بھی آپ جیسا بنا دے۔'' اللہ کرے ان کو قبولِ احمدیت کی توفیق مل جائے۔

اخبارات میں
جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت کے بارے میں جو رپورٹ ہے اُس کے مطابق مجموعی طور پر ایک ہزار اٹھاسی (1088) اخبارات نے چار ہزار چار سو باسٹھ (4462) جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً سولہ کروڑ پچاسی لاکھ اٹھاسی ہزار سے اوپر ہے۔

شعبہ پریس اینڈ پبلیکیشن

شعبہ پریس اور پبلیکیشنز کے ذریعہ سے دنیا بھر کے اخبارات اور رسائل سے مرکز میں بھجوائی جانے والی پریس ریلیز چھیاسی اور اخبارات اور اُن کے ایڈیٹرز کے نام بھجوائے جانے والے خطوط چالیس، ریڈیو انٹرویوز اور میڈیا انٹرویوز اسّی۔ اسکے علاوہ مختلف خبریں جو دیتے رہتے ہیں جو بھی پرسیکیوشن وغیرہ احمدیوں کی ہو رہی ہے۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3/جنوری 2014)

......☆......☆......☆......

مؤثر پروگرام مرتب کریں جو مجلس خدام الاحمدیہ کے جملہ ممبران کی اخلاقی اور روحانی ترقی میں ممد اور معاون ثابت ہوں

جملہ مہتممین دستور اساسی کا مطالعہ کر کے اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کے کیا فرائض ہیں پھر اپنے اپنے شعبہ کے حوالہ سے پلان بنائیں

اپنی تجنید کو بھی اَپڈیٹ کرنے کی کوشش کریں

ملک گیر پروگرام بنائیں اور پھر اپنے ٹارگٹس پورے کرنے کیلئے بھرپور کوشش کریں

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نائیجیریا کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح و ہدایات

مورخہ 7/مارچ 2021ء کو مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کی نیشنل مجلس عاملہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائن ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور اس ملاقات میں اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے رونق افروز ہوئے جبکہ ممبران مجلس عاملہ نے لجنہ ہال اجوکورو (لیگوس) نائیجیریا سے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

40 منٹ پر محیط اس ملاقات میں جملہ ممبران کو حضور انور سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا اور ممبران نیشنل مجلس عاملہ کو اپنے شعبہ جات کی مساعی کی رپورٹ پیش کر کے نیز بعض سوالات کی صورت میں حضور انور سے راہنمائی اور ہدایات حاصل کرنے کا موقع ملا۔

اس ملاقات کا زیادہ وقت جملہ ممبران کے تعارف (نام اور خدمت جو سپرد ہے) میں صرف ہوا۔ ایک دوست کے اردو کے چند فقرات بولنے پر حضور انور نے خوشنودی کا اظہار بھی فرمایا۔ ملاقات کے اختتام پر حضور انور نے مؤثر پروگرام مرتب کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا جو مجلس خدام الاحمدیہ کے جملہ ممبران کی اخلاقی اور روحانی ترقی میں ممد اور معاون ثابت ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے جملہ مہتمم صاحبان کو خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی کا مطالعہ کر کے اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ ان کے کیا فرائض ہیں۔ پھر آپ اِن قواعد کے مطابق اپنے اپنے شعبہ کے حوالہ سے plan بنائیں۔ اپنی تجنید کو بھی اپ ڈیٹ کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی آئندہ عاملہ کی میٹنگ میں اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کی مساعی میں کیا کمی ہے اور کہاں مزید محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ یوں ایک ملک گیر پروگرام بنائیں اور پھر اپنے ٹارگٹس پورے کرنے کیلئے بھرپور کوشش کریں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24/اگست 2021)

درخواست دعا

مکرم عابد انور خادم صاحب ناظم تبلیغ مجلس انصار اللہ ساؤتھ ریجن (لندن) تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ مہوش ناز انور صاحبہ 30/مئی 2022ء کو شادی کی ایک تقریب کے دوران اچانک نیم بیہوش ہوگئیں، ڈاکٹروں نے بتایا کہ بائیں جانب سر کی طرف فالج کا حملہ ہے۔ فی الوقت گھر پر موجود ہیں لیکن طبیعت ابھی بھی ناساز ہے۔ احباب سے انتہائی عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید آفتاب احمد نیر، انچارج نور الدین لائبریری قادیان)

سالانہ اجتماعات 2022ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 21، 22، 23/اکتوبر 2022ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی از راہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7/مارچ 2022ء بروز سوموار 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم دین محمد صاحب (لندن، یو.کے)

24/فروری 2022ء کو 86 سال کی عُمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت جان محمد صاحبؓ کے بیٹے اور حضرت حاجی گلاب دین صاحبؓ کے پوتے اور حضرت میاں بوڑا صاحبؓ کے پڑپوتے تھے۔ آپ مکرم مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب اور مکرم باؤ لطیف احمد صاحب کے چچازاد بھائی تھے۔ 1964ء میں لاہور سے یوکے آئے۔ مرحوم انتہائی نیک، دیندار، خوش اخلاق اور خُدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے ایک بزرگ انسان تھے۔ مرحوم نے اپنا مکان ٹوٹنگ جماعت کو عطیہ کیا جس میں ایک لمبا عرصہ سے بلال سینٹر کے نام سے جماعت کا مرکز قائم ہے۔ آپ گذشتہ 45 سال سے سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ جماعتی تحریکات میں اپنے علاوہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اپنے والدین کی طرف سے بھی چندہ ادا کرتے تھے۔ ہر ماہ سب سے پہلے اپنی رسید کاٹتے پھر چندہ کی وصولی شروع کرتے تھے۔ نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کے پابند تھے اور ہر وقت قرآن کریم جیب میں رکھتے تھے۔ مرحوم کو ہومیو پیتھک کا بھی تجربہ تھا اور احباب کو ادویات مہیا کیا کرتے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم رفعت احمد صاحب
ابن مکرم بشارت احمد صاحب درویش (ربوہ)

18/فروری 2022ء کو نماز فجر کے بعد انصار اللہ مقامی ربوہ کے تحت وقارعمل کیلئے عام قبرستان جاتے ہوئے ربوہ اڈہ پر بس کی ٹکر لگنے سے شدید زخمی ہوگئے اور پھر پانچ روز ہسپتال میں داخل رہنے کے بعد 22 فروری 2022ء کو 65 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کی ساری زندگی جماعتی خدمت میں گزری۔ وفات سے قبل نائب سیکرٹری تحریک جدید لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے علاوہ اپنے محلہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، سادہ مزاج، ملنسار، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ چندہ جات کی اول وقت میں ادائیگی کا خاص خیال رکھتے اور خلافت کی طرف سے ہونے والی ہر تحریک پر فوراً لبیک کہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ کے ایک بھائی مکرم پروفیسر رفاقت احمد صاحب آجکل نائب قائد عمومی وشعبہ تاریخ انصار اللہ اور سب سے چھوٹے بھائی مکرم طاہر احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ بطور نائب ناظم مال وقف جدید ربوہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم ملک محمد منیر احمد صاحب
ابن مکرم ملک محمد اسلم صاحب (ملتان)

12/فروری 2022ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم پیشے کے لحاظ سے سول انجینئر تھے اور پاکستان ریلوے میں کام کرتے رہے اور وہیں سے ریٹائر ہوئے تھے۔ مرحوم بہت مخلص اور خلافت سے عقیدت اور محبت کا تعلق رکھنے والے ایک نیک دل انسان تھے۔ چندوں میں بہت باقاعدہ تھے اور مالی سال شروع ہونے کے ساتھ ہی اپنا چندہ ادا کر دیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد ادا کر دیا تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔ آپ اسیر راہ مولیٰ مکرم حافظ طارق احمد شہزاد صاحب (وائس پرنسپل نصرت جہاں کالج ربوہ) کے سسر تھے۔

(3) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد سلیم صاحب (لاہور)

12/فروری 2022ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ایک نیک، مخلص اور ہمدرد خاتون تھیں۔ دینی کاموں کو اولیت دیتیں اور بچوں کی تربیت کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ چندہ جات بڑی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(4) مکرم چودھری عطاء اللہ صاحب یوسف
(ہمبرگ، جرمنی)

گذشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 1974ء میں خود بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی اور فطرتاً ایک نیک اور صالح انسان تھے۔ آپ ہمبرگ جماعت کے ایک ہر دلعزیز رکن تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت ملنسار اور ہمدرد انسان تھے۔ شکر گزاری کی صفت بھی آپ میں نمایاں تھی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ہارون عطاء صاحب جرمنی میں مربی سلسلہ بنے ہیں۔

(5) مکرم سید مشتاق احمد ہاشمی صاحب
ابن مکرم سید عطاء حسین شاہ صاحب (فیصل آباد)

16/نومبر 2021ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم ضلع فیصل آباد کے ابتدائی کارکنان میں سے تھے۔ بہت ملنسار، منکسر المزاج اور متوازن شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے قائد خدام الاحمدیہ، سیکرٹری تحریک جدید، آڈیٹر، قاضی، سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری تعلیم القرآن اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ضلع فیصل آباد میں آپ کا عرصہ خدمت 52 سال پر محیط ہے۔ مرحوم مضبوط عزم وہمت کے مالک تھے۔ درود شریف اور استغفار کا ورد کرتے رہتے تھے۔ بینائی سے محروم ہونے کے باوجود جماعتی اجلاسات اور جمعوں کی ادائیگی کیلئے 2018ء تک باقاعدگی سے مسجد جاتے رہے۔ ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ کے علاوہ دیگر پروگرام اور نظمیں بڑے شوق سے سنتے تھے۔

(6) مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب (اسلام آباد)

18/جنوری 2022ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کو لاہور، کراچی اور راولپنڈی میں مختلف خدمتوں کی توفیق ملی۔ راولپنڈی کے دو حلقوں ریلوے روڈ اور ٹیپو روڈ کے ایک لمبا عرصہ صدر بھی رہے۔ لاہور کے حلقہ محمد نگر میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند تھے۔ بہت شفیق، منکسر المزاج، خلافت کے شیدائی اور نافع الناس وجود تھے۔ مرحوم ایک نڈر اور پرجوش داعی الی اللہ بھی تھے۔ تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ بچوں کی اچھی تربیت کی اور آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(7) مکرمہ ناصرہ بیگم ظہور صاحبہ (کینیڈا)

6/دسمبر 2021ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم چودھری محمد بوٹا صاحب آف سیالکوٹ کی بیٹی اور مکرم غلام احمد خان ظہور صاحب (سابق انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ) کی اہلیہ تھیں۔ کینیڈا آنے سے قبل بطور صدر لجنہ اور جنرل سیکرٹری حلقہ فیکٹری ایریا ربوہ خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتی تھیں۔ مرحومہ پنجگانہ نماز باجماعت کا باقاعدگی سے التزام کرتی تھیں۔ بہت ملنسار، خوش اخلاق اور نافع الناس وجود تھیں۔ قرآن کریم سے محبت انتہا درجہ کی تھی۔ اپنے گھر میں بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھایا کرتی تھیں اور خود بھی روزانہ باآواز بلند تلاوت قران کریم کیا کرتی تھیں۔ خلافت اور جماعت کے ساتھ انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے سنتیں۔ چندوں میں باقاعدہ تھیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......

اعلان نکاح: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4/جون 2022ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 9 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۞ عزیزہ عاتکہ حفیظ (واقفہ نو) بنت مکرم عبد الحفیظ شاہد صاحب (ایڈیشنل وکیل الاشاعت، ترسیل) ہمراہ عزیزم طلحہ محمود ملک (واقف زندگی، مرکزی لیگل ڈیپارٹمنٹ) ابن مکرم ارشد محمود ملک صاحب

۞ عزیزہ Akzer Tuimebek بنت مکرم Kuat Sydykov صاحب (قزاخسان) ہمراہ عزیزم Yelabaiahmed Taibek ابن مکرم نورم تائی بیک صاحب (کارکن مرکزی رشین ڈیسک)

۞ عزیزہ یاسمین باسلہ احمد (واقفہ نو) بنت مکرم طاہر احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم فرحان احمد مشتاق (واقف نو) ابن مکرم محمد مشتاق صاحب (جرمنی)

۞ عزیزہ نعمانہ ظفر اللہ بنت مکرم محمد ظفر اللہ صاحب (لندن) ہمراہ عزیزم مصور احمد دین (واقف نو) ابن مکرم امتیاز دین صاحب (لندن)

۞ عزیزہ فائزہ جاوید بنت مکرم محمد جاوید صاحب (لندن) ہمراہ عزیزم حاذق محمود (واقف نو) ابن مکرم طارق محمود صاحب (لندن)

۞ عزیزہ انیلہ قدیر (واقفہ نو) بنت مکرم عبد القدیر صاحب (لندن) ہمراہ عمیر اقبال ابن مکرم محمد اقبال صاحب (فارنہم، یو.کے)

۞ عزیزہ مرینہ احمد بنت مکرم شفیق احمد (سندھی) صاحب (رضا کار شعبہ ضیافت یو.کے) ہمراہ عزیزم میر زین المحمد ابن مکرم ابرار احمد میر صاحب (لندن)

۞ عزیزہ زرلش صبا کھوکھر بنت مکرم ظہیر احمد کھوکھر صاحب (لندن) ہمراہ عزیزم عمیر احمد خان ابن مکرم محمد احمد خان صاحب (امریکہ)

۞ عزیزہ سائرہ اسحاق ناصر بنت مکرم محمد اسحاق ناصر صاحب (کارکن دفتر جلسہ سالانہ یو.کے) ہمراہ عزیزم کلیم احمد ابن مکرم نصیر جاوید احمد صاحب (لیسٹر، یو.کے)

......☆......☆......☆......

اعلان نکاح و درخواست دعا

مکرم عامر سہیل بھٹی صاحب ابن مکرم محمد صادق بھٹی صاحب کا نکاح مکرمہ عازیہ وسیم بھٹی صاحبہ بنت مکرم محمد اعظم بھٹی صاحب کے ساتھ مورخہ 20/مئی 2022ء کو مکرم مولوی مبشر احمد بھٹی صاحب معلم سلسلہ نے مبلغ ایک لاکھ بیس ہزار روپئے حق مہر پر بمقام دھری رلیوٹ جموں کشمیر میں پڑھایا۔ رشتہ کر ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (آزاد حسین، انسپکٹر ہفت روزہ بدر)

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
Alam Associates
Architect & Engineers
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ اس قدر بے قرار کیوں ہوتے ہیں؟

خدا تعالیٰ نے تو آپؐ کو پختہ وعدہ دے رکھا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ یہ سچ ہے مگر اسکی بے نیازی پر میری نظر ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 21 ؍جنوری 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال مدینہ پہنچنے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کون سی مسجد کی تعمیر کی طرف توجہ فرمائی؟

جواب مدینہ پہنچنے پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مسجد کی تعمیر کی طرف توجہ فرمائی۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی مدینہ میں کس جگہ آکر بیٹھی تھی؟

جواب جس جگہ آپؐ کی اونٹنی آکر بیٹھی تھی وہ مدینہ کے دو مسلمان بچوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھی جو حضرت اَسعد بن زُرارہؓ کی نگرانی میں رہتے تھے۔

سوال غزوہ بدر کب ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ بدر رمضان 2 ؍ہجری مطابق مارچ 623ء میں ہوئی۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کی مؤاخات کس کے ساتھ قائم فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ کی مؤاخات کے بارے میں روایات ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت خارجہ بن زیدؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔

سوال غزوۂ بدر کیلئے روانگی کے وقت صحابہؓ کے پاس کتنے اونٹ تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ بدر کیلئے روانگی کے وقت صحابہؓ کے پاس ستر اونٹ تھے۔

سوال كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ (الانفال:6) اس آیت کا شان نزول کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بدر کیلئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی فرمائی تو اس کے ذکر میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے قافلے کی روک تھام کیلئے مدینہ سے نکلے جو شام کی طرف سے آرہا تھا۔ جب مسلمانوں کا قافلہ ذَفِرَان کی وادی میں پہنچا، یہ مدینہ کے نواح میں صَفۡرَاء کے قریب ایک وادی ہے تو آپؐ کو قریش کے بارے میں خبر ملی کہ وہ اپنے تجارتی قافلہ کو بچانے کیلئے نکل پڑے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ طلب کیا اور ان کو یہ خبر دی کہ مکہ سے ایک لشکر انتہائی تیز رفتاری سے نکل پڑا ہے اس بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ کیا لشکر کے مقابلہ میں تجارتی قافلہ تم کو زیادہ پسند ہے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ یعنی ایک گروہ نے کہا ہم دشمن کے مقابلہ میں تجارتی قافلے کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ایک روایت میں ذکر ملتا ہے کہ ایک گروہ نے کہا کہ آپؐ نے ہم سے جنگ کا ذکر کیوں نہ کیا تاکہ ہم اس کی تیاری کر لیتے۔ ہم تو تجارتی قافلے کیلئے نکلے ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! آپ کو تجارتی قافلے کی طرف ہی جانا چاہیے اور آپؐ دشمن کو چھوڑ دیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کا سبب یہی واقعہ ہے کہ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ (الانفال:6) کہ جیسے تیرے رب نے تجھے حق کے ساتھ تیرے گھر سے نکالا تھا حالانکہ مومنوں میں سے ایک گروہ اسے یقیناً ناپسند کرتا تھا۔

سوال میدان بدر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کس شخص کی تجویز پر سائبان بنایا گیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: معاذ رئیس اوس کی تجویز سے صحابہ نے میدان کے ایک حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک سائبان سا تیار کر دیا۔

سوال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر حضرت ابوبکرؓ ہیں۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے موقعہ پر کون سی دعا کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن یہ دعا کی کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ کہ اے میرے اللہ! مَیں تجھے تیرے ہی عہد اور تیرے ہی وعدے کی قسم دیتا ہوں۔ اے میرے ربّ! اگر تو ہی مسلمانوں کی تباہی چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنگ بدر کی فتح کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’قرآن شریف میں بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں پر فتح پانے کا وعدہ دیا گیا تھا مگر جب بدر کی لڑائی شروع ہوئی جو اسلام کی پہلی لڑائی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رونا اور دعا کرنا شروع کیا اور دعا کرتے کرتے یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے اَللّٰهُمَّ اِنْ اَهْلَكْتَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا یعنی اے میرے خدا! اگر آج تُو نے اس جماعت کو (جو صرف تین سو تیرہ آدمی تھے) ہلاک کر دیا تو پھر قیامت تک کوئی تیری بندگی نہیں کرے گا۔ ان الفاظ کو جب حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا تو عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ اس قدر بے قرار کیوں ہوتے ہیں؟ خدا تعالیٰ نے تو آپؐ کو پختہ وعدہ دے رکھا ہے کہ مَیں فتح دوں گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ سچ ہے مگر اسکی بے نیازی پر میری نظر ہے یعنی کسی وعدہ کا پورا کرنا خدا تعالیٰ پر حق واجب نہیں ہے۔‘‘

سوال حضرت عبدالرحمٰنؓ جو حضرت ابوبکرؓ کے بڑے بیٹے تھے انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب کہا کہ ایک جنگ میں میں آپ کو قتل کر سکتا تھا پر میں نے نہیں کیا میں نے سوچا کہ اپنے باپ کو بھی کوئی مارتا ہے کیا اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کیا کہا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ خدا نے تجھے ایمان نصیب کرنا تھا اس لئے تُو بچ گیا ورنہ خدا کی قسم! اگر مَیں تجھے دیکھ لیتا تو ضرور مار ڈالتا۔

سوال جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخار ہوتا تو کیا شعر پڑھتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ کو بخار ہوتا تو یہ شعر پڑھتے

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِيْ أَهْلِهٖ
وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

سوال غزوہ احد کب واقع ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ غزوہ شوال تین ہجری بمطابق 624ء میں مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان ہوا

سوال جنگ احد کے بارے میں قریش کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خواب بیان فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے حملے اور ان کے خونی ارادوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ آج رات مَیں نے خواب میں ایک گائے دیکھی ہے اور نیز مَیں نے دیکھا کہ میری تلوار کا سرا ٹوٹ گیا ہے۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ گائے ذبح کی جارہی ہے اور مَیں نے دیکھا کہ میں نے اپنا ہاتھ ایک مضبوط اور محفوظ زرہ کے اندر ڈالا ہے۔

سوال خدا کے نبی کی شان سے کیا بعید ہے؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ: خدا کے نبی کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ ہتھیار لگا کر پھر اسے اتار دے قبل اس کے کہ خدا کوئی فیصلہ کرے۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی جماعت سے کس پر بیعت لی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے صحابہ کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی۔

سوال کس غزوۂ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ احد کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے۔

سوال اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ آیت صحابہ سے متعلق ہے یعنی جن لوگوں نے اللہ اور اسکے رسول کی بات مانی بعد اسکے کہ ان کو زخم پہنچے ان میں جنہوں نے نیک کام کیے اور تقویٰ اختیار کیا ان کیلئے بہت بڑا اجر ہوگا۔

......☆......☆......☆......

ہر عہدیدار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے
اللہ سے دعا مانگے کہ وہ اسے ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 31 ؍دسمبر 2004 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے شروع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ النساء کی آیت 59 کی تلاوت فرمائی: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ○

سوال کم علم لوگ جنہیں دنیا کی مادیت نے اثر ڈالا ہوتا ہے وہ کیا کرتے ہیں؟

جواب کم علم یا جن میں دنیا کی مادیت نے اپنا اثر ڈالا ہوتا ہے ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو جماعت کے وقار اور روایات کے خلاف ہوتی ہیں۔

سوال خدا تعالیٰ عہد داروں کو منتخب کرنے کے متعلق قرآن کریم میں کیا فرماتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس طرح کے عہدیداروں کو چننے کے بارے میں کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ عہدے اُن کو دو جو اس کے اہل ہوں۔ اس قابل ہوں کہ جس کام کیلئے انہیں منتخب کر رہے ہو وہ اس کو کر سکیں، وقت دے سکیں۔

سوال اگر کسی احمدی پر انتخاب میں حصہ لینے کی پابندی ہو تو احباب جماعت کو اسکے متعلق کیا رویّہ اختیار کرنا چاہئے؟

جواب اطاعت کا تقاضا یہ ہے اور نظام جماعت کے احترام کا تقاضا یہ ہے کہ اگر کوئی فیصلہ ہو گیا ہے کہ کسی شخص کو حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے تو پھر اس بارے میں اصرار

نہیں کرنا چاہئے۔

سوال ایک عہدیدار کی کا سوچ ہونی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ بھی ذہن میں رہے، منتخب کرنے والوں کے اور جو منتخب ہو رہے ہیں ان کے بھی، بعض دفعہ لمبا عرصہ کر کے بعض ذہنوں میں باتیں آ جاتی ہیں کہ کوئی عہدہ جماعت میں کسی کا پیدائشی حق نہیں ہے، کوئی مستقل حق نہیں ہے۔ اس لئے جو خدمت کا موقع ملتا ہے وہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا فضل ہو تو اللہ تعالیٰ خود ہی خدمت کا موقع دے دیتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک عہدیدار کی کیا ذمہ داری بتائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب منتخب کر لیا جائے تو پھر اس کو قومی امانت سمجھو۔ اس امانت کا حق ادا کرو۔ اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھاؤ۔

سوال اللہ تعالیٰ نے ووٹ دینے والوں اور عہدیداروں کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: تم دونوں ووٹ دے کر منتخب کرنے والو اور عہدیدار دونوں، کیلئے بڑی اعلیٰ نصیحت ہے کہ ووٹ دینے والا سوچ سمجھ کر ووٹ دے اور جو شخص منتخب ہو جائے وہ بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے کرے۔

سوال عہدداروں کو کیا بات ہمیشہ اپنے ذہن نشین رکھنی چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر عہدیدار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگے کہ وہ اسے ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر فرد جماعت یہ دعا کرے کہ جو عہدیدار منتخب ہوئے ہیں وہ ہمیشہ اس امانت کے ادا کرنے کے حق کو اس کے مطابق ادا کرتے رہیں۔

سوال حضور انور نے وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ کی تشریح کرتے ہوئے عہدیداروں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ یعنی غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہوں۔ تو اسکے سب سے زیادہ مخاطب عہدیداروں کو اپنے آپ کو سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ ان کی جماعت میں جو پوزیشن ہے جو ان کا نمونہ جماعت کے سامنے ہونا چاہئے وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو عاجز بنائیں

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اصولی قواعد کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اصولی قواعد بھی اس لئے ہیں کہ صحیح سمت میں چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں پر چلتے ہوئے لوگوں کیلئے بہتری اور آسانی پیدا کی جائے۔ تمہاری ضدیں، تمہاری قسمیں، تمہاری انائیں کبھی بھی کسی بات میں حائل نہ ہوں جس سے لوگ تنگ ہوں۔

سوال حضور انور نے واقفین زندگی اور مربیان کو کیا نصیحت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: واقفین زندگی اور مربیان سے بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے لیکن اللہ کی راہ میں قربانی کا جو آپ نے عہد کیا ہے اور پھر اس کو نیک نیتی سے خدا کی خاطر نبھا رہے ہیں تو دنیا کے لوگوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کریں۔

سوال جب جماعت کی ترقی ہوتی ہے تو حاسدوں کا ردّ عمل کیا ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعت کی جب ترقی ہوتی ہے تو حاسدوں کے حسد بھی بڑھ جاتے ہیں۔ وہ بھی کوشش کرتے ہیں کہ مختلف حیلوں، بہانوں سے جماعت میں بے چینی پیدا ہو، ہمدرد بن کر باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ مخالفین کے آلہ کار بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ کسی عہدیدار کے متعلق کوئی بات کر کے بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بعض دفعہ فرد جماعت کے دل میں کسی عہدیدار کے خلاف بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت سے کیا امید رکھتے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ...... تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل، اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔“

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

شائع کر دے کہ وہ کسی نشان کے دیکھنے سے گو کوئی نشان ہو لیکن انسانی طاقتوں سے باہر ہو اسلام کو قبول کرے گا تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہوگا کہ وہ نشان کو دیکھ لے گا کیونکہ میں اُس زندگی میں سے نور لیتا ہوں جو میرے نبی متبوع کو ملی ہے۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ اب اگر عیسائیوں میں کوئی طالبِ حق ہے یا ہندوؤں اور آریوں میں سے سچائی کا متلاشی ہے تو میدان میں نکلے۔ اور اگر اپنے مذہب کو سچا سمجھتا ہے تو بالمقابل نشان دکھلانے کے لئے کھڑا ہو جائے لیکن میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ بلکہ بدنیتی سے پیچ در پیچ شرطیں لگا کر بات کو ٹال دیں گے کیونکہ ان کا مذہب مُردہ ہے اور کوئی ان کے لئے زندہ فیض رسان موجود نہیں جس سے وہ روحانی فیض پا سکیں اور نشانوں کے ساتھ چمکتی ہوئی زندگی حاصل کر سکیں۔ (تریاق القلوب رُوحانی خزائن جلد 15 صفحہ 140)

اُٹھو عیسائیوں اگر کچھ طاقت ہے تو مجھ سے مقابلہ کرو

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اگر ایمان واقعی برکت ہے تو بے شک اس کی نشانیاں ہونی چاہئیں مگر کہاں ہے کوئی ایسا عیسائی جس میں یسوع کی بیان کردہ نشانیاں پائی جاتی ہوں؟ پس یا تو انجیل جھوٹی ہے اور یا عیسائی جھوٹے ہیں۔ دیکھو قرآن کریم نے جو نشانیاں ایمانداروں کی بیان فرمائیں وہ ہر زمانہ میں پائی گئی ہیں۔ قرآن شریف فرماتا ہے کہ ایماندار کو الہام ملتا ہے۔ ایماندار خدا کی آواز سنتا ہے۔ ایماندار کی دعائیں سب سے زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ ایماندار پر غیب کی خبریں ظاہر کی جاتی ہیں۔ ایماندار کے شامل حال آسمانی تائیدیں ہوتی ہیں۔ سو جیسا کہ پہلے زمانوں میں یہ نشانیاں پائی جاتی تھیں اب بھی بدستور پائی جاتی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن خدا کا پاک کلام ہے اور قرآن کے وعدے خدا کے وعدے ہیں۔ اُٹھو عیسائیوں اگر کچھ طاقت ہے تو مجھ سے مقابلہ کرو۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھے بے شک ذبح کر دو ورنہ آپ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں۔ اور جہنم کی آگ پر آپ لوگوں کا قدم ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کو جوابرُ وحانی خزائن جلد 12، صفحہ 374)

کیا کوئی ہے کہ آسمانی نشانوں کے دِکھلانے میں میرا مقابلہ کر سکے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

میرے مقابل پر کسی مخالف کو تاب وتواں نہیں کہ اپنے دین کی سچائی ثابت کر سکے۔ میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میری قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اُٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دِکھلانے اور معارف اور حقایق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے۔ (تریاق القلوب رخ جلد 15 صفحہ 267)

اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں تو مَیں ہی غالب رہونگا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کیلئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب رہونگا۔ کیا کوئی ہے؟!! کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے۔ ہزار ہا نشان خدا نے محض اسلئے مجھے دیئے ہیں کہ تا دشمن معلوم کرے کہ دین اسلام سچا ہے۔ میں اپنی کوئی عزت نہیں چاہتا بلکہ اُسکی عزت چاہتا ہوں جسکے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی رُوحانی خزائن جلد 22، صفحہ 181)

ہر ایک مخالف مریگا مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا یہ بھی میری پیشگوئی ہے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب سراج منیر، تریاق القلوب، نزول المسیح، حقیقۃ الوحی میں بطور نمونہ سینکڑوں ایسی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے جو نہایت شان کیساتھ پوری ہو چکی تھیں لیکن ایک پیشگوئی آپؑ نے یہ بھی فرمائی کہکوئیمسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اگر کسی میں ہمت ہے تو وہ مسیح کو آسمان سے اُتار کر اس پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کر دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے سے تو ہاتھ دھو بیٹھنا چاہئے ہر ایک مخالف یقین رکھے کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا اور مرے گا مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ یہ بھی میری پیشگوئی ہے جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہوگا۔ جس قدر مولوی اور مُلّاں ہیں اور ہر ایک اہلِ عناد جو میرے مخالف کچھ لکھتا ہے وہ سب یاد رکھیں کہ اس اُمید سے وہ نامراد مریں گے کہ حضرت عیسیٰ کو وہ آسمان سے اُترتے دیکھ لیں۔ وہ ہرگز اُن کو اُترتے نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ بیمار ہو کر غرغرہ کی حالت تک پہنچ جائیں گے اور نہایت تلخی سے اِس دنیا کو چھوڑیں گے۔ کیا یہ پیشگوئی نہیں؟ کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پوری نہیں ہوگی؟ ضرور پوری ہوگی پھر اگر اُن کی اولاد ہوگی تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اسی طرح وہ بھی نامراد مریں گے اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اُترے گا۔ اور پھر اگر اولاد کی اولاد ہوگی تو وہ بھی اس نامرادی سے حصہ لیں گے۔ اور کوئی اِن میں سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم رُوحانی خزائن جلد 21 صفحہ 369)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور انعامی چیلنج قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے۔

(منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: افراد خاندان مکرم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 16 - June - 2022 Issue. 24

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت ابوبکرؓ یمامہ کی طرف سے آنے والی خبروں کا بشدت انتظار فرماتے تھے اور جیسے ہی خالد کی طرف سے کوئی ایلچی آتا تو آپ ان سے خبریں حاصل کرتے
مجاعہ نے حضرت ابوبکرؓ کو جنگ یمامہ کے حالات سنائے تو حضرت ابوبکرؓ سن کر رو پڑے یہاں تک کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کے ضمن میں جنگ یمامہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی عظیم الشان قربانیوں کا نہایت ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 رجون 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر میں جنگ یمامہ کے بارے میں ذکر چل رہا تھا۔ اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ میں نے عباد بن بشر کو کہتے ہوئے سنا کہ اے ابوسعید جب ہم بزاخہ سے فارغ ہوئے تو اس رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ گویا آسمان کھولا گیا ہے پھر مجھ پر بند کر دیا گیا ہے۔ اس سے مراد شہادت ہے۔ ابوسعید کہتے ہیں میں نے کہا انشاء اللہ جو بھی ہوگا بہتر ہوگا۔ حضرت ابوسعید کہتے ہیں: میں نے عباد بن بشر کی شہادت کے بعد انہیں دیکھا کہ آپ کے چہرے پر بہت زیادہ تلوار کے نشان تھے میں نے آپ کو آپ کے جسم پر موجود ایک علامت سے پہچانا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر حضرت ام عمارہ کا ذکر آتا ہے۔ ام عمارہ تاریخ اسلام کی بہت بہادر خواتین میں سے ایک تھیں۔ صحابیہ تھیں۔ غزوہ احد میں بھی شریک ہوئیں اور نہایت پامردی سے لڑیں۔ اُمّ عمارہ جنگ یمامہ کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ ان کے بیٹے عبداللہ نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔ حضرت ام عمارہ اس روز خود بھی جنگ یمامہ میں شامل تھیں اور اس میں ان کا ایک بازو کٹ گیا تھا۔ حضرت ام عمارہ کے اس جنگ میں شامل ہونے کی وجہ یہ بیان ہوئی ہے کہ ان کے بیٹے حبیب بن زید جو عمان میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سن کر عمان سے مدینہ آ رہے تھے۔ مسیلمہ نے انہیں پکڑ لیا اور کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حبیب نے جواب دیا کہ میں سنتا نہیں۔ مسیلمہ نے پھر پوچھا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہوں۔ حبیبؓ نے کہا ہاں۔ مسیلمہ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ مسیلمہ جب بھی ان سے کہتا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو وہ کہتا کہ میں سن نہیں سکتا۔ اور جب وہ یہ کہتا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو آپ کہتے ہاں۔ یہاں تک کہ اس نے آپ کا ایک ایک عضو کاٹ ڈالا۔ جب حضرت ام عمارہ کو اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر ملی تو انہوں نے قسم کھائی کہ وہ خود مسیلمہ کذاب کا سامنا کریں گی اور یا اس کو مار ڈالیں گی یا خود خدا کی راہ میں شہید ہو جائیں گی۔ اس جنگ میں ان کا ایک اور بیٹا عبداللہ بھی شریک تھا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم یمامہ پہنچے تو شدید جنگ ہوئی۔ میں نے دشمن خدا مسیلمہ کا قصد کیا کہ اسے پاؤں اور دیکھوں۔ میں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں اس کو چھوڑوں گی نہیں۔ اس کو ماروں گی یا خود مر جاؤں گی۔ یہاں تک کہ میں نے اللہ کے دشمن کو دیکھا۔ میں نے اس پر حملہ کر دیا۔ ایک شخص میرے سامنے آیا اس نے میرے ہاتھ پر ضرب لگائی اور اسے کاٹ دیا۔ اللہ کی قسم میں ڈگمگائی نہیں تا کہ میں اس خبیث تک پہنچ جاؤں اور وہ زمین پر پڑا تھا اور میں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو وہاں پایا اس نے اسے مار دیا تھا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت ام عمارہ بیان کرتی ہیں کہ میرا بیٹا اپنے کپڑے سے اپنی تلوار کو صاف کر رہا تھا میں نے پوچھا کیا تم نے مسیلمہ کو قتل کیا ہے۔ اس نے کہا ہاں اے میری والدہ۔ میں نے اللہ کے سامنے سجدہ شکر کیا حضرت ام عمارہ کہتی ہیں کہ اللہ نے دشمنوں کی جڑ کاٹ دی۔ جب جنگ ختم ہوگئی اور میں اپنے گھر واپس لوٹی تو حضرت خالد بن ولید ایک عرب طبیب کو میرے پاس لے کر آئے۔ اس نے ابلتے ہوئے تیل کے ساتھ میرا علاج کیا۔ اللہ کی قسم یہ علاج میرے لئے ہاتھ کٹنے سے زیادہ تکلیف دہ تھا۔ حضرت خالد میرا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے اور ہم سے حسن سلوک کرتے تھے۔ ہمارا حق ہمیشہ یاد رکھتے تھے اور ہمارے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا خیال رکھتے تھے۔

جنگ یمامہ میں مسلمانوں کے زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور زخموں کی وجہ سے انصار اور مہاجرین میں سے بہت تھوڑی تعداد حضرت خالد کے ساتھ نماز ادا کرتی تھی۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت ام عمارہ یمامہ کے روز زخمی ہوئیں۔ تلوار اور نیزے کے گیارہ زخم انہیں لگے علاوہ ازیں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا۔ حضرت ابوبکر ان کا حال دریافت کرنے تشریف لاتے رہے۔ کعب بن اجرہ نے اس دن سخت جنگ کی۔ اس دن لوگوں کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑی اور لوگ شکست کھا کر بھاگتے ہوئے لشکر کے آخری حصہ کو بھی پار کر گئے۔ کعب نے پکارا۔ اے انصار اے انصار اللہ اور رسول کی مدد کو آؤ اور یہ کہتے ہوئے وہ محکم بن طفیل تک پہنچ گئے۔ محکم نے ان پر ضرب لگائی اور ان کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا۔ اللہ کی قسم کعب اسکے باوجود لڑکھڑائے نہیں اور دائیں ہاتھ سے ضرب لگاتے جبکہ بائیں ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔ پھر ابوعقیل کے بارے میں آتا ہے کہ ابوعقیل انصار کے حلیف تھے آپ یمامہ کے روز سب سے پہلے جنگ کیلئے نکلے۔ آپ کو ایک تیر لگا جو کندھے کو چیرتا ہوا دل تک پہنچ گیا آپ نے اس تیر کو کھینچ کر باہر نکالا۔ آپ اس زخم سے کمزور ہو گئے۔ آپ نے معن بن عدی کو کہتے ہوئے سنا کہ اے انصار دشمن پر حملے کیلئے لوٹو۔ عمرو کہتے ہیں کہ ابوعقیل اپنے لوگوں کی طرف جانے کیلئے اٹھے میں نے پوچھا ابوعقیل آپ کا کیا ارادہ ہے آپ میں جنگ کی اب ہمت نہیں ہے بہت کمزور ہو گئے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ پکارنے والے نے میرا نام پکار کر آواز لگائی ہے میں نے کہا انہوں نے تو صرف انصار کا نام لیا ہے اور ان کی مراد زخمیوں سے نہیں تھی۔ ابوعقیل نے جواب دیا کہ میں انصار میں سے ہوں اور میں ضرور جواب دوں گا خواہ دوسرے کمزوری دکھائیں۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ ابوعقیل ہمت کر کے اٹھے اپنے دائیں ہاتھ میں ننگی تلوار لی پھر پکارنے لگے اے انصار یوم حنین کی طرح پلٹ کر حملہ کرو۔ وہ سب اکٹھے ہو گئے اور دشمن کے سامنے مسلمانوں کی ڈھال بن گئے یہاں تک کہ انہوں نے دشمن کو باغ میں دھکیل دیا۔ وہ آپس میں مل جل گئے یعنی اندر جا کے پھر گھمسان کی جنگ ہوئی اور تلواریں ایک دوسرے پر پڑنے لگیں۔ میں نے ابوعقیل کو دیکھا آپ کا زخمی ہاتھ کندھے سے کٹ گیا اور آپ کا وہ بازو زمین پر گر پڑا آپ کو چودہ زخم آئے ان سب زخموں کی وجہ سے آپ شہید ہو گئے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ میں ابوعقیل کے پاس پہنچا تو وہ زمین پر گرے ہوئے آخری سانس لے رہے تھے میں نے کہا اے ابوعقیل تو انہوں نے لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے کہا لبیک۔ پھر کہا کس کو شکست ہوئی۔ میں نے بلند آواز سے کہا خوشخبری ہو اللہ کا دشمن مسیلمہ مارا گیا۔ انہوں نے الحمد للہ کہتے ہوئے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور جان دے دی۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت عمر کو ان کا یہ سارا واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا اللہ ان پر رحم کرے وہ ہمیشہ شہادت کی آرزو رکھتے تھے اور میرے علم کے مطابق وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند چنیدہ صحابہ میں سے تھے اور ان میں سے قدیم الاسلام تھے۔

جنگ یمامہ کے بعد ایک روز مجاعہ بن مرارہ نے حضرت ابوبکرؓ سے عرض کیا اَے خلیفہ رسول میں نے جنگ یمامہ میں شامل ہونے والے اصحاب سے زیادہ کسی کو تلواروں کے واروں کے سامنے ثابت قدم رہنے والا نہیں دیکھا اور نہ ان سے زیادہ شدت سے حملہ کرنے والا دیکھا ہے۔ مجاعہ حضرت ابوبکر کو معن بن عدی اور انصار کی زبردست ثابت قدمی اور بے جگری سے لڑتے ہوئے اُن کی شہادت کی باتیں بتا رہا تھا۔ حضرت ابوبکر یہ سن کر رو پڑے یہاں تک کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی۔

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ جب حضرت خالد نے اہل یمامہ کو قتل کیا تو مسلمان بھی اس جنگ میں بڑی تعداد میں شہید ہوئے یہاں تک کہ اکثر صحابہ رسول بھی شہید ہو گئے اور مسلمانوں میں سے جو زندہ بچ گئے تھے ان میں بہت زیادہ زخمی تھے۔ جب حضرت خالد کو مسیلمہ کے قتل کی خبر دی گئی تو وہ مجاعہ کو بیڑیوں میں جکڑ کر ساتھ لائے تا کہ مسیلمہ کی شناخت کروائیں۔ وہ لاشوں میں اسے دیکھتا رہا مگر وہاں مسیلمہ نہ ملا۔ پھر وہ باغ میں داخل ہوا تو ایک پستہ قد زرد رنگ چپٹی ناک والے آدمی کی لاش نظر آئی تو مجاعہ نے کہا یہ مسیلمہ ہے جس سے تم فراغت حاصل کر چکے ہو۔

حضرت ابوبکر صدیق کی ایک خواب کا ذکر ہے حضرت ابوبکر نے جب حضرت خالد کو یمامہ کی طرف روانہ فرمایا تو آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ کے پاس حجر بستی ہے اس کی کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں لائی گئیں آپ نے ان میں سے ایک کھجور کھائی اس کو آپ نے گٹھلی پایا یعنی وہ کھجور نہیں تھی بلکہ گٹھلی تھی۔ کچھ دیر آپ نے اس کو چبایا پھر اس کو پھینک دیا۔ آپ نے اس کی تعبیر یہ فرمائی کہ خالد کو اہل یمامہ کی طرف سے شدید مقابلے کا سامنا کرنا پڑے گا اور اللہ ضرور اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر یمامہ کی طرف سے آنے والی خبروں کا بشدت انتظار فرماتے تھے اور جیسے ہی خالد کی طرف سے کوئی ایلچی آتا تو آپ ان سے خبریں حاصل کرتے۔

مقتولین کی تعداد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں قتل ہونے والے مرتدین کی تعداد تقریباً دس ہزار تھی اور ایک روایت میں اکیس ہزار بھی بیان ہوئی ہے جبکہ پانچ سو یا چھ سو کے قریب مسلمان شہید ہوئے۔ بعض روایات میں جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد سات سو بارہ سو اور سترہ سو بھی بیان ہوئی ہے۔ ایک روایت کے مطابق اس جنگ میں شہید ہونے والوں میں سات سو سے زائد حفاظ قرآن تھے۔ ان شہداء میں اکابرین صحابہ اور حفاظ قرآن بھی شامل تھے جن کا مقام اور درجہ مسلمانوں میں بیحد بلند تھا۔ ان کی شہادت ایک بہت بڑا سانحہ تھا۔ لیکن ان حفاظ قرآن کی شہادت ہی بعد میں جمع قرآن کا باعث بنی۔ ان شہداء میں بعض مشہور صحابہ کے نام یہ تھے۔ حضرت زید بن خطاب، حضرت ابوحذیفہ بن ربیعہ، حضرت سالم مولی ابوحذیفہ، حضرت خالد بن اسید، حضرت حکم بن سعید، حضرت طفیل بن عمرو دوسی، حضرت زبیر بن عوام کے بھائی حضرت صائب بن عوام، حضرت عبداللہ بن حارث بن قیس، حضرت عباد بن حارث، حضرت عباد بن بشر، حضرت مالک بن اوس، حضرت سراقہ بن کعب، حضرت معن بن عدی خطیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ثابت بن قیس بن شماس، حضرت ابودجانہ، رئیس منافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے مؤمن صادق فرزند حضرت عبداللہ بن عبداللہ اور حضرت یزید بن ثابت خزرجی۔

بعض مؤرخین کے نزدیک جنگ یمامہ ربیع الاول بارہ ہجری کو ہوئی جبکہ بعض کا قول ہے کہ یہ گیارہ ہجری کے آخر میں ہوئی۔ ان دونوں اقوال کی تطبیق اس طرح ہوسکتی ہے کہ اس جنگ کا آغاز گیارہ ہجری میں ہوا ہو اور اس کا اختتام بارہ ہجری میں ہوا ہو۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad